آثارِ مدینہ
مدینہ منورہ کا تصویری البم
والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمون
قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ
719 تصویریں
راجا رشید محمود

آثارِ مدینہ

مدینہ منوّرہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

719 تصاویر

راجا رشید محمود

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

تحقیق/تدوین/بعض تصاویر/شاعری:

راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ

چیئرمین "سید ہجویر نعت کونسل (محکمہ مذہبی امور و اوقاف

جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن (رجسٹرڈ) معتمدِ عمومی انجمن خادمانِ اردو

ڈیزائننگ/خطاطی/کمپوزنگ:

اظہر محمود

ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"۔ ڈائرکٹر "مدنی گرافکس"

ترتیب/انتظامِ طباعت و اشاعت:

راجا اختر محمود

ڈائرکٹر "مدنی گرافکس" (ڈیزائنرز، پرنٹرز، پبلشرز)

اشاعتِ اوّل:

شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ

جولائی ۲۰۱۱ء

صفحات : ۲۵۶

طابع/ناشر: مدنی گرافکس (رجسٹرڈ) (پرنٹرز، پبلشرز) لاہور۔ پاکستان

ہدیہ

=/1592 روپے

=/75 سعودی ریال

=/40 امریکن ڈالر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو بِسم اللہ کہ کر بات کی محمودؔ مومن نے
تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا

مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی آلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلَّم

آثارِ مدینہ

قبورِ آقا ﷺ و شیخینؓ کے گرد پنج گوشہ (چھت تک بند) دیوار پر آویزاں غلاف کی قریب سے لی گئی تصویر

حرفِ مؤلف

سعادتوں کے خواہش مند عقیدت کیشوں کے لیے شہر کرم مدینۃ النبی (ﷺ) کے شعائر و آثار کی نشان دہی اور زائرین کی متمنی نگاہوں کی رہنمائی نہایت اہم ہے۔ شہر حضور (ﷺ) کی جو مساجد اور دیگر عمارات منہدم ہو چکیں اور جو اہم آثار زیارت کے لیے موجود نہیں ہیں ان کی تاریخی حیثیت و اہمیت سے واقفیت تمام اہلِ ایمان کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لیے مختلف زبانوں میں کئی کتابیں سامنے آئیں لیکن کہیں معلومات کا حصہ نہایت طویل ہے' کہیں تصویروں کے ساتھ صرف نام میں ضروری معلومات نہیں دی گئیں۔ بیشتر کتابوں میں ایک سی معلومات درج ہیں اور کئی مقامات کا ذکر نہیں ہو سکا یا ان کی تصاویر دستیاب نہیں ہوئیں۔ معلومات اور تصاویر کے حصول میں ہماری محنت کا عرصہ کم و بیش آٹھ سال پر محیط ہے۔ ان شاء اللہ بیسیوں بار کی حاضریوں والے اور دسیوں کتابوں سے معلومات کشید کرنے والے اربابِ عشق و اخلاص بھی اس البم سے کچھ نئی معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس سلسلے میں تگ و دو کی توفیق ہمیں رب کریم جل شانہ العظیم کے کرم اور حضور حبیب رب العلا علیہ التحیۃ والثناء کی رحمت سے ملی ہے۔ اسی لیے ہم ان کے حضور سر بخم رہتے ہیں۔

اس کام میں جو حضرات ہمارے مددگار و معاون رہے' ان میں محمد نواز کھربائی مدنی' اعجاز خورشید احمد مدنی' اصغر علی نظامی' محمد اسلم گجر ایڈووکیٹ' محمد ارشد اچھی' عبدالمجید خان مدنی' سجاد حسن (بحرین)' افتخار احمد حافظ قادری' غلام احمد قادری مدنی' محمد اشفاق بھٹی مدنی' ڈاکٹر کرنل (ر) راجا محمد یوسف قادری' محمد رضوان قادری' ابن رفیع الدین ذکی قریشی' مظہر سلیم مجوکہ اور شاہ اسحان کے اسماءِ گرامی اہم ہیں۔ عزیزم اظہر محمود نے خطاطی' کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کی' اور عزیزم راجا اختر محمود نے حسنِ طباعت و اشاعت کی ذمہ داری محبت سرکار (ﷺ) کے جذبے سے نبھائی۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اگر اس کتاب کے حوالے سے تحقیق اور ترتیب و تدوین' ڈیزائننگ یا ترتیب کے سلسلے میں ہماری کوئی کاوش قارئین و ناظرین محترم کو اچھی لگے تو میرے والدین اور میری بیگم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ رب ذوالجلال جل وعلا میرے لیے مدینہ طیبہ میں موت اور جنت البقیع میں تدفین کے احکام جاری کرنے کا کرم فرمائے۔

(ر۔ ر۔ م)

انتساب

بقیعِ پاک میں مدفون
بزرگ ہستیوں کے نام
اِس گزارش کے ساتھ کہ مجھے بھی اپنے قریب جگہ دلوانے کی دُعا کریں

خدا بھی جانتا ہے اس سے واقف ہیں پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی ○ مرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے

81 GRATIS

إجازة تدفين الفقيد

حيث أن الإجازة من الورثة القانونية لتدفين الفقيد المسلم من ضرورة
الشريعة الإسلامية الغراء،
وحيث أن رغبة الفقيد يتحسن من الورثة تنفيذه،
انه يعلن بأن السيد راجا رشيد محمود ابن راجا غلام محمد، أظهر
منزل، ستريت رقم ٥/١٠، نيو شاليمار كولوني، ملتان رود، لاهور وا
ونحن الموقعين ورثته القانونية.
أن السيد راجا رشيد محمود له رغبة كاملة في تدفينه بجنة البقيع
بالمدينة المنورة في مجال وفاته بالمدينة المنورة.
ونحن الورثة راجا رشيد محمود نرى رغبة والدنا باحترام والاهتمام بالغ
ونحن نعتبر بأنه من واجباتنا أن نقوم بتكميل رغبته.
لذا نحن الورثة القانونية للمذكور راجا رشيد محمود نسعد بمنح
الإجازة لدفنه في مقبرة جنة البقيع بالمدينة المنورة.

١- أظهر محمود (ابن)
٢- اختر محمود راجا (ابن)

أظهر منزل، ستريت رقم ٥/١٠،
نيو شاليمار كولوني، ملتان رود،
لاهور - الباكستان

Bureau:
AL-MUSTAFA
For Legal Arabic & English Translation Services
18A-Anarkali, Lahore.

تدفین بقیعِ پاک کے سلسلے میں مصنف کا پاکستانی وزارتِ خارجہ اور
سعودی سفارت خانے سے منظور شدہ وصیت نامہ

PAKISTAN 81 GRATIS 100 RS.
ONE HUNDRED RUPEES

PERMISSION FOR BURIAL OF DEAD BODY

Whereas permission of the legal heirs is a "Shariah requirement" for burial of the dead body of Muslim;

A N D whereas desire/will of the deceased is obligatory to be honoured by the legal heirs of the deceased so far as burial of his dead body is concerned;

It is therefore, declared hereby that *Raja Rasheed Mahmood Son of Raja Ghulam Muhammad* r/o Azhar Manzil, Chowk Gali No 5/10, New Shalimar Colony, Multan Road, Lahore (Pakistan) is our father and we the under-Signed are his legal heirs.

The said *Raja Rasheed Mahmood* has earnest desire to be buried, in case of his death at *Madinah al-Munawwarah*, in *Jannat al-Baqih*.

We the legal heirs of *Raja Rasheed Mahmood* have great respect and regard for the desire of our father and consider it our duty to honour his will/wish.

Wherefore, we the legal heirs of the said *Raja Rasheed Mahmood* hereby, give Permission for the burial of his dead body in *Jannat al-Baqih, Madinah al-Munawwarah*.

Sd/-
Raja Rasheed Mahmood
Azhar Manzil, Chowk Gali No 5,
New Shalimar Colony, Multan Road,
Lahore (Pakistan)

Sd/-
1- Azhar Mahmood (Son)
2- Raja [illegible] Mahmood (Son)

ATTESTED

لَا اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ
وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ
لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۱﴾ وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۙ﴿۲﴾
(البلد۔۹۰:۲،۱)
مجھے اس شہر کی قسم۔اس لیے کہ آپ اس شہر میں تشریف فرما ہیں
مدینہ بنا عرشِ اعظم کا زینہ
سبب انت حل بھذا البلد ہے

والمدینۃ خیر لھم لو کانوا یعلمو
اور مدینہ اُن کے حق میں بہتر ہے اگر وہ جان
(صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب ترغیب الناس فی سکنی المدینۃ عند فتح الام
حدیثِ رسول ﷺ
وَالْمَدِیْنَۃُ خَیْرٌ لَّھُمْ
لَوْ کَانُوْا یَعْلَمُوْنَ

مدینہ منورہ - سرزمینِ محبت

- ہر شہر' شہر ہے لیکن اپنے خاص نام سے پہچانا جاتا ہے۔
- دنیا میں البتہ ایک شہر ایسا بھی ہے جسے صرف ''شہر'' کہیں تو ہر رنگ' ہر نسل' ہر ملک کا مسلمان جانتا ہے کہ کس شہر کا ذکر کیا جا رہا ہے۔
- مدینہ شہر کو کہتے ہیں۔
- دنیا کی کوئی زبان بولنے والا بھی جب مدینہ کہتا ہے یا سنتا ہے تو اسے علم ہوتا ہے کہ مراد مدینۃ النبی (ﷺ) ہے۔
- یہی اک شہر تو ہے جو جائے امن و سکون ہے۔ جہاں جا کر واپس آنا روتے دھوتے ہی ممکن ہے۔ جہاں جا جا کر جی نہیں بھرتا۔
- مدینہ منورہ سرزمینِ محبت ہے۔ مومنِ اول تبع اول حمیری سے پوچھو یا آج کے کسی آلودۂ عصیاں نام لیوا سے' جواب یہی ملے گا۔
- مدینہ طیبہ کی کشش روحوں کے لیے ہے' طائرِ روح قفسِ جسد میں ہو' یا اس قید سے رہائی پا چکا ہو' اس کے لیے جائے قرار یہی ہے۔ وہ یہاں کی مقناطیسیت کے اثر سے آزاد نہیں ہو سکتا۔
- روح قیدی کی صورت میں وہاں پہنچے تو جسم کو اس سرزمینِ محبت کا قیدی بنا دینا چاہتی ہے' انسان ایک بار وہاں سے ہو آئے تو بار بار وہاں جانے کے لیے تڑپتا ہے' صبح و مسا یادوں کی معیت میں دوری کے کرب جھیلتا ہے' قرب کی تمنا میں زبان کو درود و سلام سے لال رکھتا ہے۔
- یہ شہر عقیدتوں کا مرکز و محور ہے' محبتوں کا امین ہے۔
- یہ شہر ایثار و اخلاص کی سرزمین پر آباد ہے۔
- یہاں آ کر انسان کا رواں رواں شدتِ عجز و ارادت سے سجدہ کناں ہو جاتا ہے۔
- یہاں سے بٹنے والی خیرات پر کائنات پلتی ہے۔
- شہر جو ہجرت کرانے والی ہستی کو بہت پسند تھا' جو ہجرت کرنے والی ہستی کا شہر کہلایا۔
- شہر جس کو حضور رسولِ انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مستقل معیت کا اعزاز عطا فرما رکھا ہے۔
- یہاں حاضری ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔
- حاضری..... جس سے دلوں کے علاقے مستحکم ہوتے ہیں۔
- رتجگے..... جن کے نشے میں اہلِ دل نیند کا تصور حرام جانتے ہیں۔
- نسبتیں..... جن کے حوالے معتبر ہیں۔
- زیارتیں..... جو عہد بہترین کے بہترین لمحوں کی یادگار ہیں۔
- فضاؤں میں رچی بسی خوشبوئیں' جن سے اربابِ بصیرت مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں۔
- یہاں سورج پہلے گنبدِ خضریٰ کو جھانکتا ہے' پھر قدمین کی طرف سے برآمد ہوتا ہے۔
- مرحبا وہ لوگ' جو اس تاک جھانک کے شاہد ہیں۔
- مبارک وہ زائر' جو سعادتیں سمیٹنے میں ماہر ہیں۔
- زندہ باد وہ خوش مقدر' جو ان مظاہر کے لیے دل کی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھ

وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھ

جبل حبشي
JABAL HIBSHI

جبل أحد
JABAL OHUD

جبل الرماة

النصر
AL NASR

البيعة
AL BAYAH

أحد
OHUD

الأوس
AL AOUS

العقيق
AL AQEEQ

الجامعة الاسلامية
ISLAMIC UNIVERCITY

SHERATON HOTEL فندق شيراتون

SEVEN MOSQUES المساجد السبعة

جبل سلع
JABAL SILA

الخندق
AL KHANDAQ

الحرة الشرقية

مخطط الدفاع
AL-DEFFA SUBDEVISION

كلية البنات
GIRLS COLLEGE

ABO AL SALAM STREET

الانصار
AL ANSAR

طيبة
TEEBAH

الحرة الغربية

السلام
ALSALAM

الروضة
AL RAWDAH

العوالي
AL AWALI

الخلفاء
AL KHULAFAA

جبل جمة
JABAL JAAMAH

قباء
QUBAA

جبل غرابة
JABAL GHORABAH

PILGRIMS CITY
مدينة حجاج

MEQAT MOSQUE

قربان
QURBAN

SECOND RING ROAD

مدینہ منوّرہ کا نقشہ

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسماءِ مُبارکہ

ارض الله	الحبيبه	سيدة البلدان	غلبه	المحبوبه	المقر
الجابره	المحببه	المطيبه	السلقه	ارض الهجره	اكالة البلدان
الحرم	الشافيه	القاصمه	المحفوظه	المقدسه	دارالسنه
المحبه	المقدسه	ظباب	ذات الحجر	اكالة القرىٰ	حرم رسول اللهؐ
طابه	قرية الانصار	المحفوفه	الموفيه	دارالسلام	المحبوره
المقر	السلقه	ذات النحر	الايمان	حسنه	طيبه
قرية رسول اللهؐ	مدخل صدق	ذات النخل	دارالهجره	المحرمه	المكينه
دارالسنه	الباره	البلد	الخيره	العاصمه	
المباركه	مدينة الرسولؐ	دار الفتح			

جو کیے ہیں جمع پہلی مرتبہ محمودؔ نے ○ ہیں ۹۹ نام شہرِ سرورِ کونین ﷺ کے

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسماءِ مُبارکہ

الدرع الحصینه	المحروسه	الناجیه	دارالسلامه	البرره	بیت الرسول
الدار	العذراء	المومنه	المرحومه	البارہ	ذات الحرار
المختاره	نبلاء	تندر	الهذراء	جزیرة العرب	دار الابرار
الغرا	قلب الایمان	المرزوقه	البره	طانب	المدینه
یندد	البلاط	یندر	الجنه	دارالایمان	العروض
[illegible] الحلال والحرام	مضجع الرسولؐ	البحیره	ظبابا	المسکینه	المکتان
البحره	النحر	الحصینه	قبة الاسلام	الغرا	المجبوره
مهاجر الرسولؐ	البحیره	الفاضحه	المسلمه	المطیبه	
المکنیه	مبدأ الحلال والحرام				

عکسِ شہرِ مُصطفیٰ کو دیکھتے ہی دوستو ۝ روح کی پوروں پہ اسماءِ مدینہ کو پڑھو

مدینۃ النبی ﷺ کی فضیلت

کتبِ احادیث میں اپنائیت اور محبت کے اس دیار کی فضیلت میں بہت سی احادیث ملتی ہیں۔ آقا حضور (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ شہر کو مکہ معظمہ کی طرح حرم قرار دیا۔ اس کے لیے دعا فرمائی۔ یہاں سکونت کی فضیلت بتائی، یہاں سے مستقلاً جانے کو ناپسند فرمایا۔ فرمایا کہ یہ شہرِ عزیز طاعون اور دجال سے محفوظ رہے گا۔ اسے طیبہ اور طابہ کا نام دیا۔ یہاں کے پہاڑ (اُحد) کو جنت کا پہاڑ فرمایا۔ فرمایا کہ اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے، ہم اس سے محبت فرماتے ہیں۔ مسجدِ نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت بیان فرمائی۔ مُسندِ احمد اور جامع ترمذی میں ہے کہ جسے یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ طیبہ میں اسے موت آئے تو وہ اسے ترجیح دے۔ یہاں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔

متفق علیہ حدیث پاک ہے: حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ معظّمہ کو عطا فرمائی، مدینہ منورہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) نے یہ دعائیہ کلمات کہے کہ اے اللہ! مدینہ کو ہمارے لیے مکہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنادے۔ اس خطے کو صحت کا گہوارہ بنا اور یہاں کے "صاع" اور "مد" میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما۔

جبلِ عیر کے بارے میں حضور (ﷺ) نے فرمایا۔
"یہ پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ یہ جہنم کے ایک دروازے پر ہے"۔

تصویر: ۲۰۱۰

حدودِ حرمِ مدینہ

مشکوٰۃ المصابیح کے "باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ" کی پہلی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ حضور حبیبِ کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ جبل عیر سے جبل ثور تک کا علاقہ میرا حرم ہے۔ اب جو اس علاقہ میں ترمیم کرے یا ترمیم کرنے والے کی مدد کرے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جبل ثور اور جبل عیر جنوب اور شمال میں پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

تصویر: ۲۰۱۰

آب و ہوائے طیبہ کو تکریم بخش دی
یثرب کو جب حرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

بیتِ خدا سے کم نہیں بیتِ حبیبِ رب (ﷺ)
حرمت میں ہے یہ اس کے برابر، یقین کر!

جبلِ عیر

جبلِ ثور

۱۹۸۹
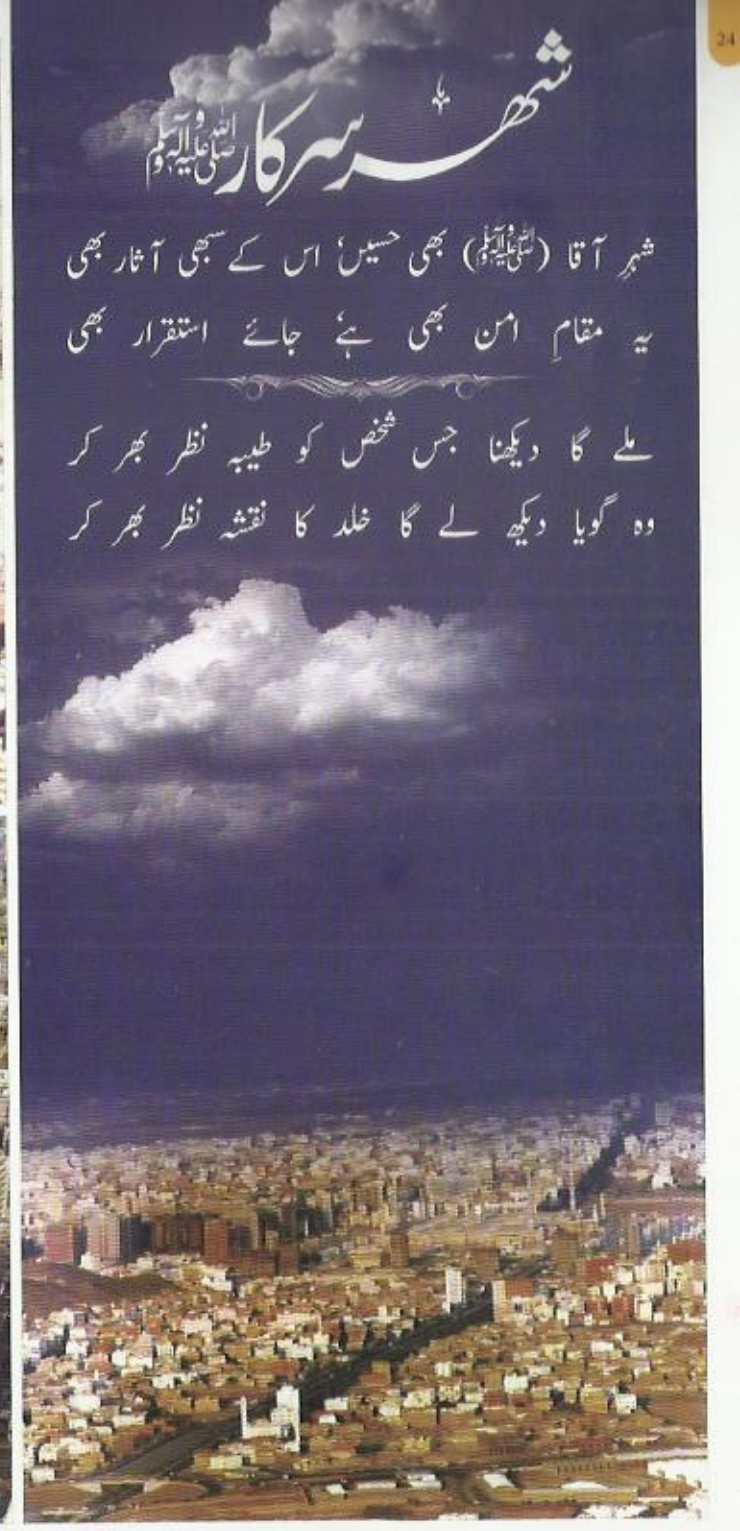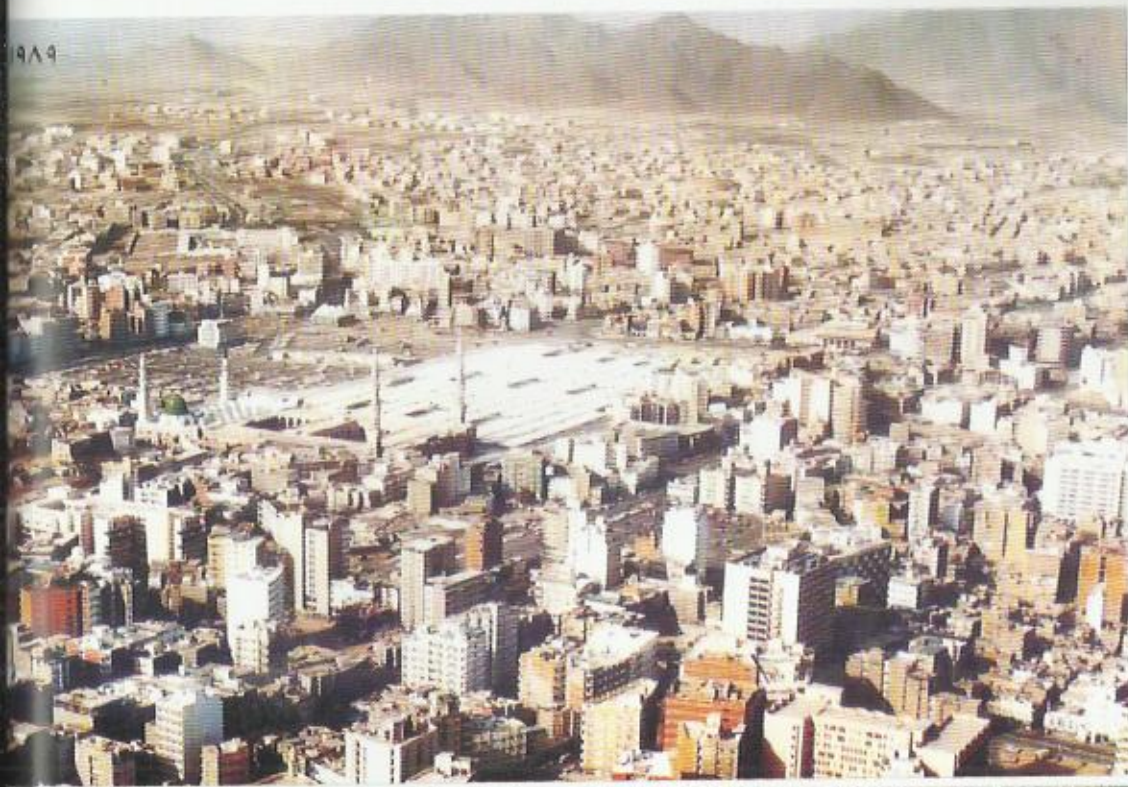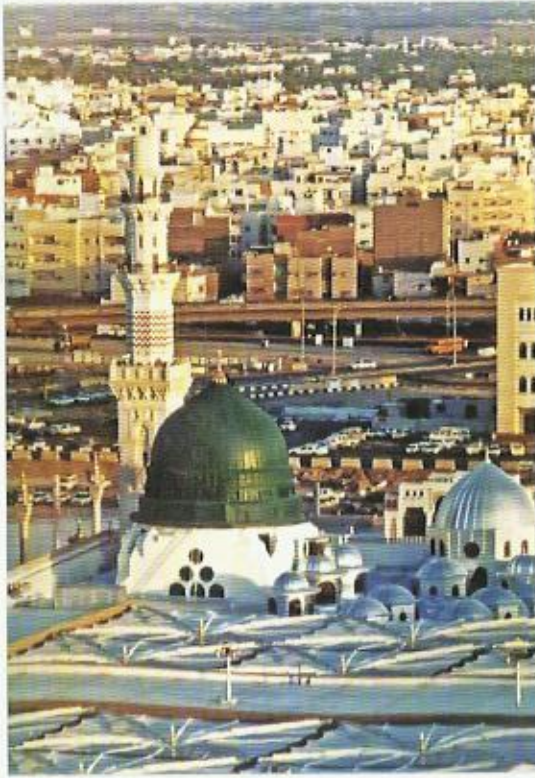
شہر سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی حسیں، اس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے، جائے استقرار بھی
ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھر کر

تصویر: دسمبر ۱۹۹۷
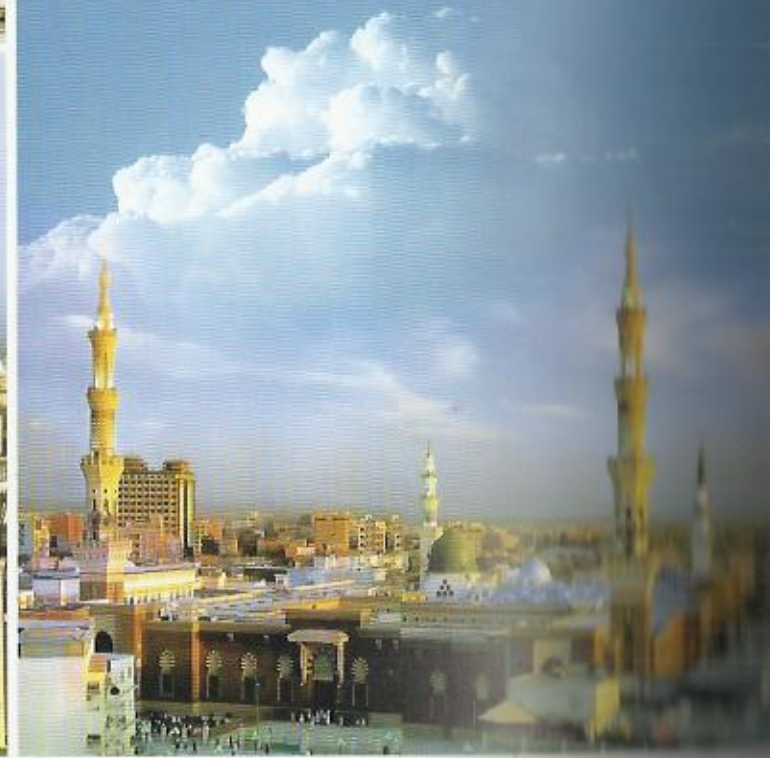
مدینۂ طیبہ اور مرکزِ مدینہ

با ادب، با ملاحظہ، ہوشیار

یہ نکتہ بتاتا ہوں تجھ کو مجرّب
مؤدب رہا کر مدینے میں آ کر

طیبہ پہنچو، منزلیں سب معرفت کی مار لو ○ قریۂ محبت میں حاضری جونہی پاؤ
لوحِ محفوظ طریقت پر ہے یہ لکھا ہوا ○ دیکھتے رہا کرنا مرکزِ مدینہ کو

مدینۂ منوّرہ - پرانی تصاویر

قریۂ محبت کی یہ قدیم تصویریں
طائرِ تصور کو سیر کیا کراتی ہیں

ہیں عماراتِ فلک بوس اب یہاں پر سیکڑوں
پہلے لیکن یہ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وسلم) کا شہر تھا

مسجد نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم) کی تین میناروں والی پرانی تصویر

مدینہ منوّرہ - پرانی تصاویر

۱۹۱۲ کی محمد محی الدین حسین کی رپورٹ کے مطابق مدینہ طیبہ کے اردگرد فصیل تھی جو سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۲ء میں بنوائی تھی۔ عشا کے بعد شہر کے سب دروازے بند کر دیے جاتے تھے۔ اگر کوئی قافلہ رات کو آتا تو رات بھر باہر قیام کر کے صبح اندر داخل ہو سکتا تھا۔

تصویر: ۱۳۲۵ھ

تصویر: ۱۹۱۲ء

مدینہ منورہ کے قدیم بازار اور گلیاں

قُل اِن کُنتُم تُحِبُّونَ اللہ

فَاتَّبِعُونِی

یُحبِبکُمُ اللہ

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ يُحْبِبْكُمُ اللّٰهُ (آل عمران-۳:۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا

[illegible] کی اطاعت رب کی اطاعت سے مشتق محمود ہوئی ○ رازِ حقیقت کو کھوجو تو فاتبعونی اِفشا ہے

قُبّۂ اَخضر دستارِ زمیں

سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں ملک منصور قلدون نے روضۂ اقدس پر لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں
سے گنبد بنوایا۔ ۸۸۶ھ میں ملک اشرف قایتبائی نے گنبد پر سفید رنگ کروایا۔ اسے "قُبَّۃُ البَیضَاء" کہا
جاتا تھا۔ ۱۸۳۷ء میں سلطان عبدالحمید نے اسے سفید کے بجائے سبز رنگوایا۔
گنبدِ اخضر ہر مومن کی نگاہوں میں بستا اور دلوں میں نور بکھیرتا ہے۔

گنبدِ خضرا

[illegible] (ﷺ) کے دم سے ہے نظمِ کائنات
[illegible] سے قائم ہیں سبھی شادابیاں

[illegible] ہماری چشمِ گوہر بار نے دیکھا
[illegible] دیکھ لی ہم نے بھی رحمت کی گھٹا گویا

[illegible] نبیوں کی کہ طیبہ مرجعِ گُل ہو
[illegible] (ﷺ) کا گنبدِ پُرنور دستارِ تمنا ہے

[illegible] کا اُس روشنی میں گنبدِ خضرا
[illegible] پہ جو آبِ چشمِ تر چمکا

[illegible] (ﷺ) کے گنبد کا کیا نظارہ ہے
[illegible] تو رہی دیکھتی نظر منظر

[illegible] (ﷺ) کے گنبد نے بخشا
[illegible] کو خوش نمائی کا تصوّر

[illegible] (ﷺ) کا جب سے نظارہ کر لیا
[illegible] و اندوہ کا ہم نے مداوا کر لیا

[illegible] ہو کہ دیکھو نبی (ﷺ) کے گنبد کو
[illegible] کی طرح اپنی چشمِ تر میں رہو

کُھبے جو قبۂ خضرا کا عکسِ محترم دل میں
تو خود کو بارگاہِ خالقِ کُل تک رسا کہیے

جیسے مطاف ہو یہ سب نوریوں کی خاطر
مجھ کو تو یوں لگا ہے آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

میں مُلک میں تھا تو کیفیت انقباض کی تھی
جمالِ قبہ ہے وجہِ کشودِ دیدہ و دل

جب بھی خیالِ طیبۂ اقدس میں بند ہو
ہوتا ہے میری آنکھ پہ گنبد ہرا طلوع

میں جب سے دیکھ آیا ہوں نبی (ﷺ) کا گنبدِ اخضر
مقابل سبز کے، کیسے نہ ہر اک رنگ پھیکا ہو

بسا لایا نظروں میں قُبہ نبی (ﷺ) کا
میں یوں دیکھتا ہوں یہ منظر مسلسل

جب تک بہارِ قُبۂ خضرا نہ دیکھ لی
گلشن مری اُمیدوں کا نذرِ خزاں رہا

ہے قُبۂ حضور (ﷺ) کی شادابی مستقل
جو اور تازگی تھی، وہ تھی تارِ عنکبوت

مری نظریں ہیں یوں محوِ طوافِ گنبدِ خضرا
اسے تلخیص کہتا ہوں جہاں بھر کی بہاروں کی

اخضریت نور زا طیبہ میں آتی ہے نظر
اور بھی دیکھی کہیں تم نے ہری نورانیت؟

ہرے گنبد سے جس کو بھی تعلق تھا عقیدت کا
وہ بندہ امتحانِ حشر میں بھی سُرخرو نکلا

سبز گنبد دیکھنے کو کھولنا آنکھوں کو پھر
پہلے کِشتِ رُوح کو کر لے ہرا اچھی طرح

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی، عزیزو!
جنت کی سڑک پر جو اشارے ہیں، ہرے ہیں

ہر بلندی ترے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قُبّہ جو جھکائے گا تو سر کو آ کر

جب کر ہی چکے گنبدِ خُضرا کا نظارہ
سمجھو کہ چمک اٹھا مقدر کا ستارہ

دامانِ طلب اپنا، عزیزانِ گرامی!
پھیلایئے، وہ گنبدِ خضرا نظر آیا

دستار ہری سر پہ رہی شہرِ کرم کے
یوں دُور مدینے سے کہیں دورِ خزاں ہے

اپنی شادابیٔ تقدیر ضروری سمجھیں
ایک لمحے کو ذرا روضہ ہرا دیکھیں تو

اگر دل کی نظر سے دیکھنا ہو گنبدِ خضرا
نظر کے سامنے پھیلائی جائے شبنمی چادر

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے

رسولِ پاک (ﷺ) کے روضے کا خوشنما گنبد
ہے گویا کشتیٔ اُمت پہ بادبانِ شکیب

سرورِ کونین (ﷺ) کے گنبد کی تصویرِ حسین
میرے گھر میں ہے مرے گھر بھر کو چمکاتی ہوئی
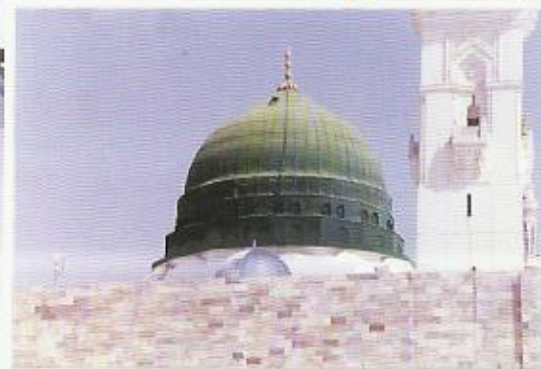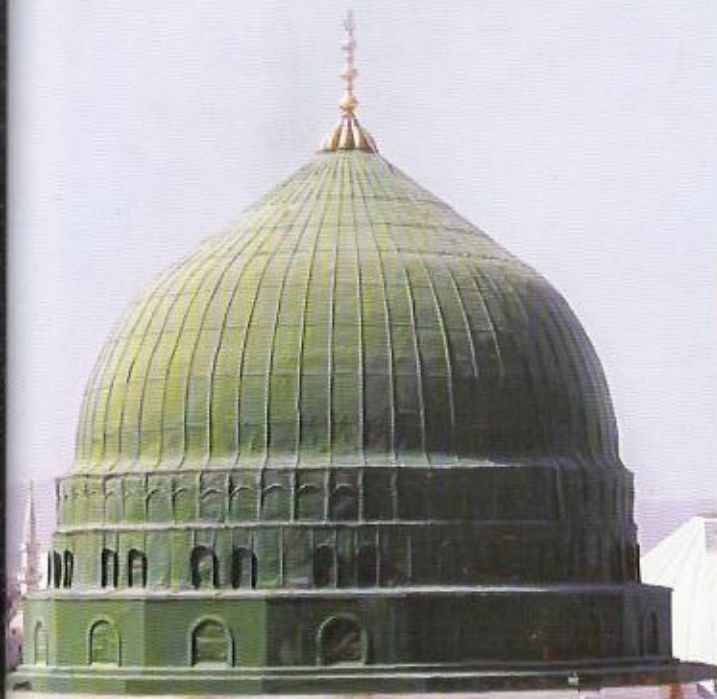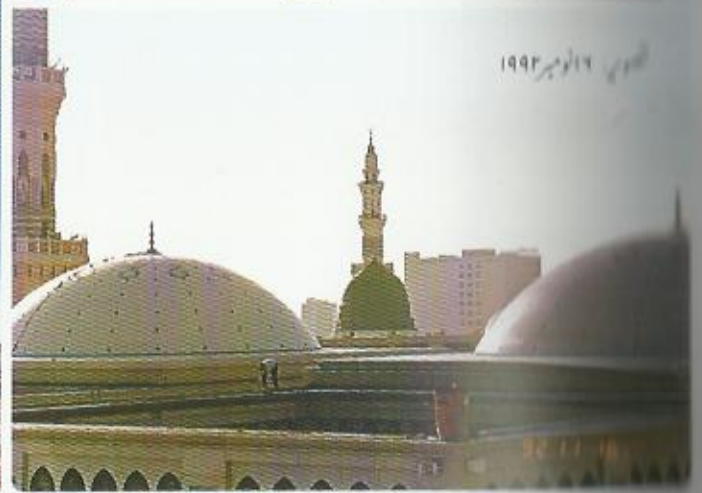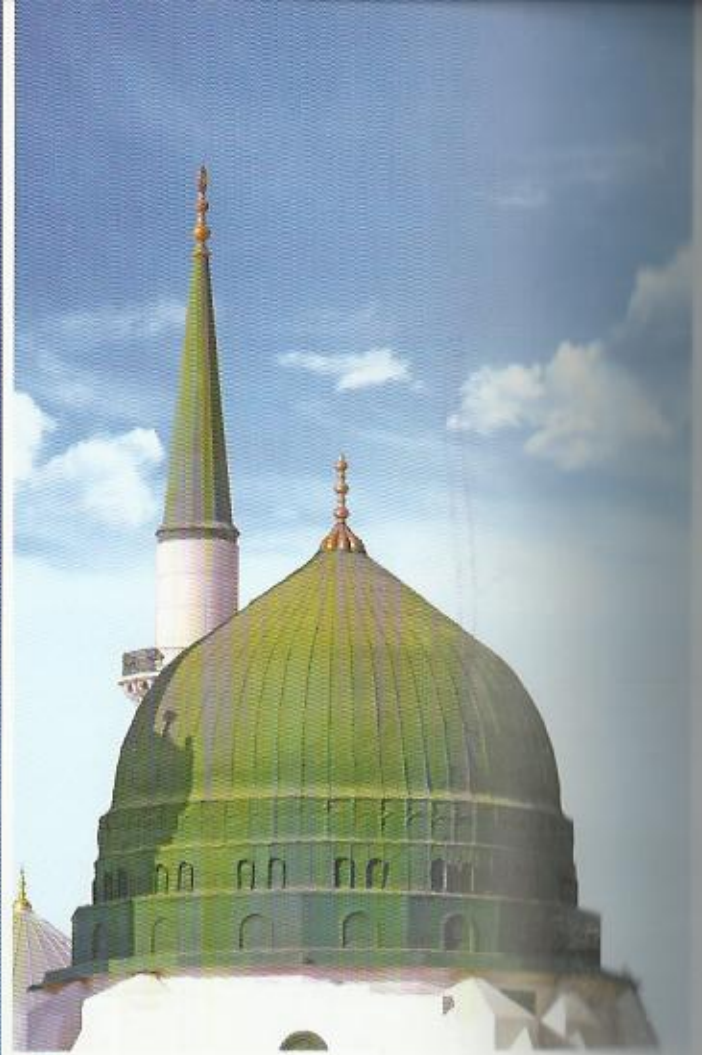
نگاہیں ہوں مصفّٰی خواہشِ دیدار سے پہلے
وضو لازم ہے دیدِ قبّۂ سرکار (ﷺ) سے پہلے

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ

- جس مقام پر کسی نبی کا اپنے رب تعالیٰ سے مستقل وصال ہوتا ہے نبی کو قیامت تک وہیں رہنا ہوتا ہے۔
- اگر مسجد اقصیٰ قبلہ رہتی تو سب نمازوں کی پُشت حضور حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی طرف رہتی۔
- خالق و مالک جل وعلا نے یہ بات پسند نہ فرمائی اور اپنے کعبہ کو قبلہ بنا دیا۔
- اب نمازیوں کا رُخ بارگاہِ حضور (ﷺ) (مرکزِ مسجدِ نبوی) کی وساطت سے کعبۃ اللہ کی طرف ہوتا ہے۔

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ
تصویر: ۱۹۹۰
۲۰۰۷
۱۱ نومبر ۱۹۹۳

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ

۲۰۰۸

تصویر ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲

۱۶ نومبر ۱۹۹۲
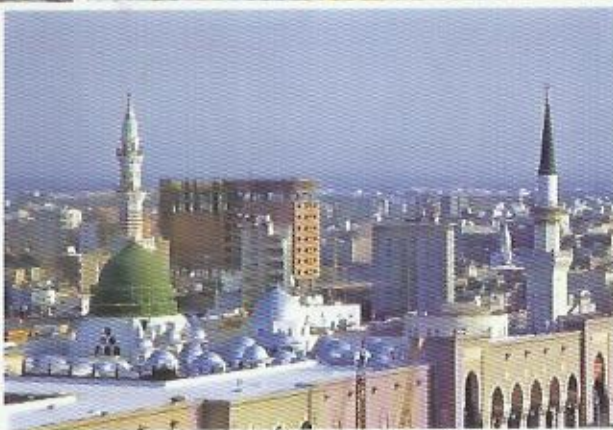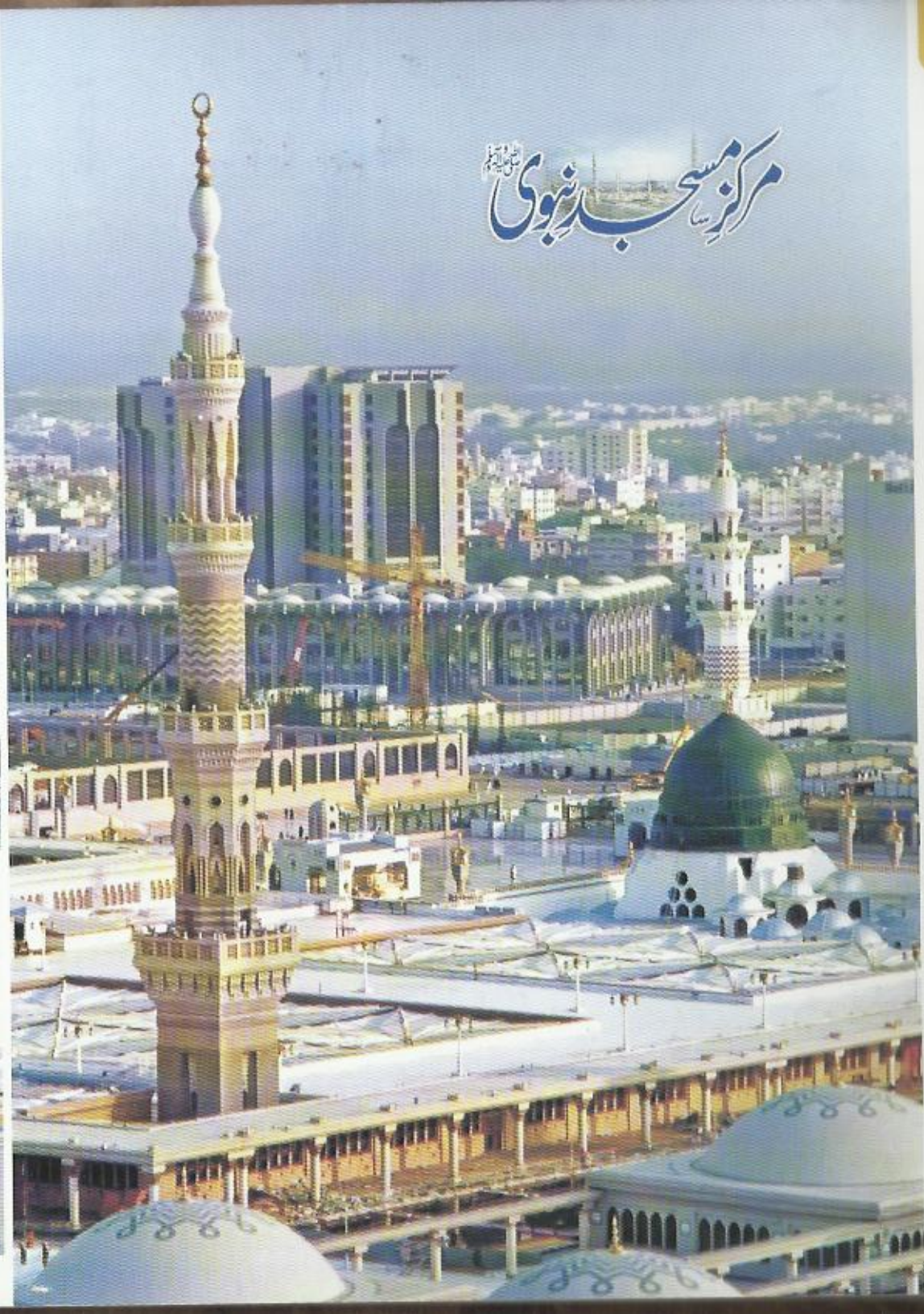
گنبد اور منارِ نور

جب منارِ نور و قبہ پر پڑے پہلی نظر ○ آنکھ کا سجدہ تو لوگو! تم سر منظر کرو

گُنبداور منارِ نُور

اہلِ محبت کے لیے قُبّہ خضرا اور منارِ نور لازم وملزوم ہیں اور حضورِ پُرنور (ﷺ) کے روضۂ اقدس کی شناخت ان دونوں سے ہوتی ہے۔

[illegible] زدہ ہے مینارِ پاک ان کا
[illegible] (ﷺ) کا سبز گُنبد گویا کُلاہِ طیبہ

[illegible] (ﷺ) ہی کی درخشانی ہے
[illegible] ہے نور فزا چہرۂ زیبائے حجاز

[illegible] و مینارِ مدینہ کا ثناگر
[illegible] کے ہمراہ جو ہے طُرّۂ انوار

[illegible] ہے منارِ نور طُرّے کی طرح
[illegible] ہے دستارِ رفیع المرتبت

[illegible] میں نے قُبّہ و مینارِ نور کو
[illegible] دل میں اُنس کے نقشے جما دیے

اس پر درودِ طیبہ کی جو سبز ہے کلاہ
مینارِ نور، طرۂ دستار کو سلام

جب نظر پہلی پڑی تھی گُنبد و مینار پر
آنکھ کے رستے سے وہ تصویر دل میں آ گئی

نظر جو قُبّہ و مینارِ حضرت (ﷺ) پر پڑی میری
بصیرت ہو گئی وافر، بصارت ہو گئی سیدھی

جب منارِ نُور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو! تم سرِ منظر کرو

روح کی صحت کی خاطر چاہیے محمود کو
مُصطفٰی (ﷺ) کے گُنبد و مینار کی آب و ہوا

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ

(المائدہ-٥:١٥)

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

نبی (ﷺ) کو یہاں بھیجنے کے عمل میں ○ ہے حق تعالیٰ من اللہ نور

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ﴿۵۶﴾ (الاحزاب۔۳۳:۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام

اُمت کی مغفرت کے لیے جو کیا گیا ○ وہ فیصلہ ہے صلوا علیہ وسلموا

بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ کے دو دلفریب منار

منارِ نُور (رئیسیہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۸ تا ۹۱ ھ کے دوران پہلی مرتبہ مسجدِ نبوی (ﷺ) کے چاروں کونوں پر چار منار تعمیر کرائے۔ ان میں سب سے بڑا منار "منارۂ رئیسیہ" ہے جو گنبدِ روضہ حضور (ﷺ) سے متصل ہے۔ اشرف قایتبائی نے تین مرتبہ (۱۴۸۴ء، ۱۴۸۶ء، ۱۴۹۰ء میں) اس منار کی تجدید و تعمیر کرائی۔ اس میں سنگ موسیٰ استعمال کیا گیا ہے۔ پانچ سو سال سے یہ منار یہاں موجود ہے۔

قریب گنبدِ اخضر جو اک مینارِ روشن ہے
فیض ہے دیدِ منارِ نورِ سرور (ﷺ) کا فقط
"رئیسیہ" یہی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا
میری آنکھوں میں جو اُتری شبنمی نورانیت

منارِ نورِ پیمبر (ﷺ) پہ جب نظر ٹھہری
اکتساب نور کی خاطر مدینے کو چلو
تو گویا اوڑھ لیا روشنی کے ہالوں کو
ہے منارِ نورِ آقا (ﷺ) پُرضیا آٹھوں پہر

منارِ رحمت

۱۳۰۹ء میں سلطان ناصر محمد ابن قلادن کی تجدید و تعمیر کے بعد سے اب تک یہ منار اسی جگہ موجود ہے۔ اسے منارۂ باب السلام بھی کہا جاتا ہے۔

نظر مینارِ رحمت پر پڑی ہے
ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو

جو آقا (ﷺ) کے مینارِ رحمت سے پھوٹا
دلوں میں اسی نور نے روشنی کی

ہو گا طے یوں قربِ حق کا مرحلہ اچھی طرح
پیشِ روضہ اپنی گردن کو جھکا اچھی طرح

ہمارا دیکھنا آقا ﷺ کے روضے کو ہے یوں گویا
نظر کے راستے سے قلب میں ٹھنڈک اتر جانا

پیشِ روضہ جب زباں محمودؔ کی ہوتی ہے گُنگ
بولتی ہے روح اس کی، سر جھکاتا ہے ضمیر

زمانے بھر کی کوئی چیز کیا مخفی رہے اُن سے
ٹکی رہتی ہے جن لوگوں کی روضے پر نظر پیہم

روضۂ سرکار ﷺ کی سبزی کو آنکھوں میں بسا
مزرعِ قسمت ترا شاداب تر ہو جائے گا

جاتے جاتے چشمِ احقر کی بصارت رُک گئی
روضۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ہے منظر دلیل

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت
کا دیدہ زیب منظر

مرکزِ مدینہ
پہلے یہ تصویر آئی ہی نہ ہوگی سامنے
مسجدِ سرکار ﷺ کا نایاب منظر دیکھ لو
محمد نواز مدنی

مسجدِ نبوی ﷺ
مرکزِ طیبہ، بقیعِ پاک اور شہرِ نبی ﷺ
سامنے تصویر کی صورت میں آتے ہیں نظر
۲۰۰۲
ہے بقیع کی جنت مصطفیٰ (ﷺ) کے قدموں میں
جس جگہ پہنچنے کی دل میں ہیں تمنائیں

مسجدِ نبوی

رسول اللہ (ﷺ) کی مسجد میں بہر سجدہ تو پہنچے
مکاں ہو سامنے لیکن نظر تیری مکیں پر ہو

رسول پاک (ﷺ) کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نماز عشق جو کرتے رہے اپنی قضا پیہم

مسجدِ نبوی ﷺ

مسجدِ نبوی ﷺ

گوشۂ مسجدِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پائیں
تو اسے اپنے لیے باعثِ راحت سمجھیں

گھوما پھرا میں طیبہ کی سڑکوں پہ بھی، مگر
مسجد میں ان (ﷺ) کی، قلب مرا معتکف رہا

۱۹۹۳

۲۰۱۰

48
مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {1}
گھیر لیتا ہے سرور و کیف روح و قلب
مسجدِ سرکار (ﷺ) کی چھت کا نظارہ

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {۲}

ریموٹ کنٹرولڈ گنبد
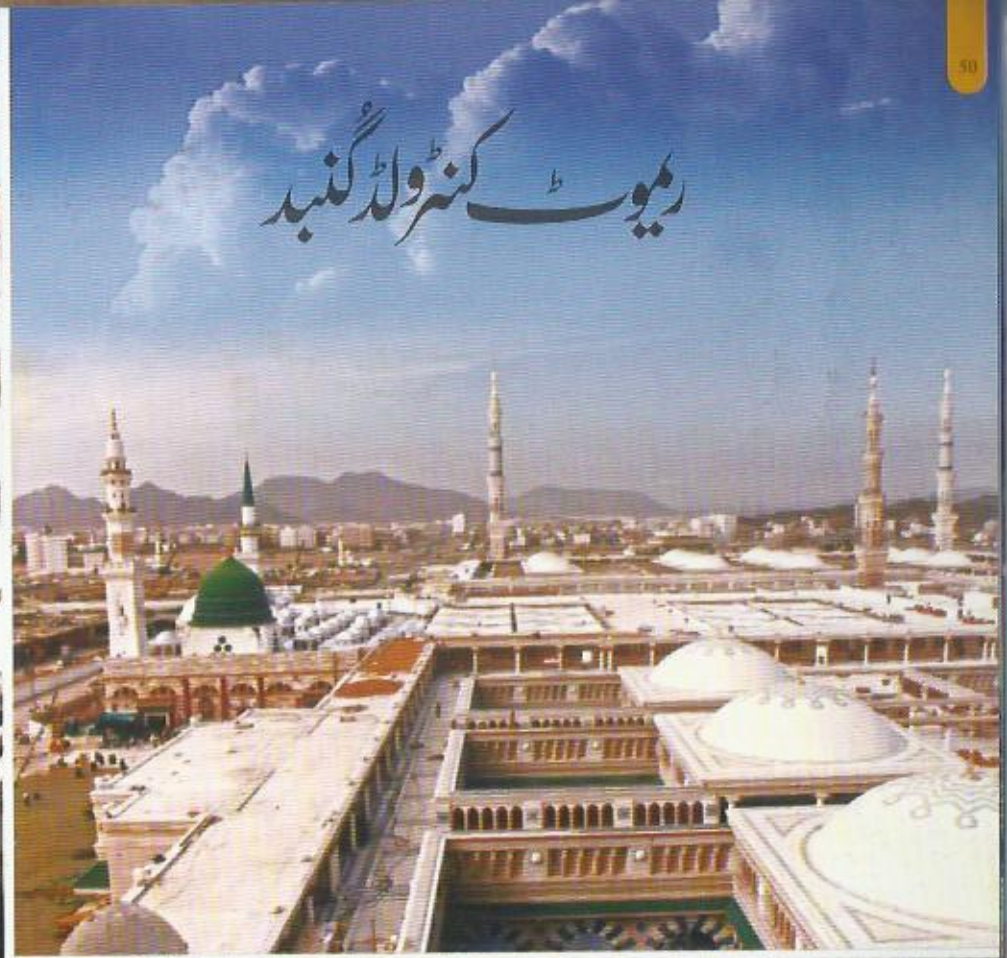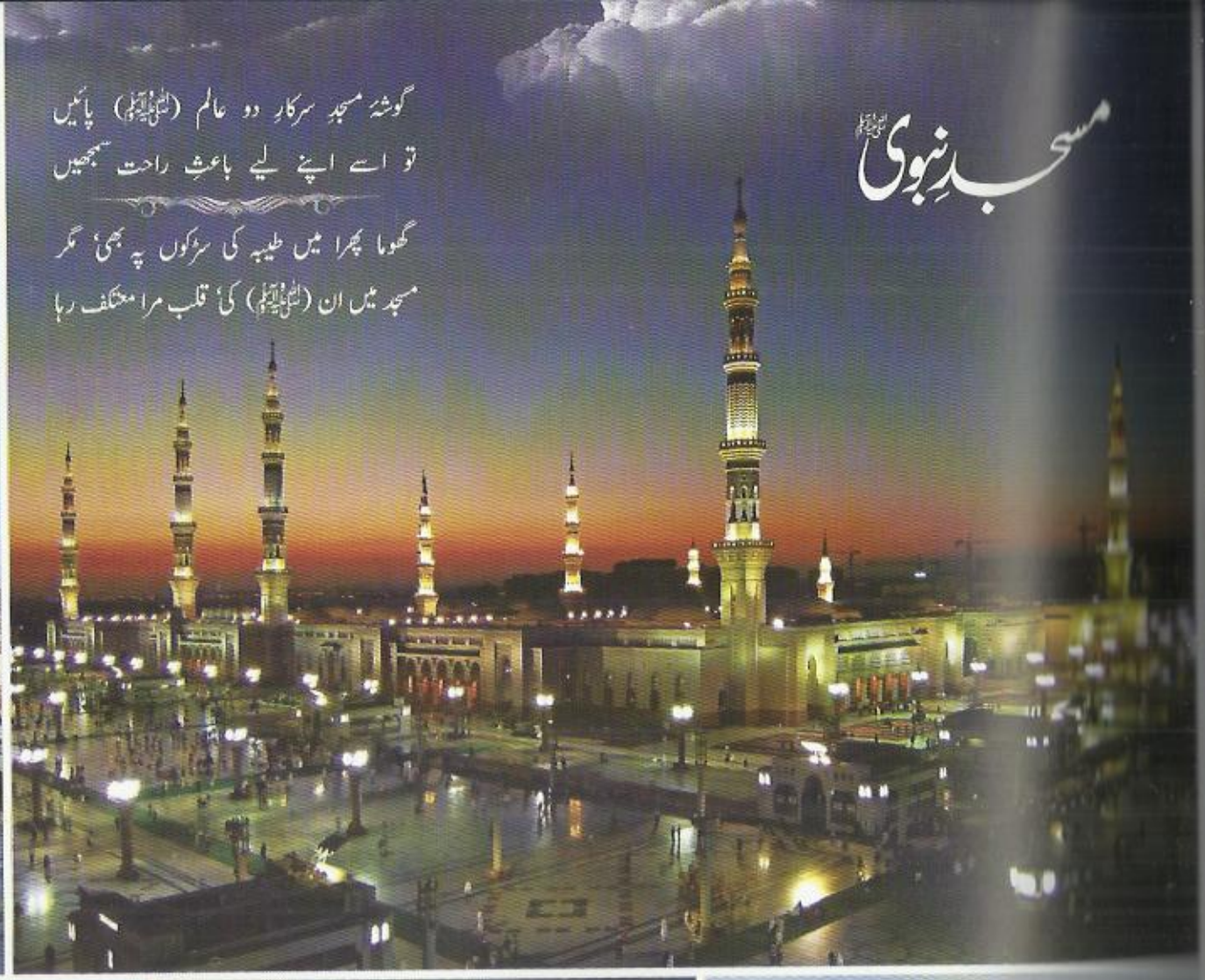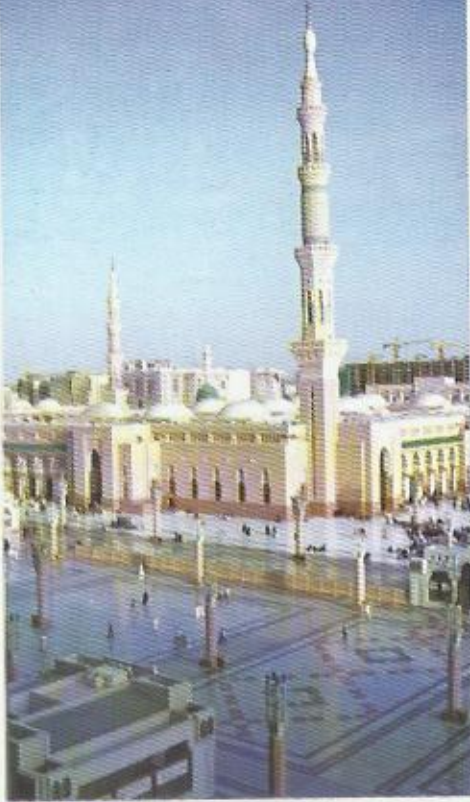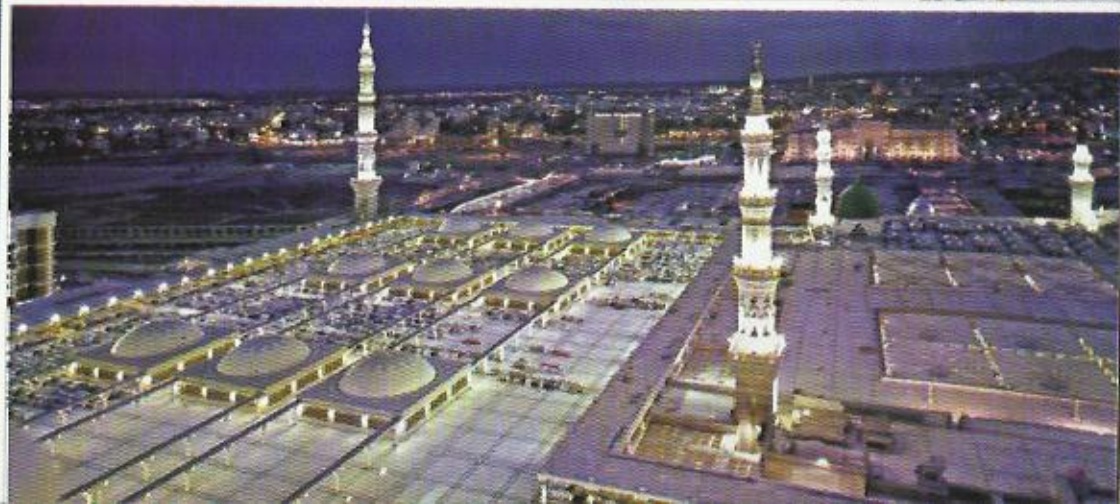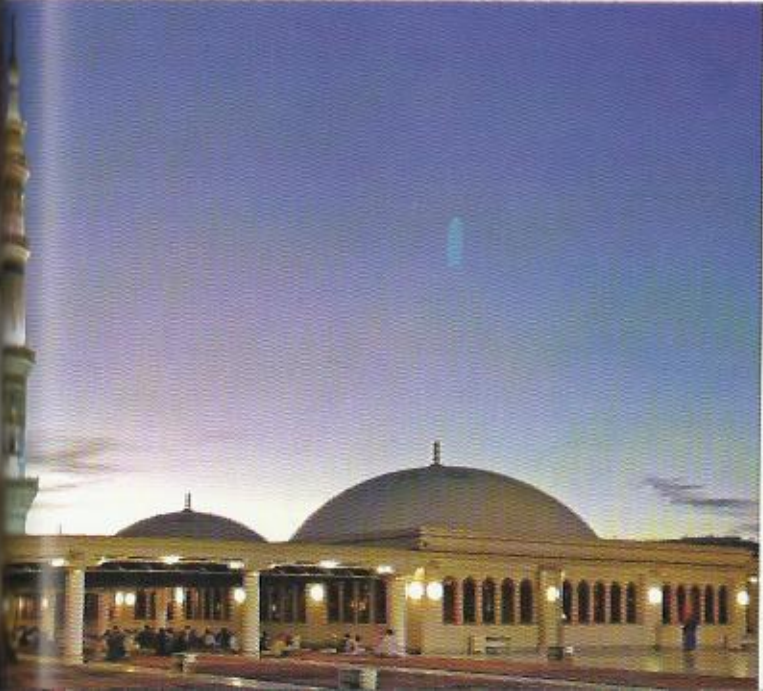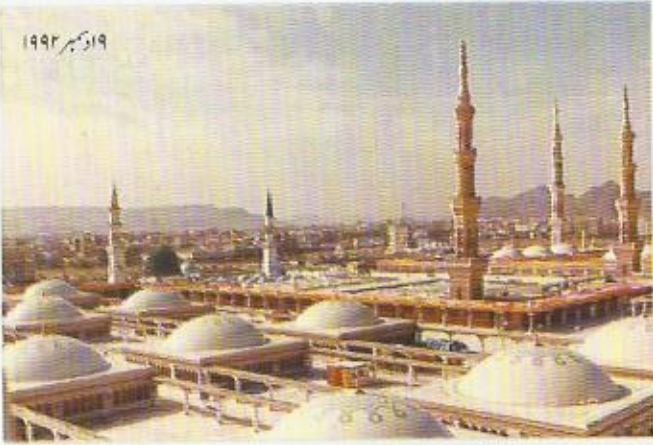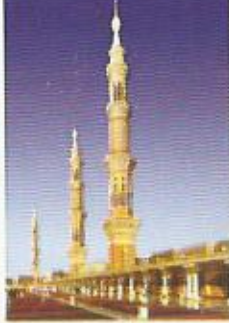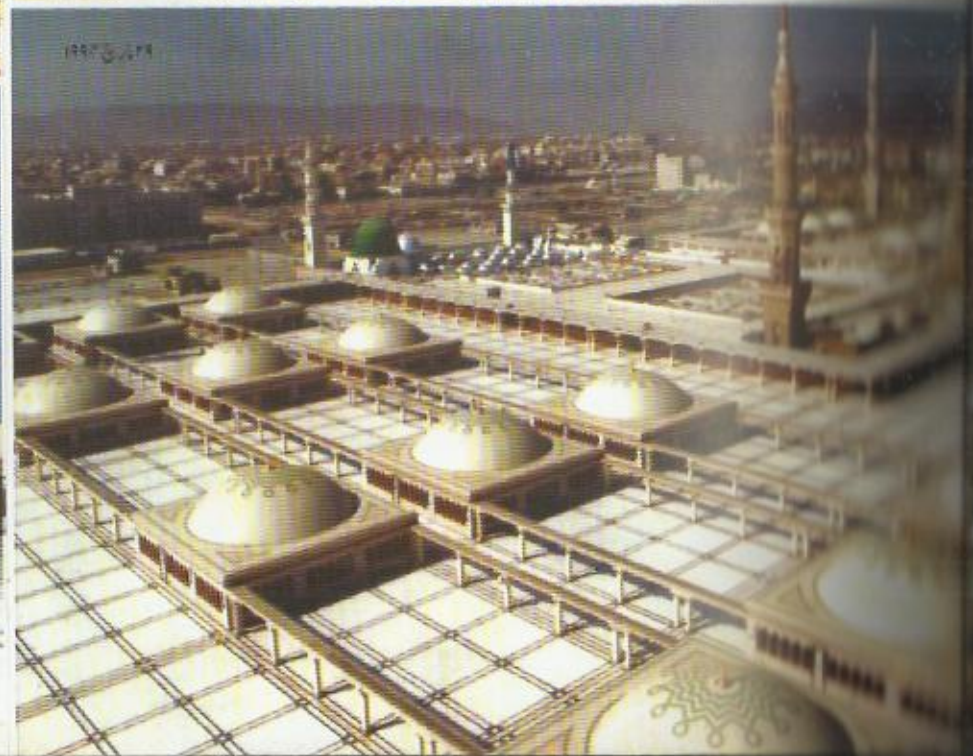
وَمَا رَمَيْتَ اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
(الانفال ۔۸:۱۷)
اور وہ خاک آپ نے نہیں پھینکی جو آپ نے پھینکی تھی بلکہ اللہ نے پھینکی
مَا رَمَيْتَ
اِذْ رَمَيْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ رَمٰى
الفتِ نبی (ﷺ) و ربِ نبی کی ہو آئینہ
کُھل جائے ہم پہ بھید اگر ما رمیت ہے
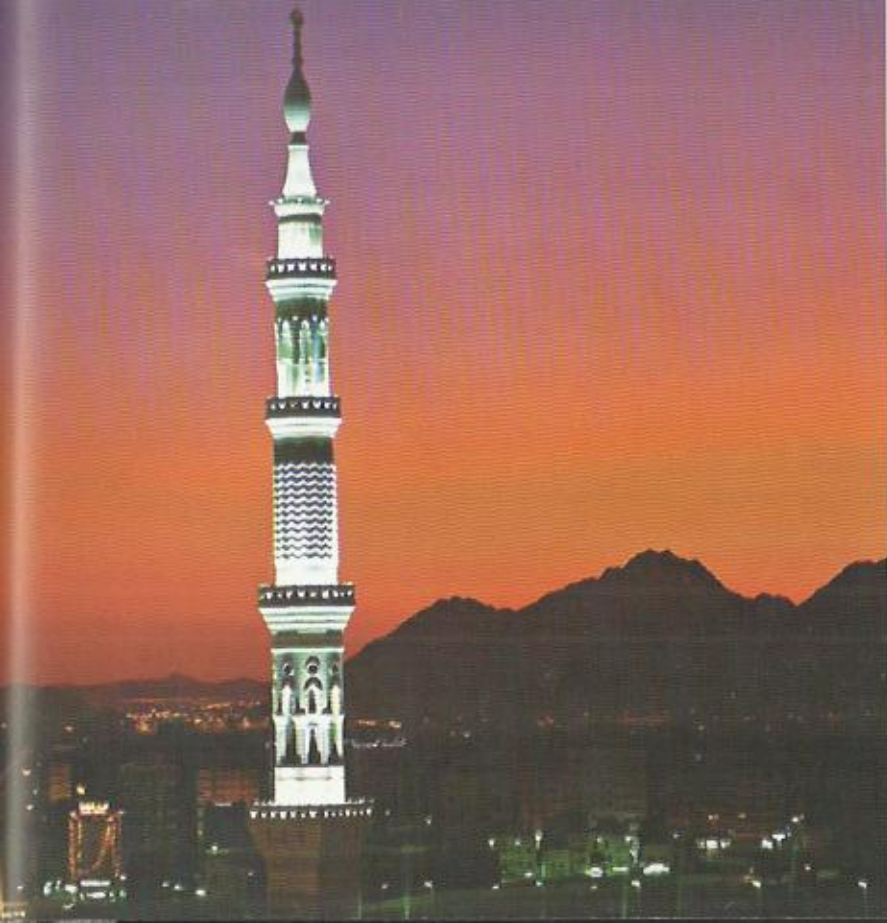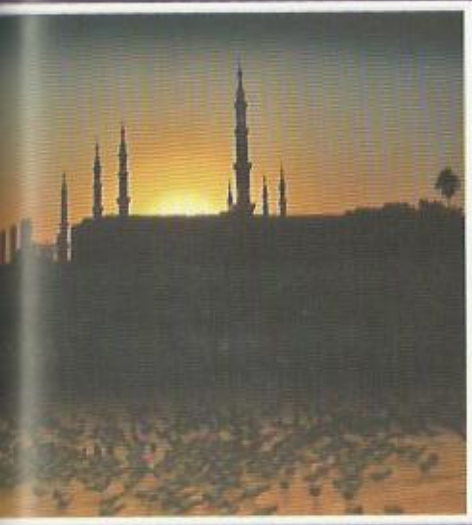
مسجدِ نبوی ﷺ کے شام کے مناظر

مسجدِ نبوی ﷺ کے رات کے مناظر
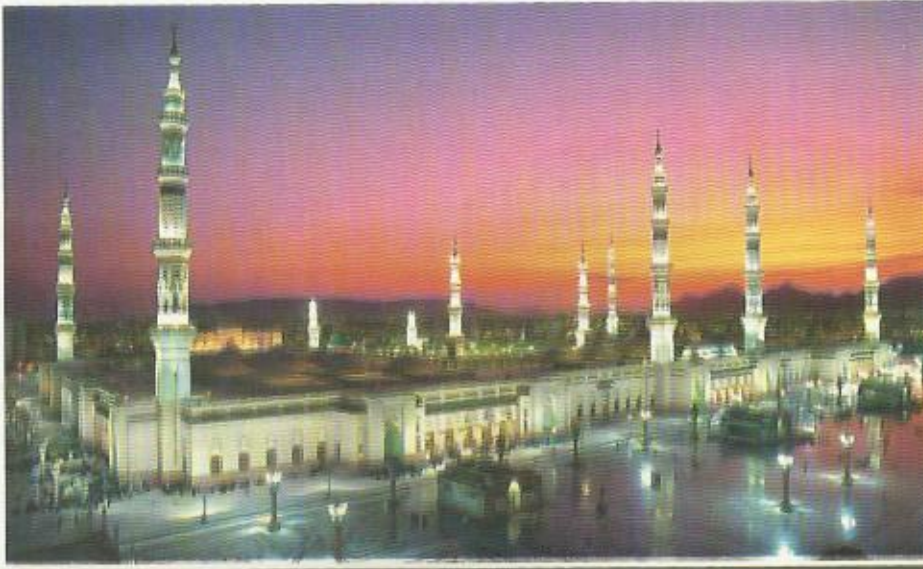
اندھیاروں کا تو شہر نبی ﷺ میں سوال کیا
ہر رات اس جگہ کی سویرا سے کم نہیں

جو شہر نبی ﷺ بقعۂ نور پایا
پڑھیں ہم نے اخبار حُسن مقدر

پھیلا رہا ہے آقا ﷺ کا در جگمگاہٹیں
دن نور بازِ شب کے پہر جگمگاہٹیں

ایک لمحے کو نہیں اس میں گزر ظلمات کا
رات بھی اس شہر کی لوگو! سحر آثار ہے
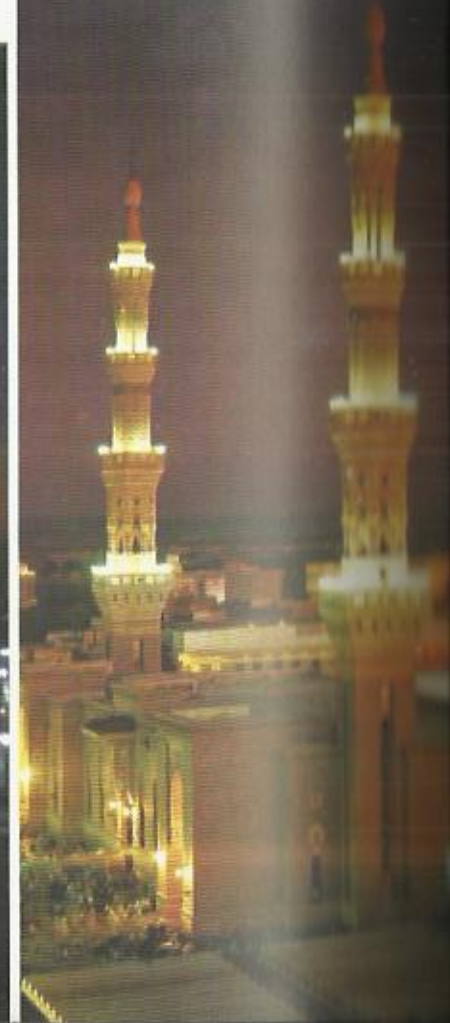
مسجدِ نبوی ﷺ کے دس مینار
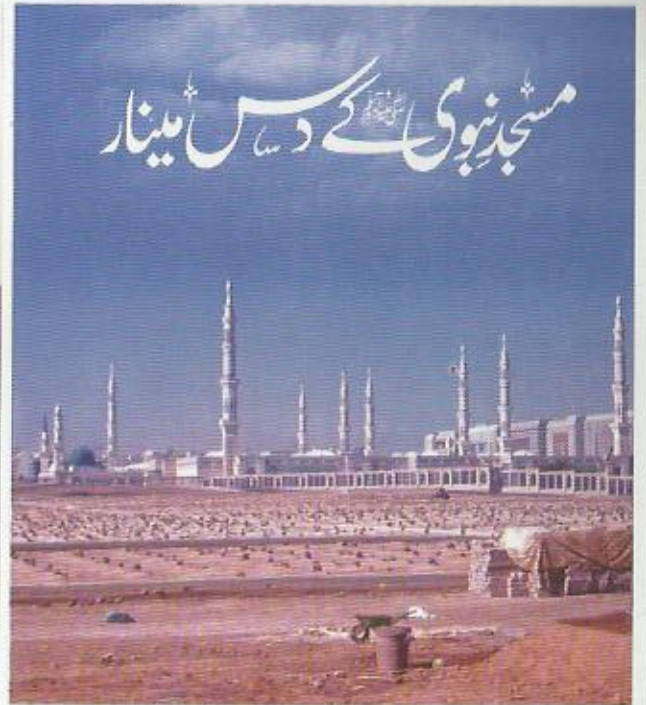
۱۹۹۳

ایک مرکز ہے تو ہیں دس عدد اس کی کرنیں ○ ساتھ گنبد کے، عجب حُسن ہے میناروں کا
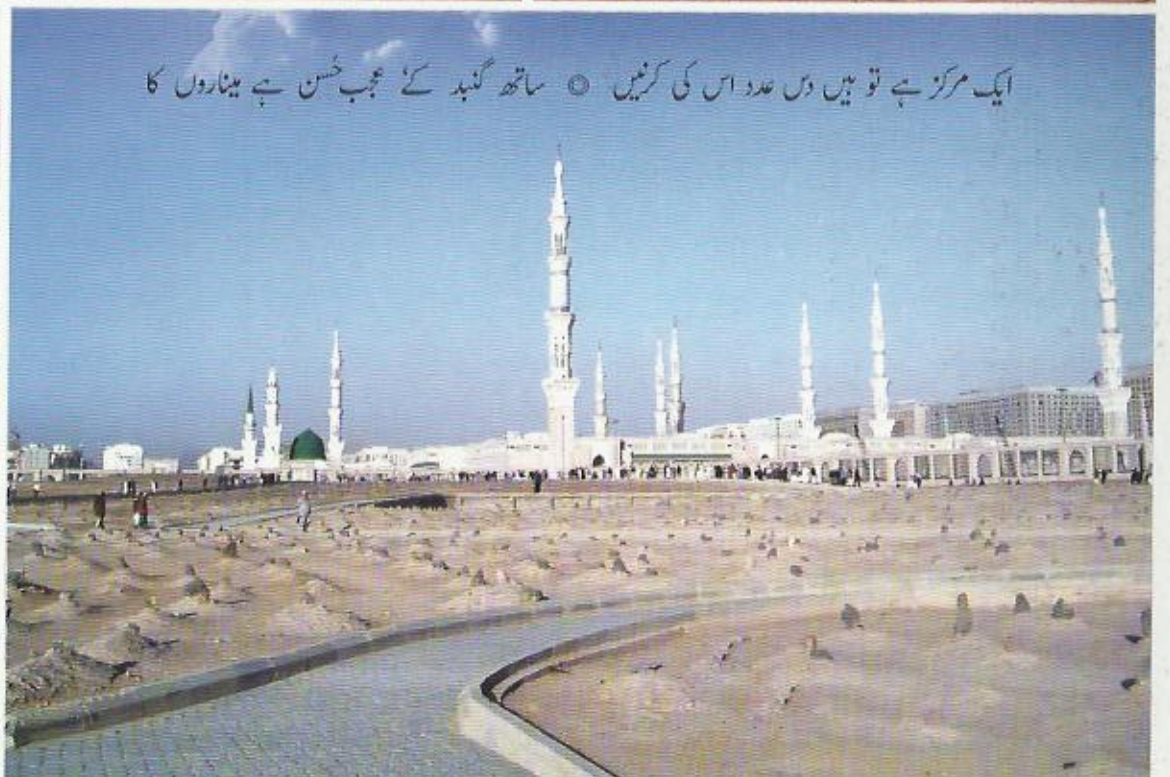
تصویر: ۱۹۲۸

یہ قدیم و نادر و نایاب سی تصویر ہے
جس میں مسجدِ سرکار (ﷺ) کے پانچ مینار تھے

مسجدِ نبوی ﷺ - پُرانی تصاویر
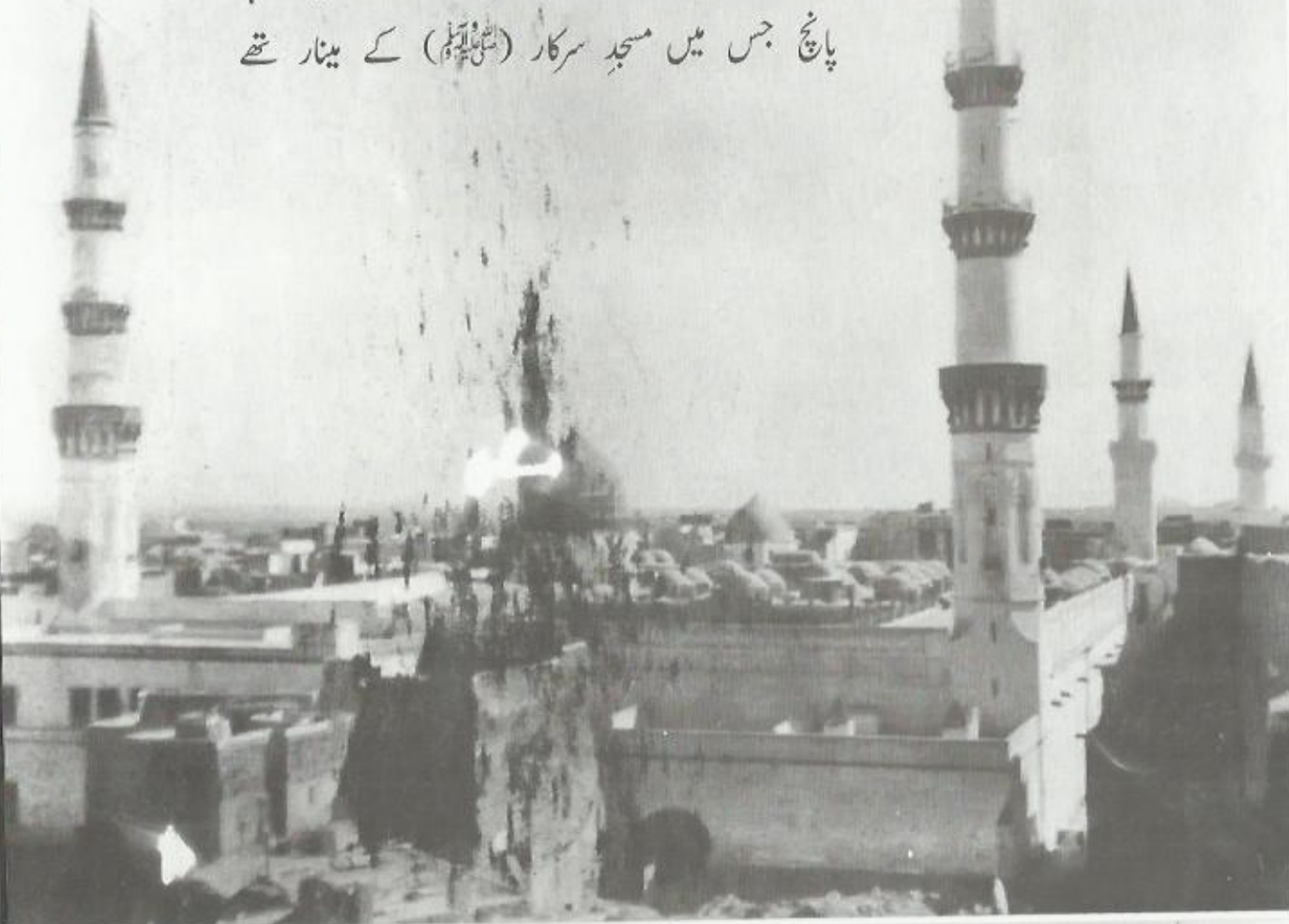
مسجدِ نبوی ﷺ کا قدیم اندرونی منظر

باغِ فاطمہ (رضی اللہ عنہا) کے بارے میں ۱۹۱۲ کے زائر محمد محی الدین حسین نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے: ''اس مقام پر جہاں بڑا احاطہ ہے' ایک مختصر باغ ہے جس میں چند کھجور کے درخت ہیں' ایک بیر اور ایک املی کا درخت بھی ہے...... اس کے متصل ایک مختصر مگر پختہ حوض بنا ہوا ہے''۔

دیکھو یہ سو سال پہلے کی حسیں تصویر ہے ◎ باغ جس میں فاطمہ زہرا (رضی اللہ عنہا) کا آتا ہے نظر
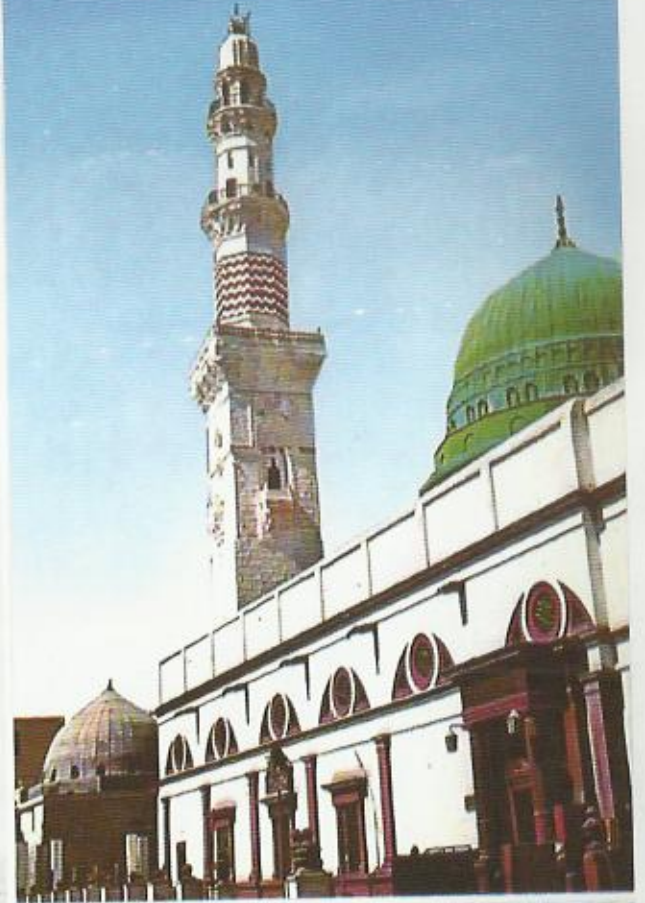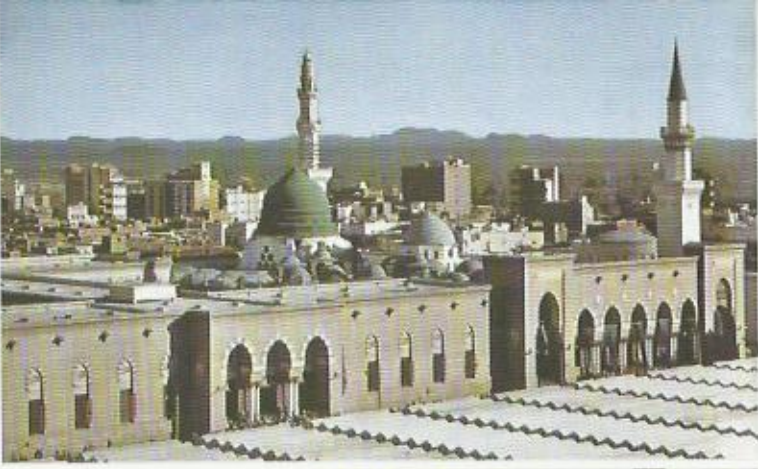
مسجدِ نبویﷺ - پُرانی تصاویر

مسجد نبوی (ﷺ) کے تمام فضائل حضور حبیب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کے وجودِ مسعود کے باعث ہیں۔

حضور رسول مکرم (ﷺ) نے یہ قطعۂ زمین عبادت کے لیے پسند فرمایا۔ مسجد کی تعمیر میں بہ نفس نفیس و مطہر حصہ لیا اور قیامت تک کے لیے اپنا یہیں قیام پسند فرمایا۔

یہاں باادب حاضری اور حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کی خدمت میں درود و سلام پیش کرنے سے بڑی سعادت کوئی نہیں۔
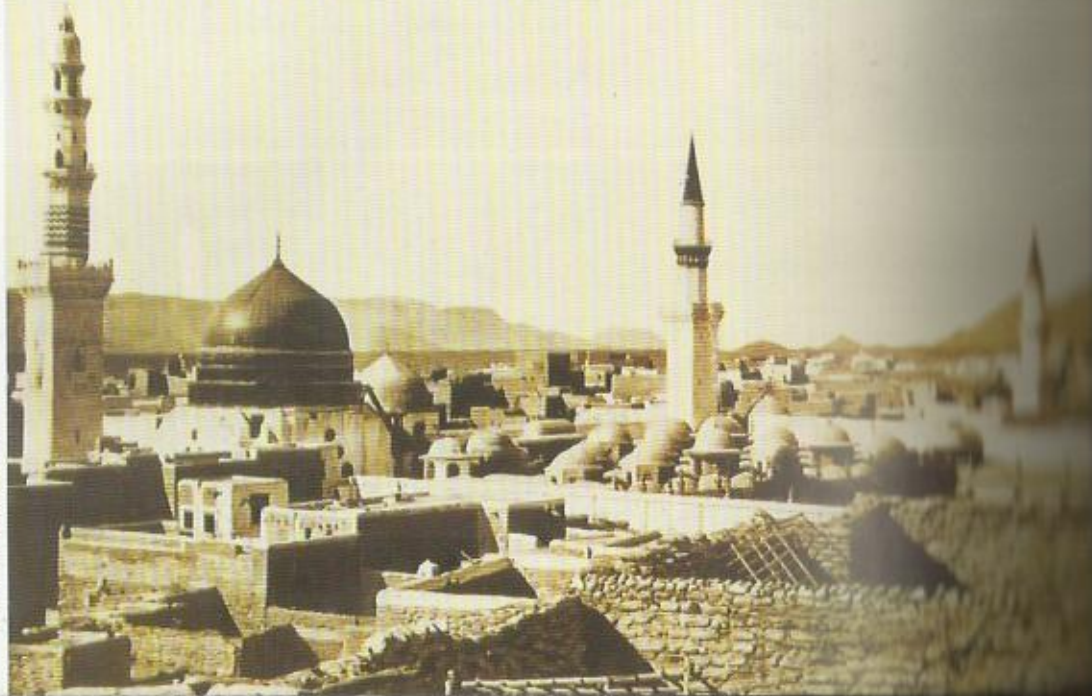
توسیعِ مسجدؐ کے مناظر {1}

جو مناظر سامنے اپنے ہیں یہ توسیع
صرف تصویروں کی صورت ہی میں اب محفوظ

تصویر: ۱۹۹۴
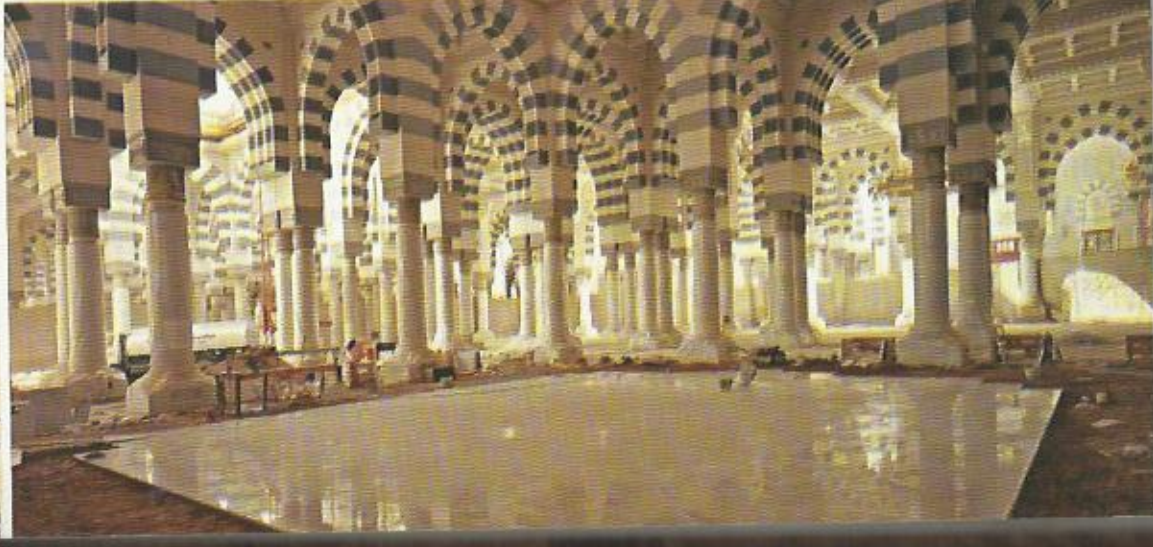
توسیع مسجدؐ کے مناظر {۲}
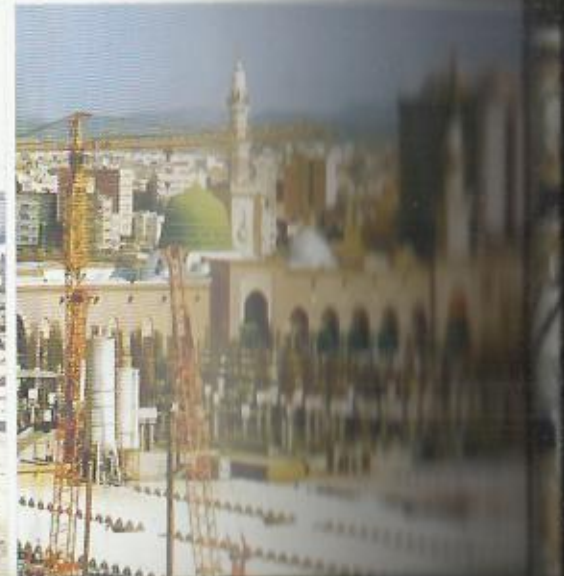
سعودی توسیع کے لیے اہتمامِ انہدام

۱۹۷۰ء
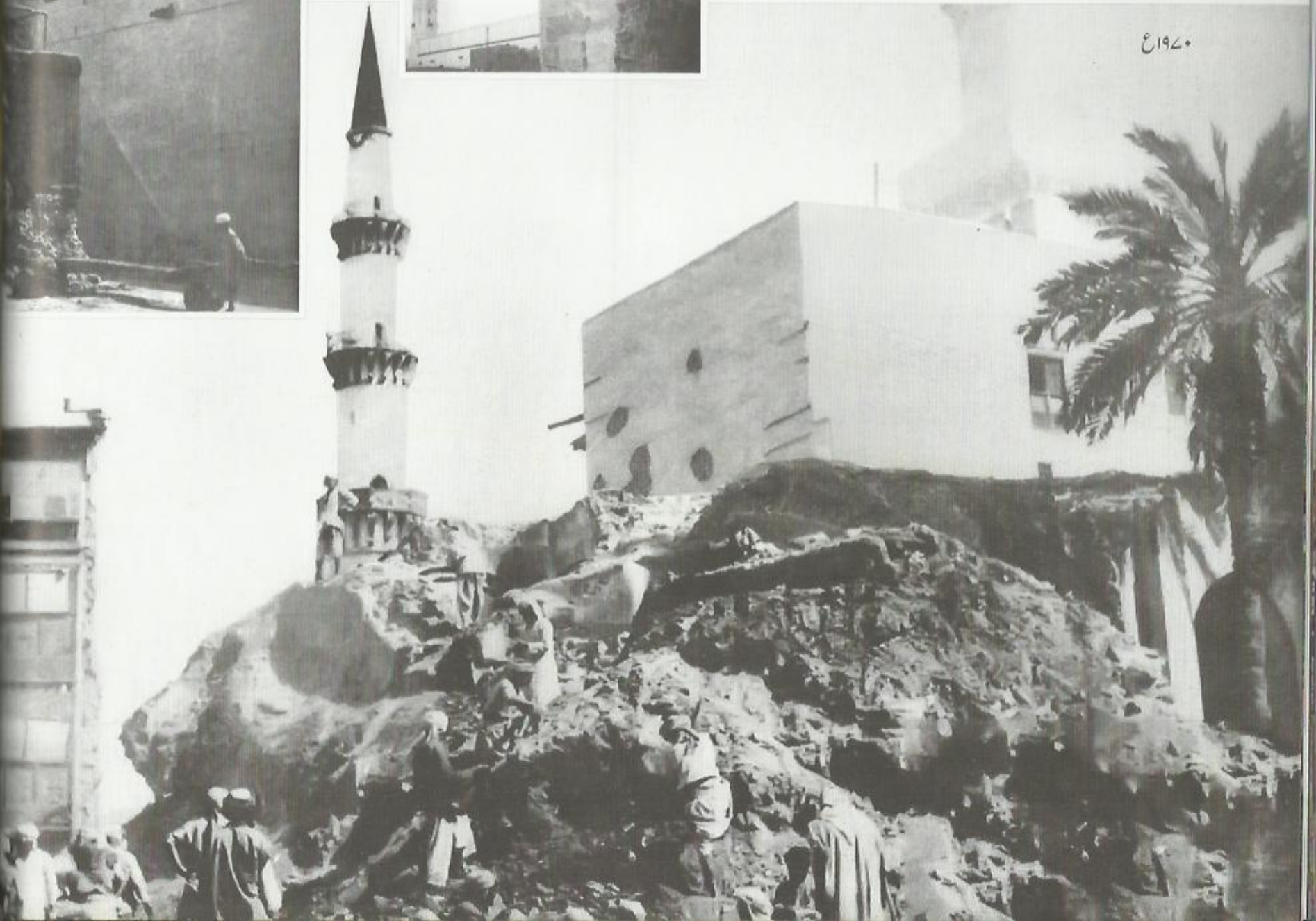
انت فیھم
ما کان اللہ لیعذبھم وانت فیھم
ال ۔ ۸:۳۳)
کام نہیں کہ جب تک آپ ان
وہ انھیں عذاب کرے
وما کان اللہ لیعذبھم و
قا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے کرم پر ہے انھیں
کا حوصلہ ہے انت فیھم اِس لیے

صحنِ مسجدؐ کی چھتریاں
صحنِ مسجد میں لگائی جانے والی چھتریاں
آٹومیٹک بند بھی ہوتی ہیں اور کھلتی بھی ہیں
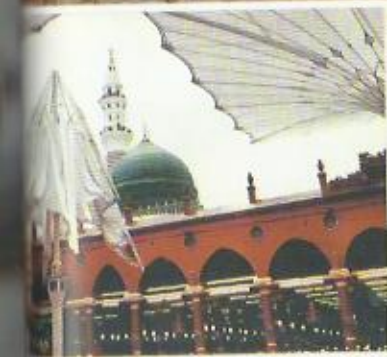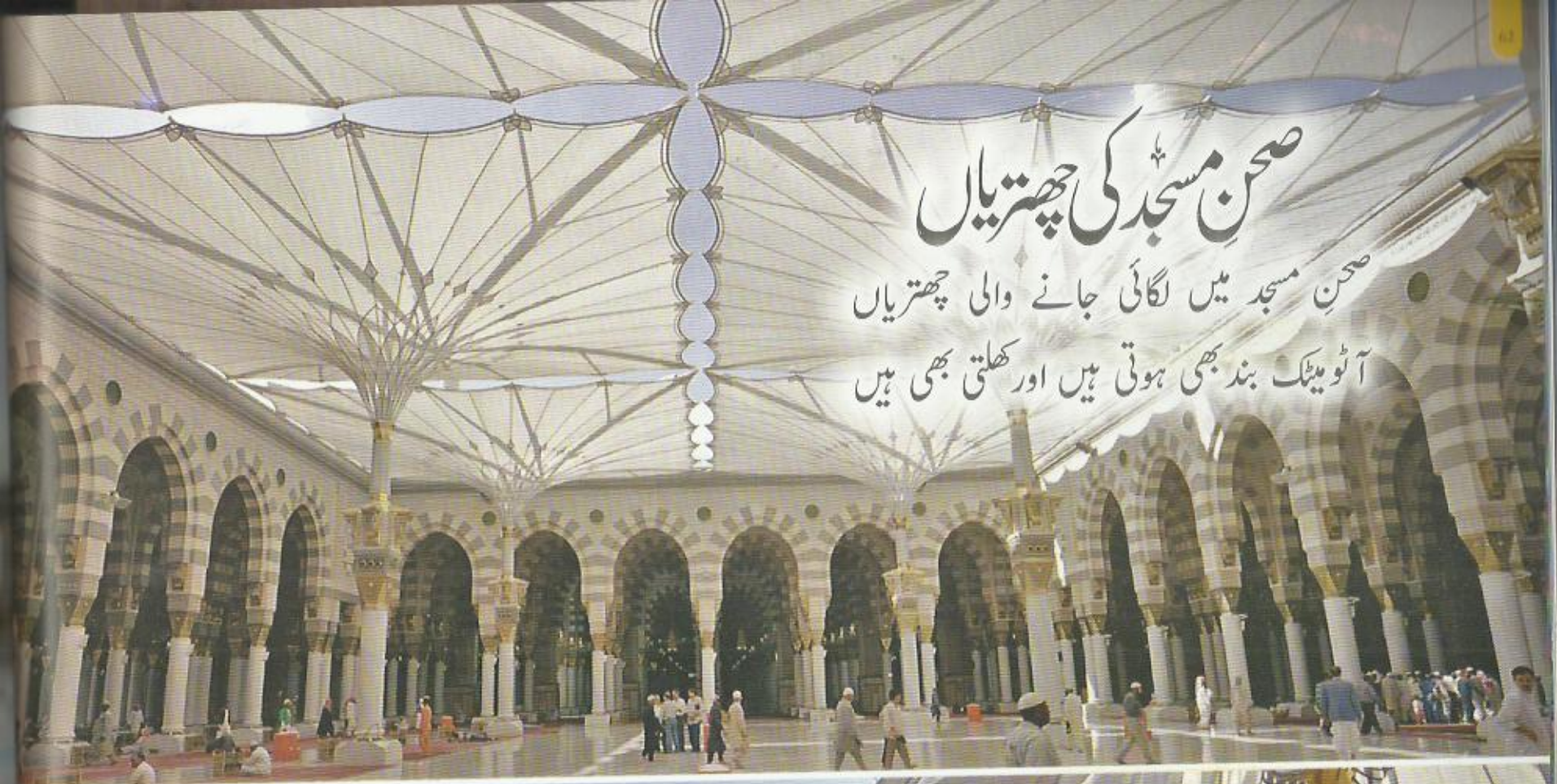
مسجد کے اردگرد چھتریوں کے دلفریب مناظر

چھتریاں اب مسجدِ آقا (ﷺ) کے ہیں چاروں طرف
زائروں کو یوں بڑی حد تک سہولت ہو گئی

{تصاویر: ۲۰۱۰}
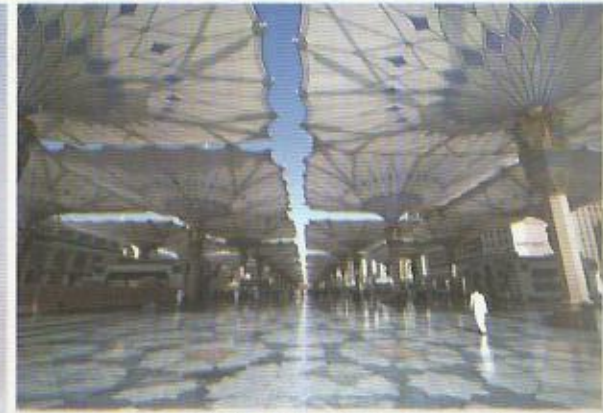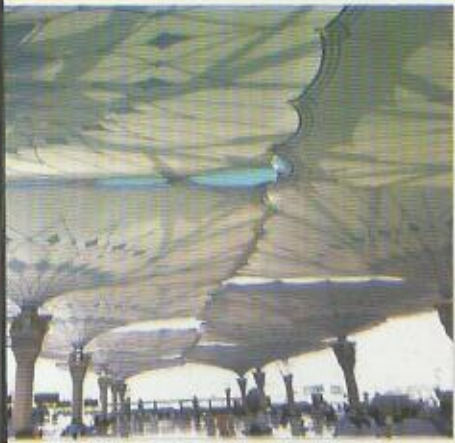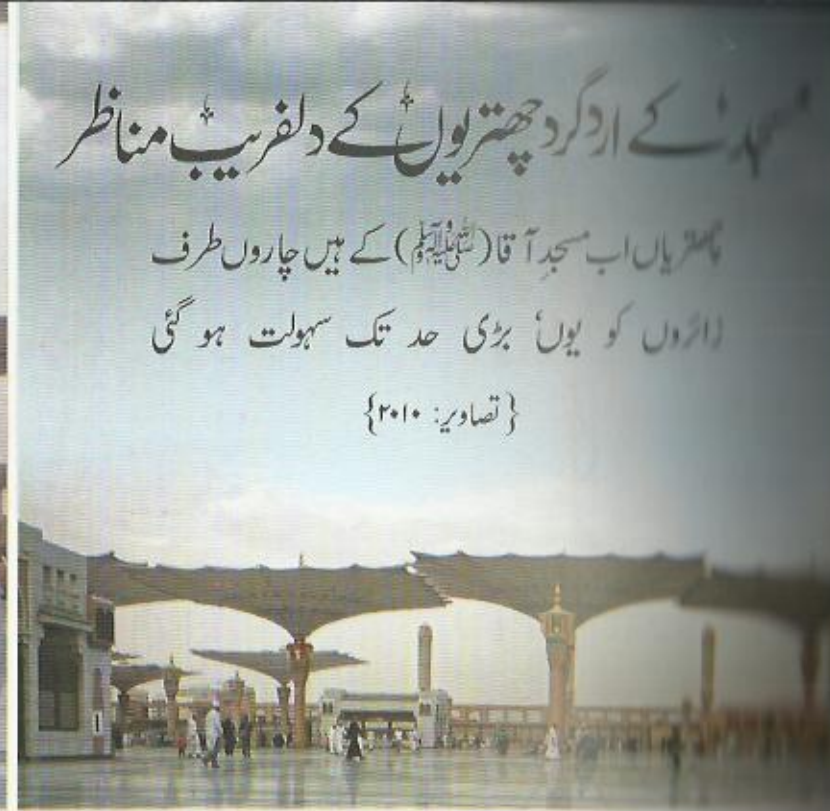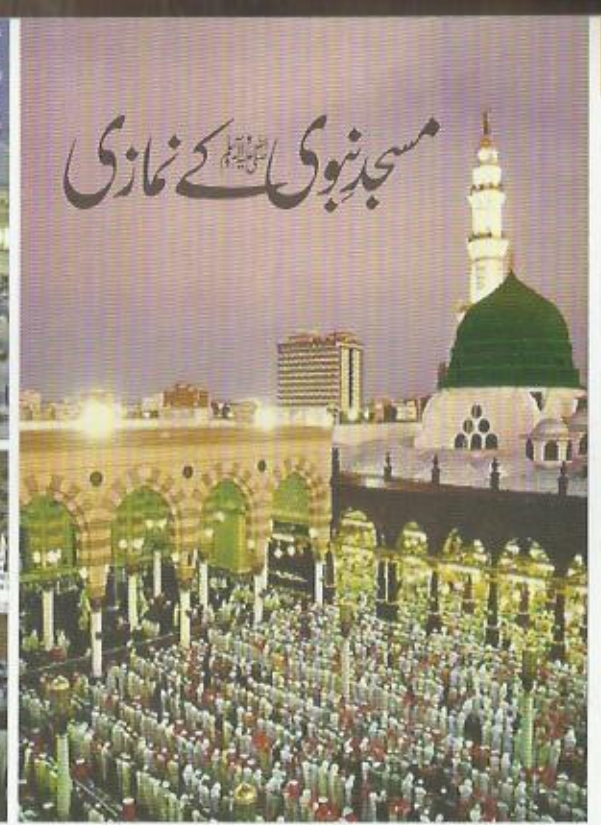
مسجدِ نبوی ﷺ کے نمازی

مسجدِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں جمعہ اور عید کی نمازیں

لوگ باہر آئے ہیں عید پڑھ کے مسجد سے
اب قیام گاہوں کا لیں گے راستہ سارے

نومبر ۲۰۰۳ (۱۴۲۴ھ)

روزہ دار بندے ہیں زائرینِ مقصورہ
جمعہ پڑھ کے نکلے ہیں مسجدِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے

۲۲ رمضان ۱۴۲۲ھ/ دسمبر ۲۰۰۱

مسجدؐ کے اردگرد افطارؐ کے مناظر
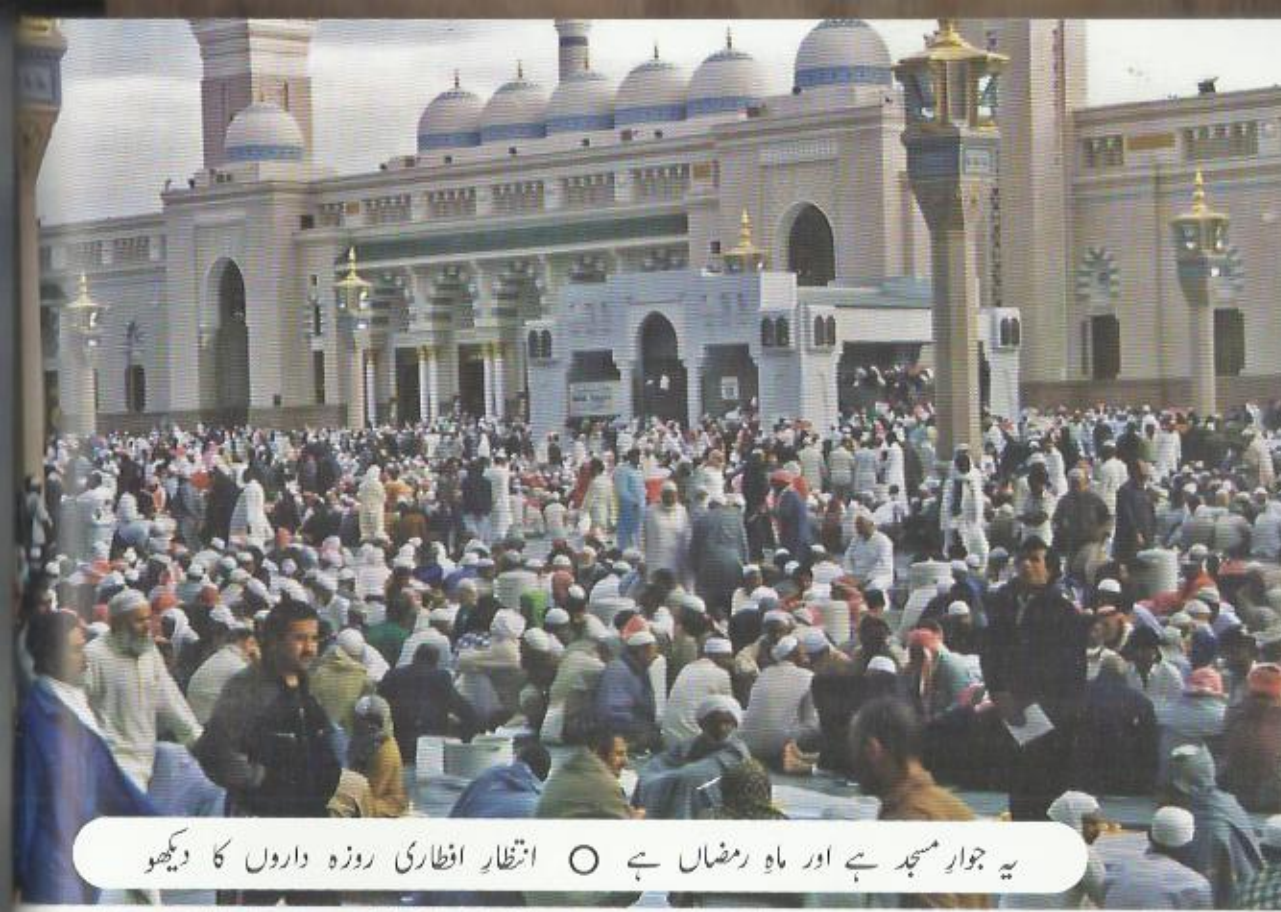
یہ جوارِ مسجد ہے اور ماہِ رمضاں ہے ○ انتظارِ افطاری روزہ داروں کا دیکھو

۲۰۰۵

۲۰۰۸

۲۰۱۰

رمضان المبارک میں مسجدِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے اندر بھی چپے چپے پر افطار کے دستر خوان بچھے ہوتے ہیں اور لوگ منت سماجت سے زائرین کو اپنے دستر خوان پر لے جانے کی کوشش کرتے ہیں۔ مسجد سے باہر آس پاس بچھے دستر خوانوں پر انواع واقسام کی چیزیں روزہ داروں کی لذتِ کام ودہن کا سامان مہیا کرتی ہیں۔ یہ مناظر دُنیا میں اور کہیں نظر نہیں آتے۔
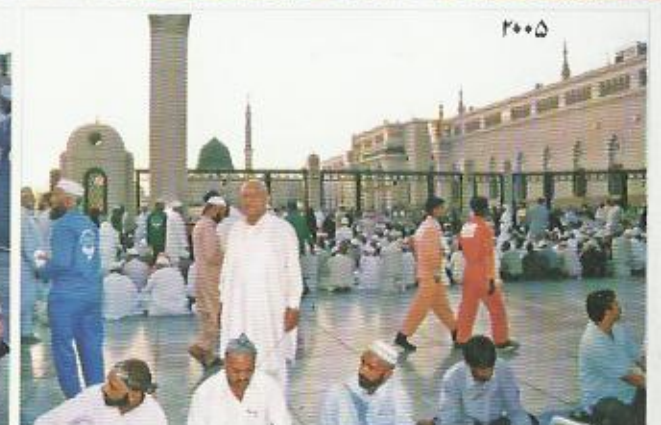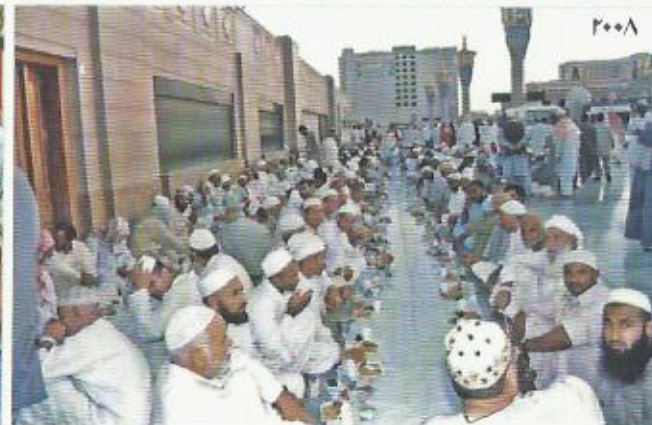
یہ حدودِ مسجدِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے باہر ہر طرف
بیسیوں افطار کی خاطر ہیں دستر خواں بچھے
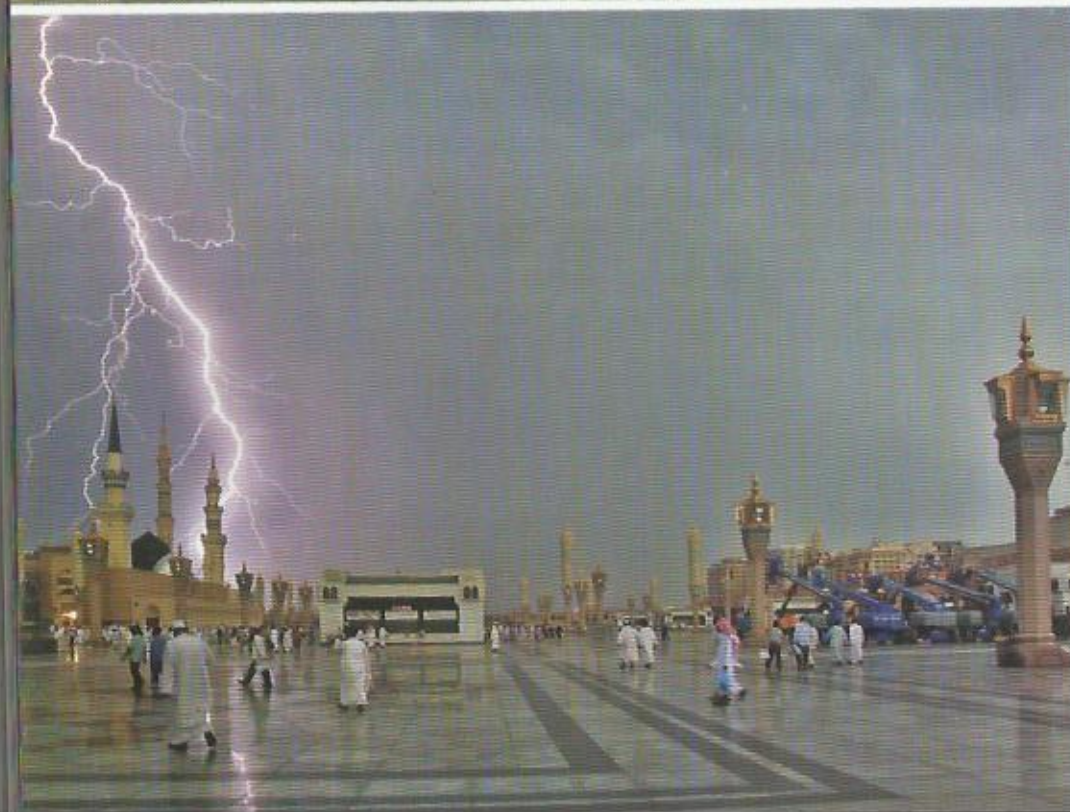
بارگاہِ سرکار ﷺ میں

آندھی، بادل اور بجلی کی سلامی
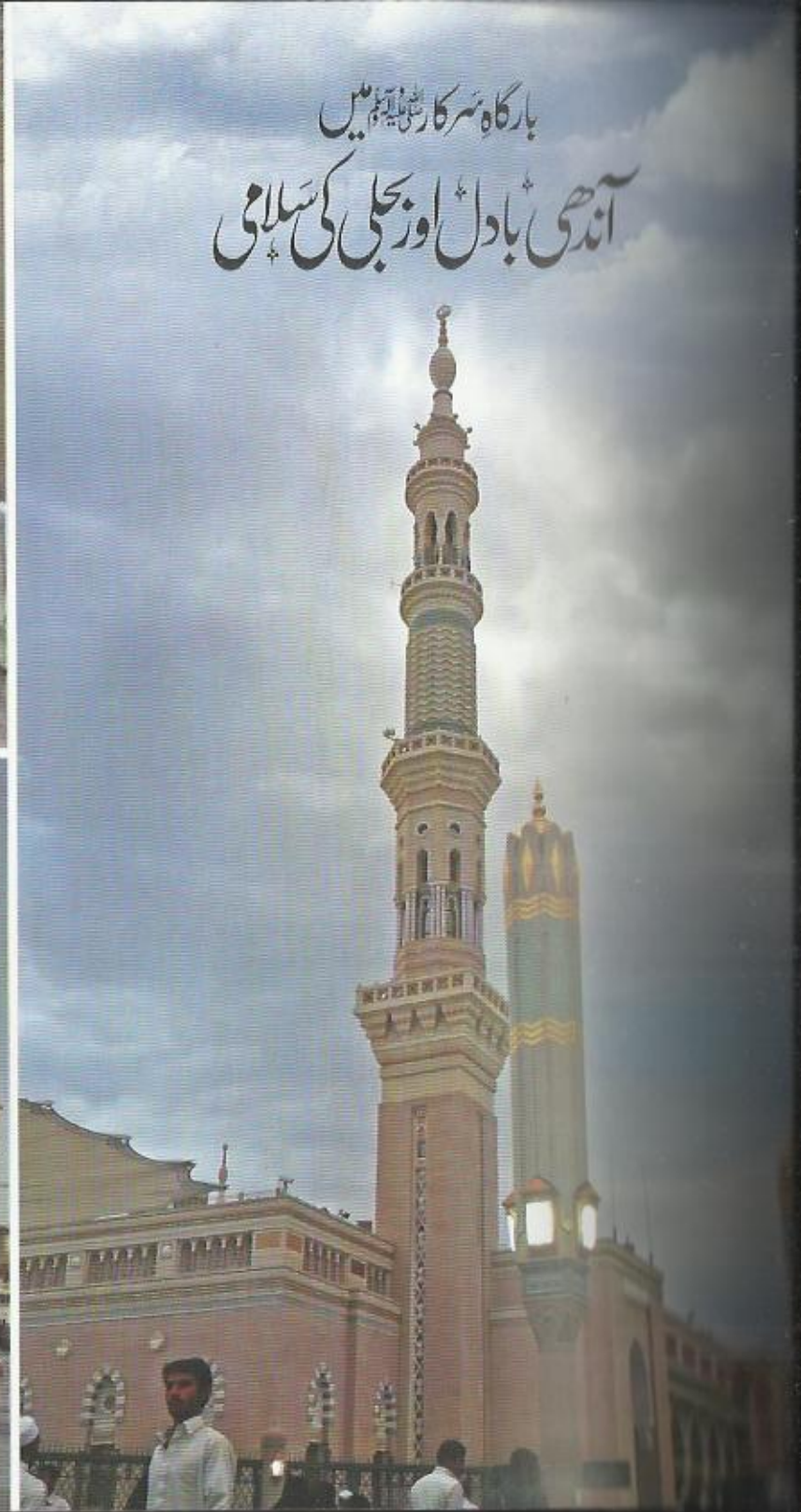
مسجدؐ کے مینار اور درخت

دور سے مینار مسجد کے نظر آتے ہیں یوں
پہلے پیڑوں پر پڑیں نظریں تو پھر آگے بڑھیں

وبی دیوار کا اندرونی حصّہ
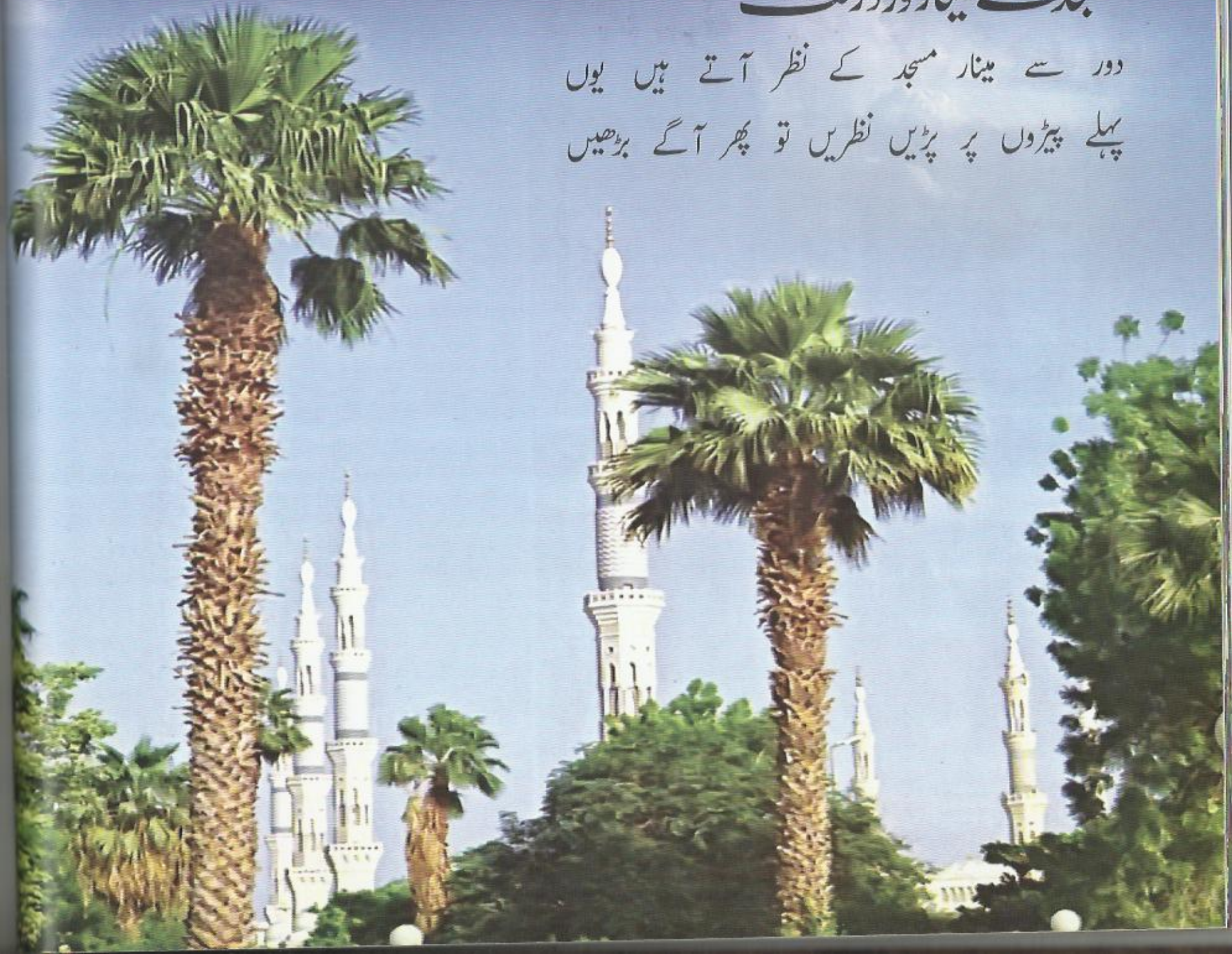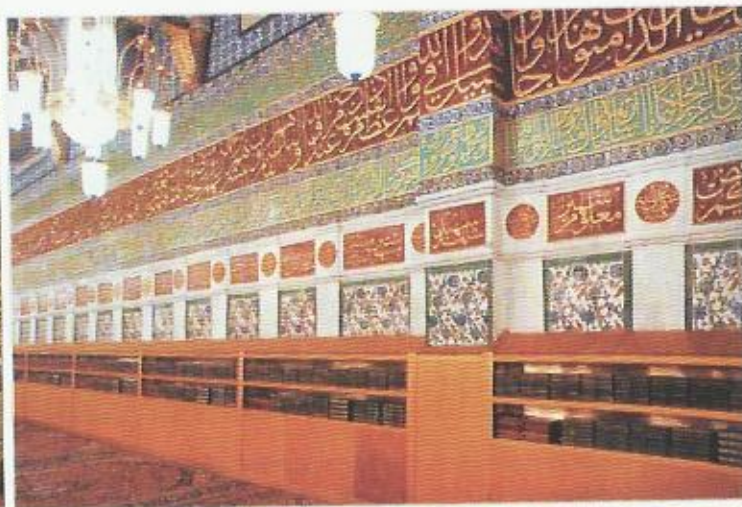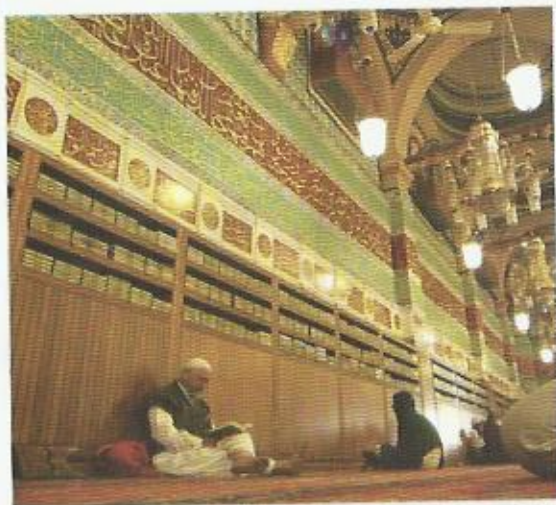
مسجدِ نبوی کے اندرونی مناظر

دلفریب مسجد کے اندرونی یہ منظر
روح و جاں کو دیتے ہیں روشنی مسرت کی
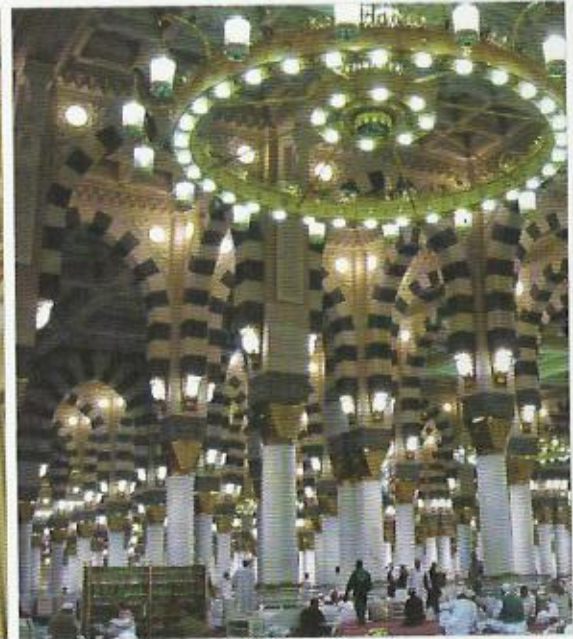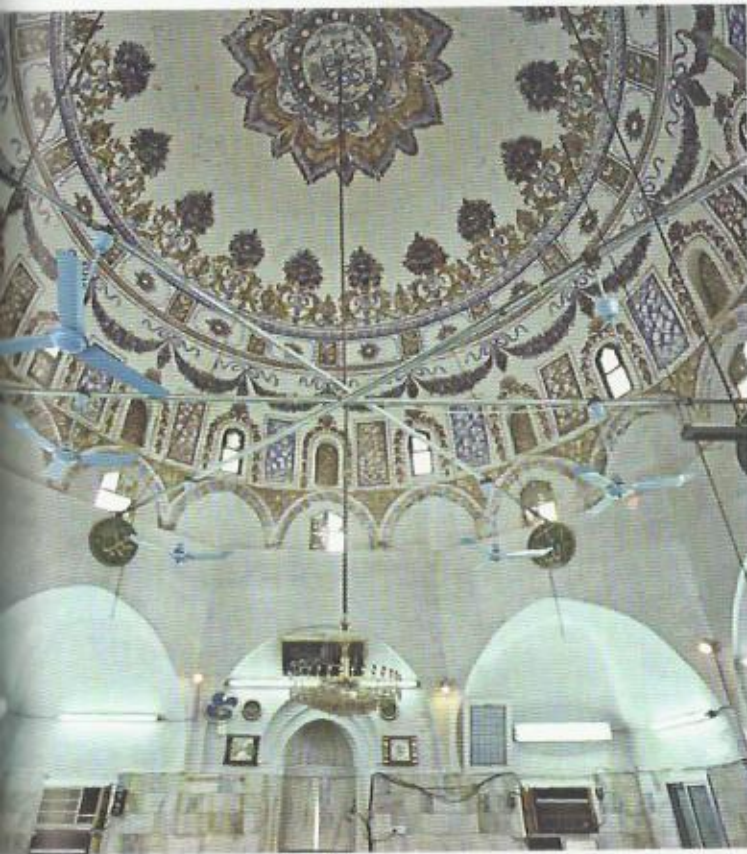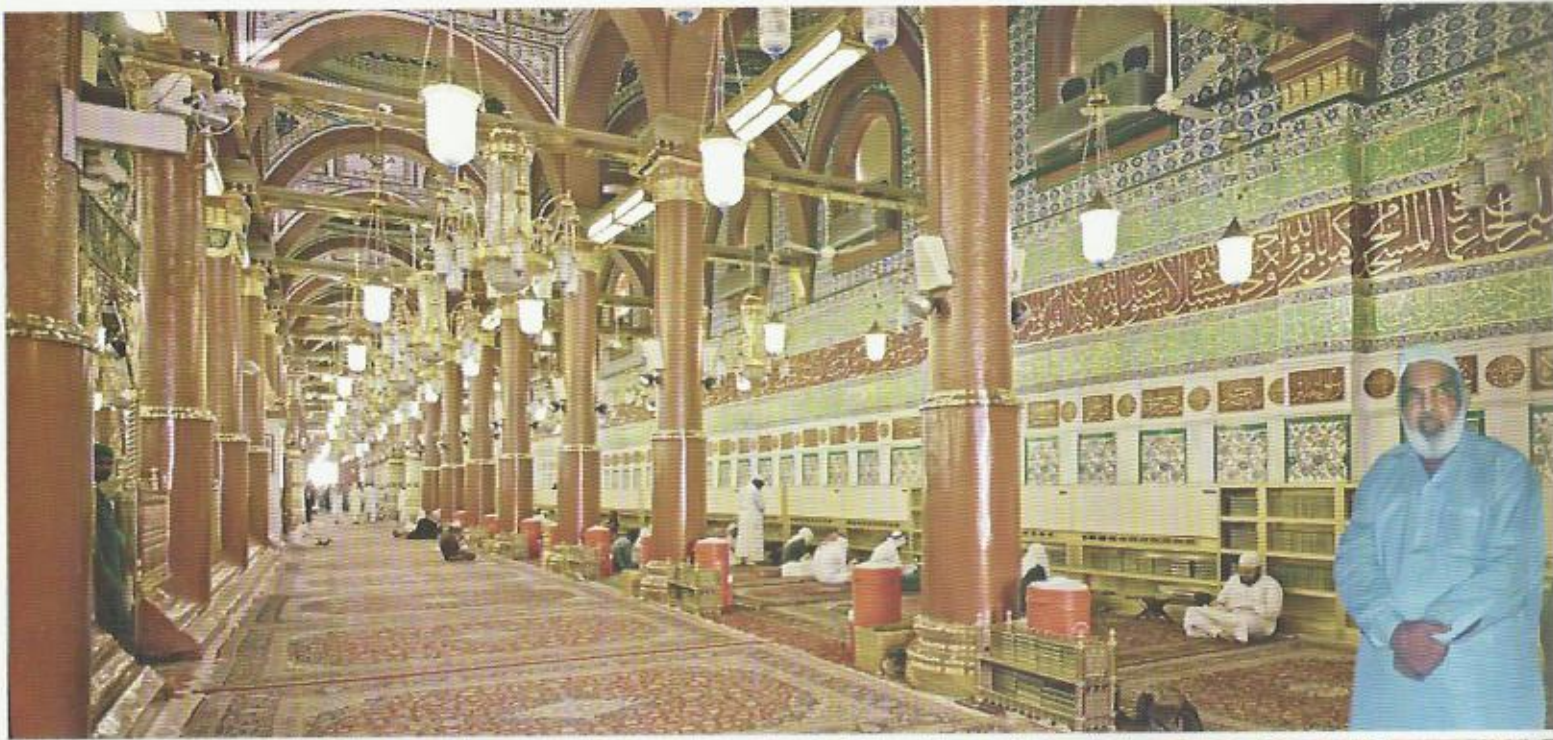
مسجد نبویؐ
کے
اندرونی
مناظر
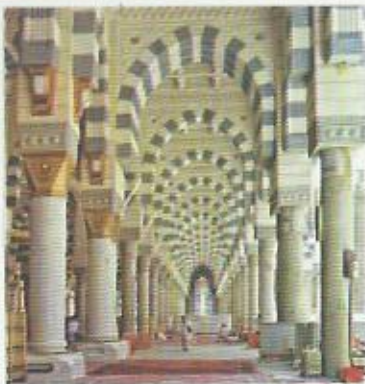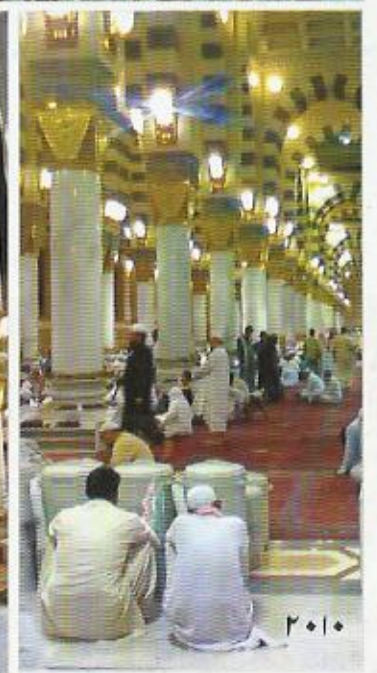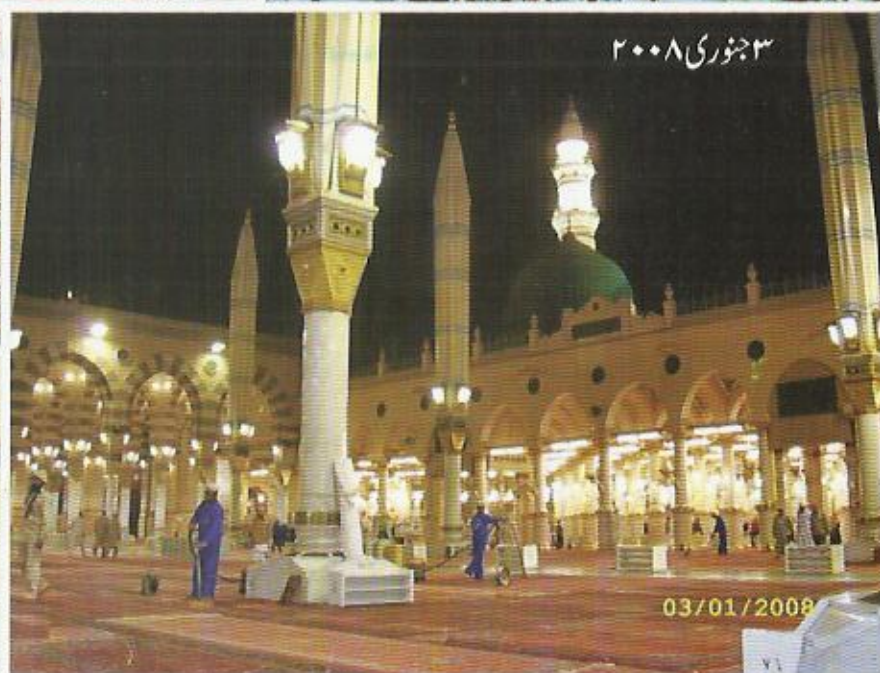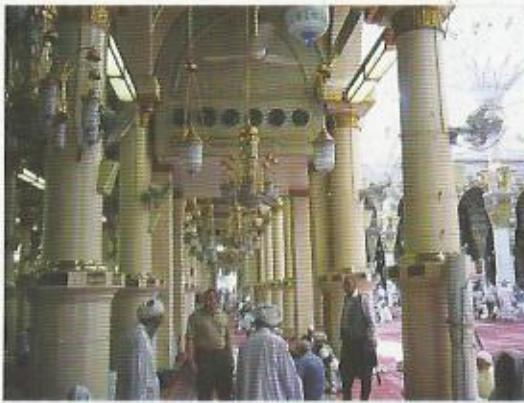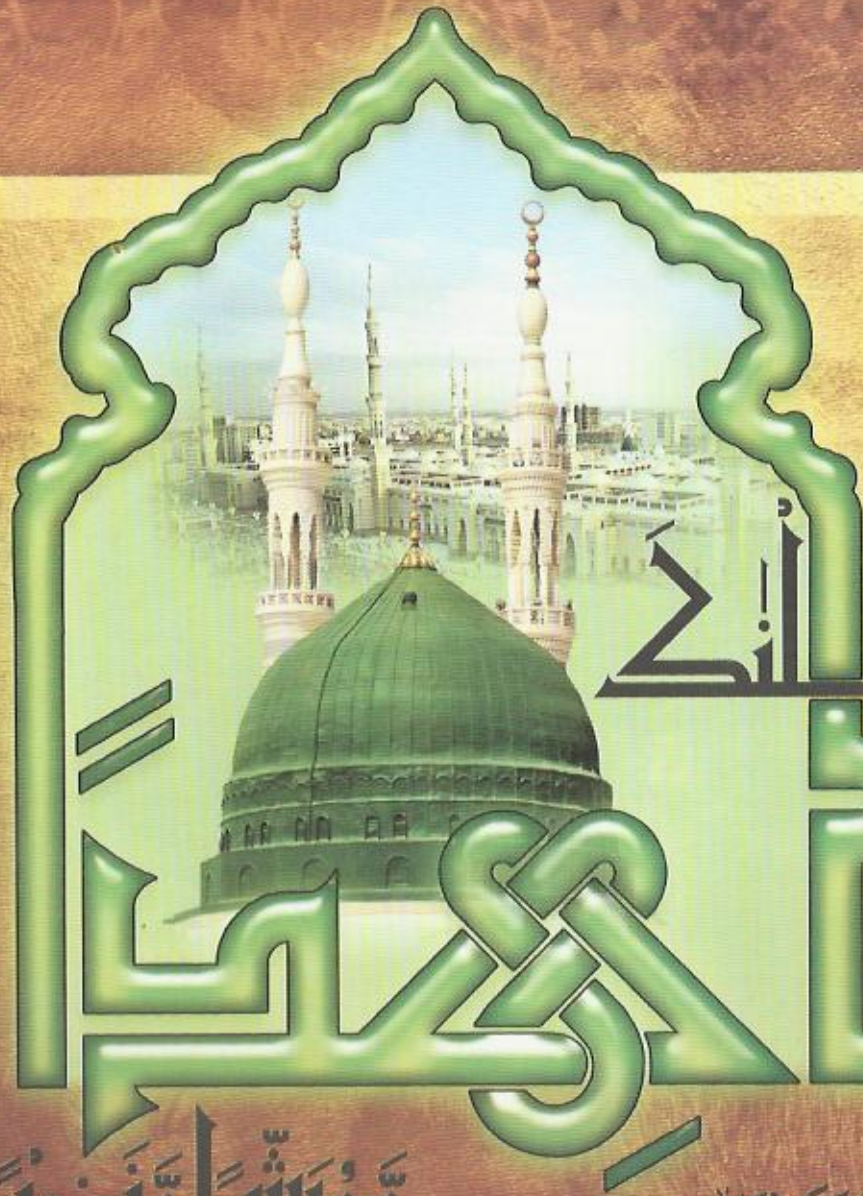
مسجدِ نبوی
کے
اندرونی
مناظر

۲۰۰۹
جوتیاں رکھنے کی جگہ

۳ جنوری ۲۰۰۸
03/01/2008

۲۰۱۰

(الاحزاب۔۳۳:۴۵/الفتح۔۴۸:۸)

بے شک ہم نے آپ کو شاہد اور خوشخبری دینے والا اور ڈر سنانے والا بنا کر بھیجا

سب جہانوں کا لیا کرتے ہیں سرور (ﷺ) جائزہ

شاهداً کہ کر رسولِ پاک (ﷺ) کو بھیجا گیا

سامنے سرکار (ﷺ) کے دربارِ پُرانوار کے
تین دروازے ہیں جو دلکش ہیں، دل آویز ہیں

تین یہ جو سامنے دربار کے ابواب
قرب ہے حاصل انھیں محبوبِ ربِ پاک (ﷺ)

مسجدِ محبوبِ رب العالمین (ﷺ) کے سا
بارگاہِ آقا (ﷺ) کے تین ہیں یہ دروا
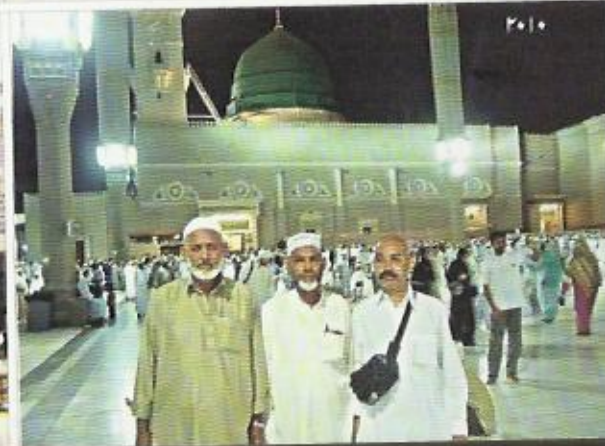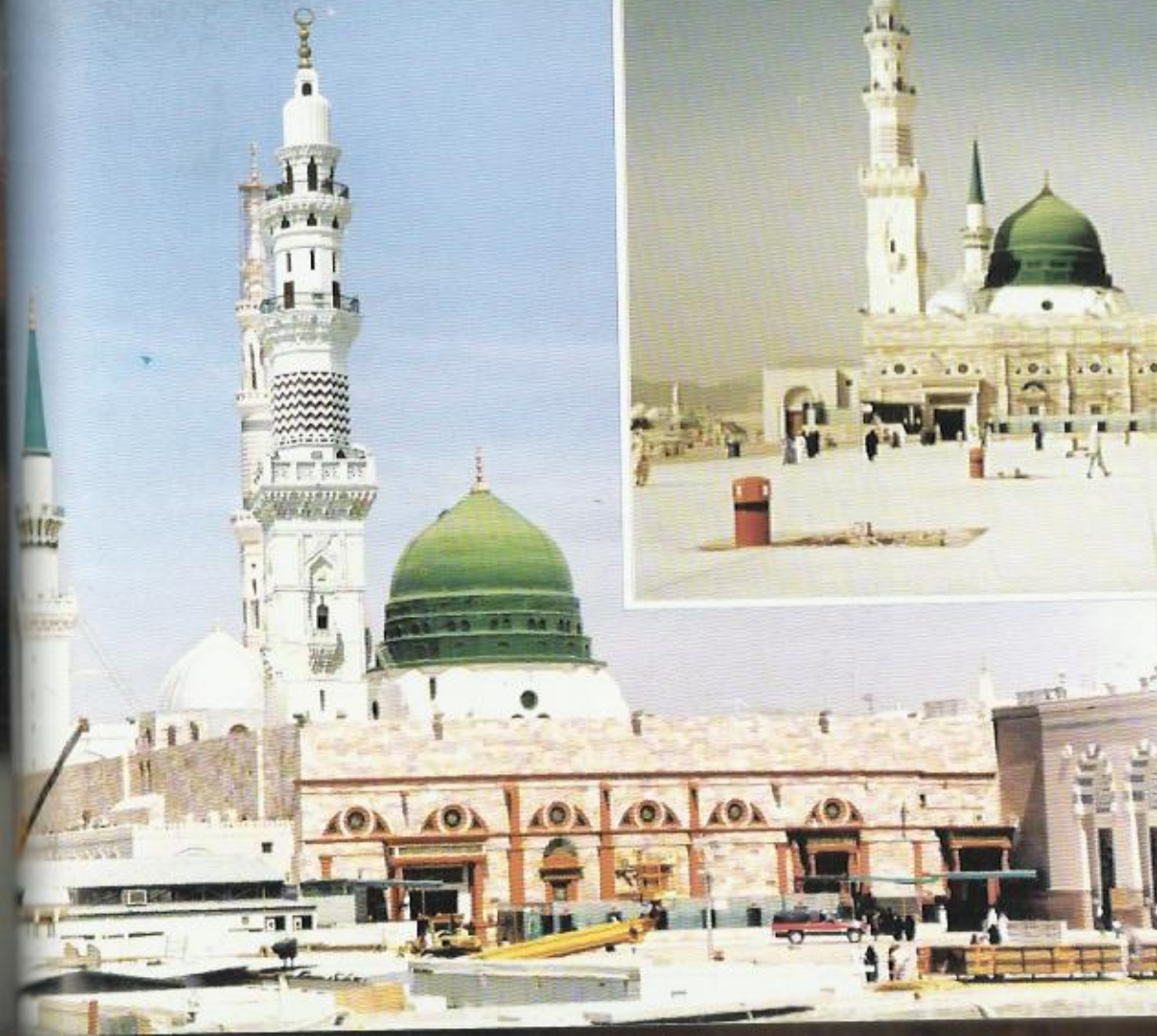
باب بلال ؓ، باب النساء، باب جبریل ؑ
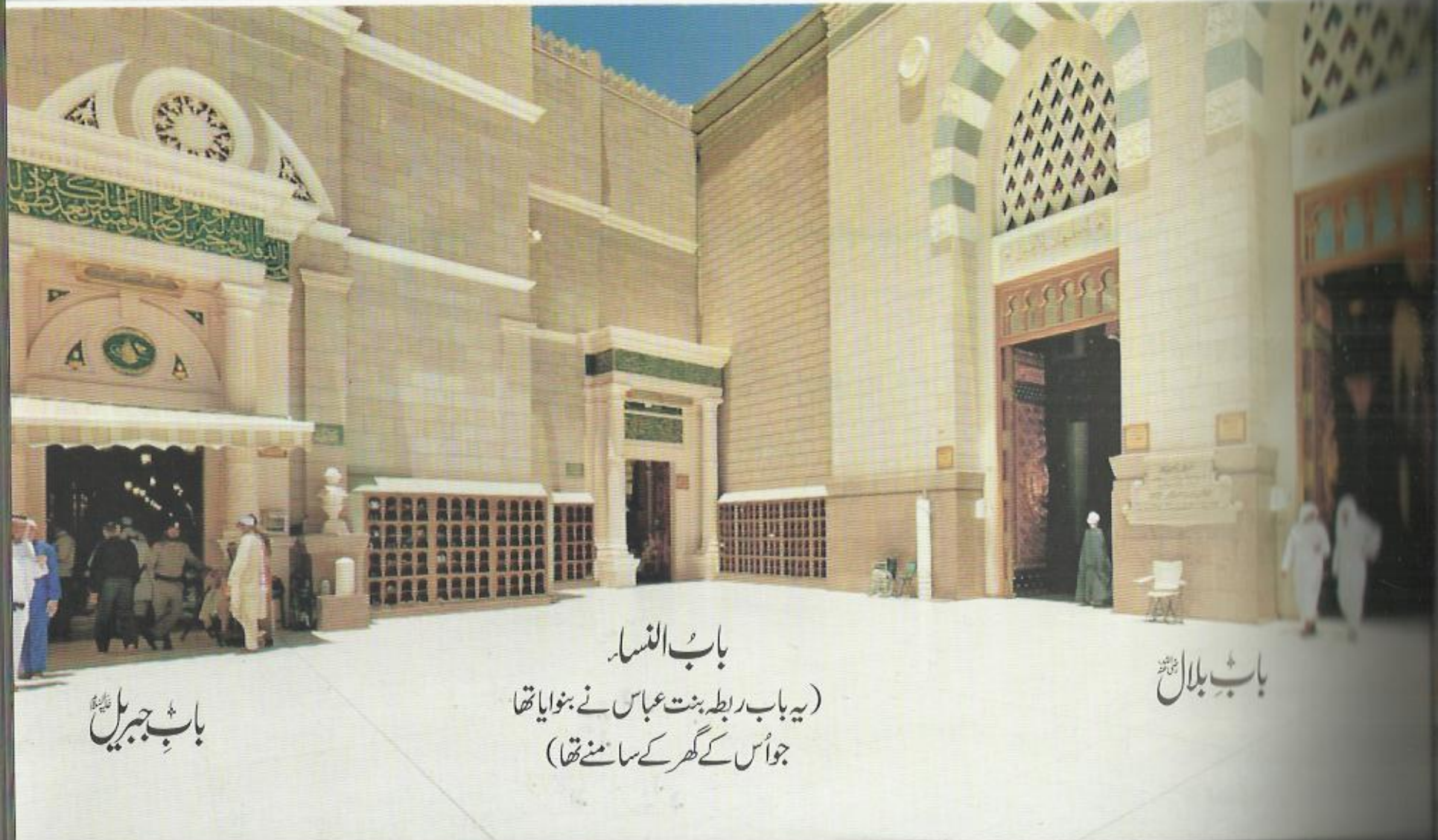
باب النساء
(یہ باب ربطہ بنت عباس نے بنوایا تھا
جو اُس کے گھر کے سامنے تھا)

باب بلال ؓ

باب جبریل ؑ

بابِ جبریل علیہ السلام

باب جبریل کی چوکھٹ جو نظر میں ٹھہری ○ ہم نے اعصاب شکن ایک

باب البقیع
باب البقیع
۲۰۰۵
باب البقیع
اندرونی منظر
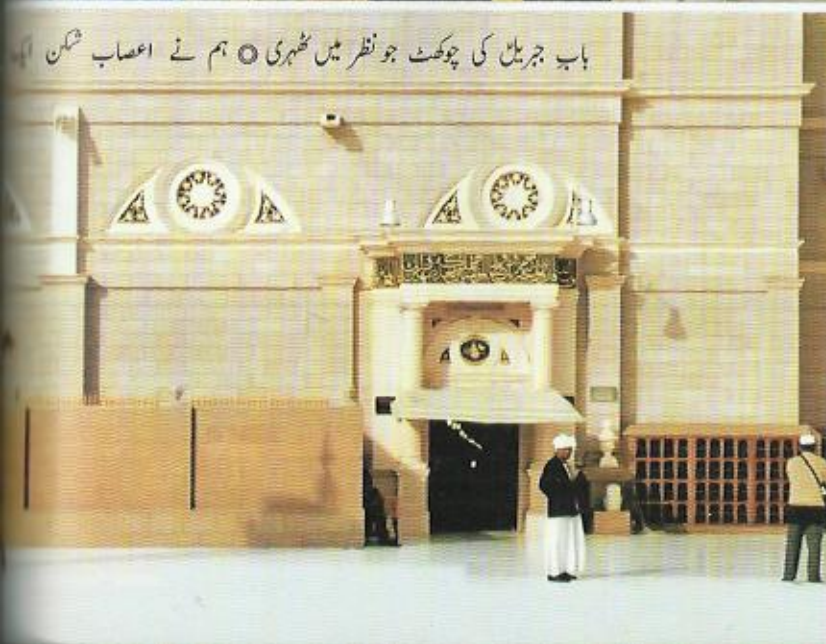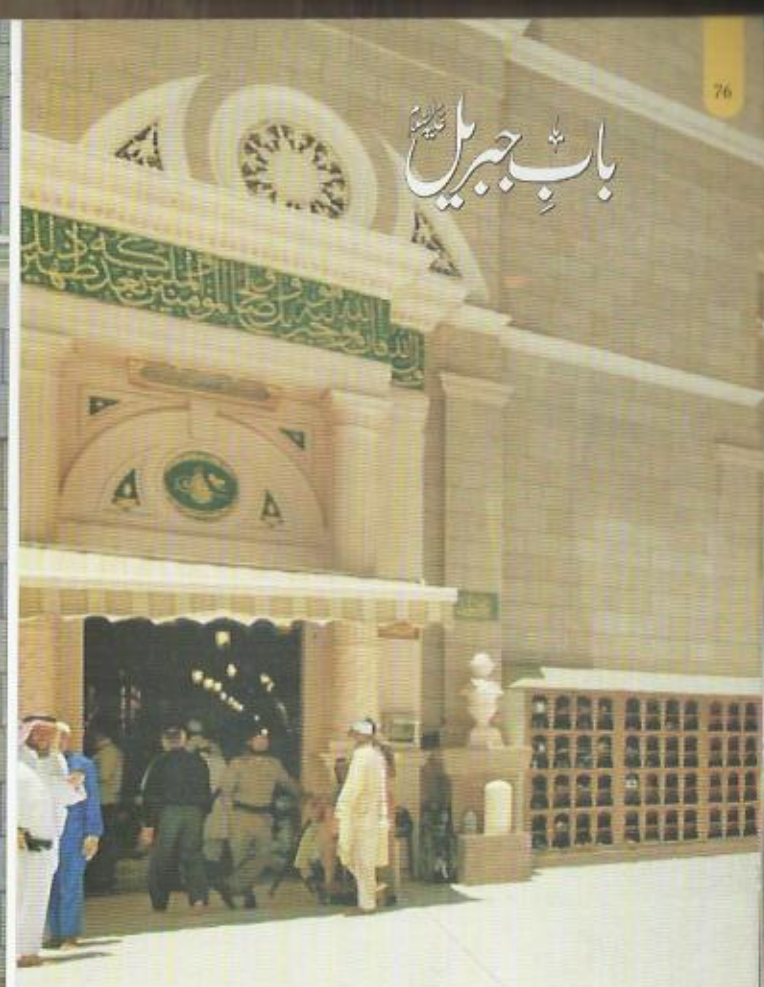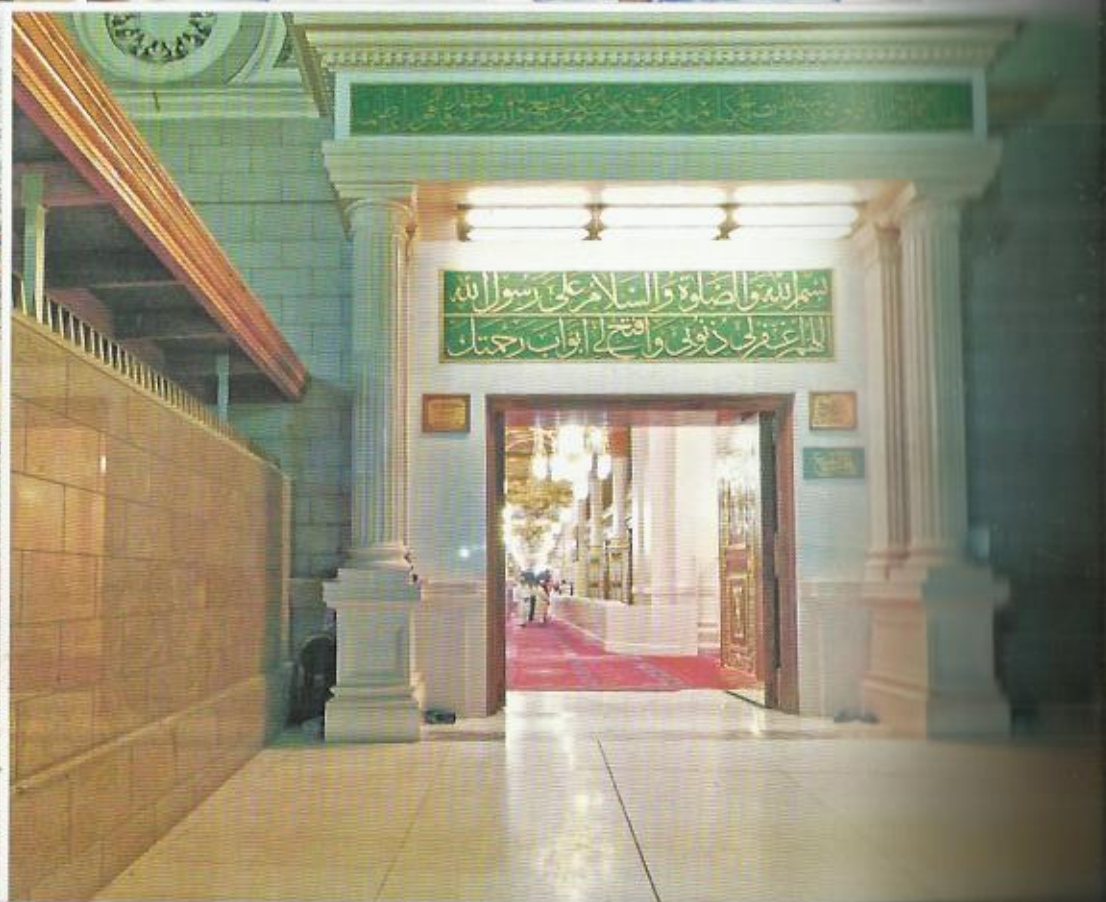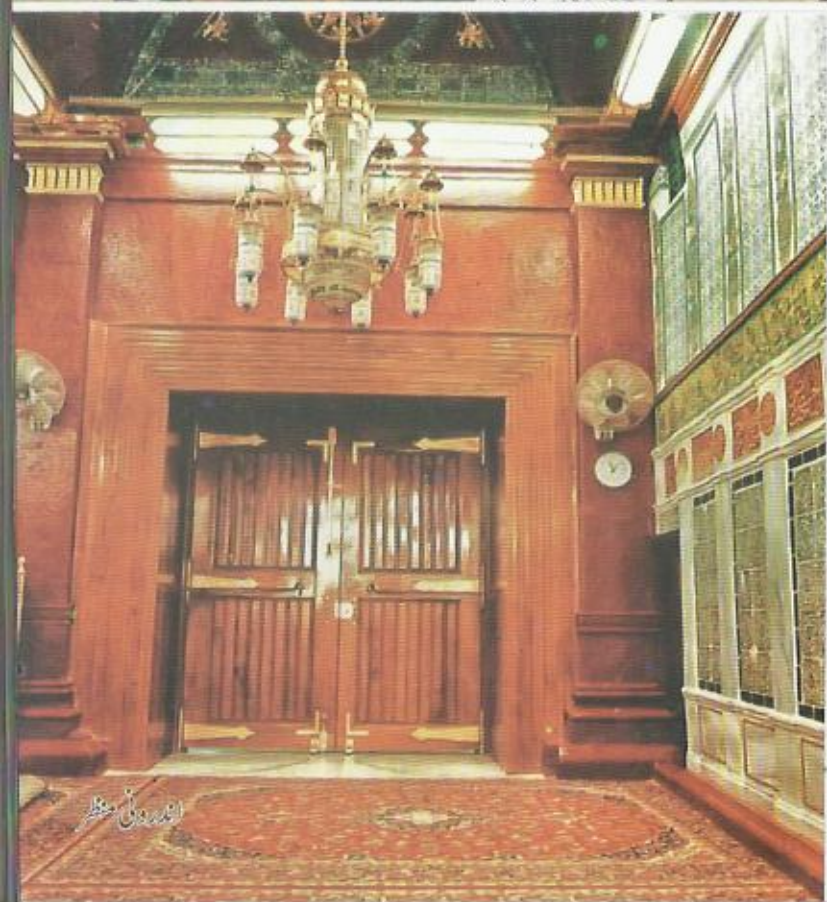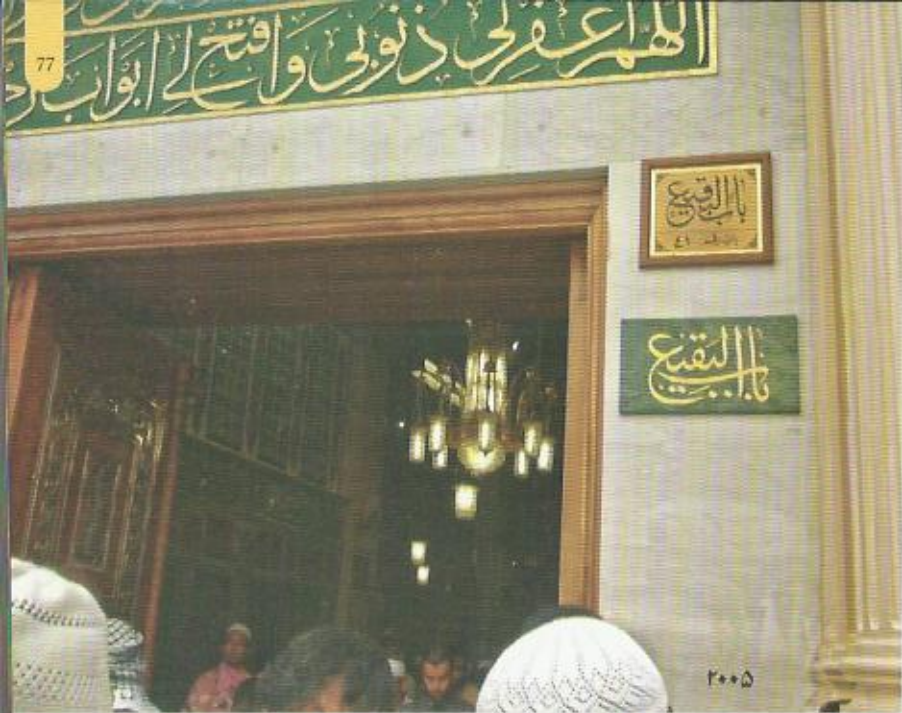
بابِ بلال رضی اللہ عنہ

آ رہا ہے سامنے تصویر میں ہم کو نظر
حالیہ توسیع کا اک باب یہ بابِ بلالؓ
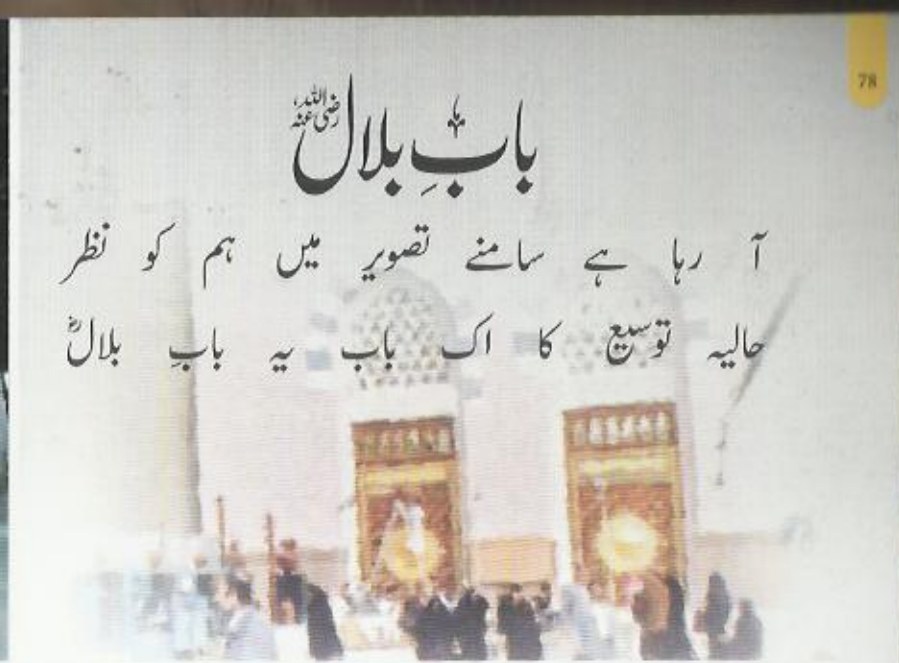
بابِ بلالؓ کے اندر سے لی گئی تصویر

۱۹۹۳

بابِ بلالؓ

بابِ مکہ

کھلتا ہے یہ بیتِ خلاقِ جہاں کی سمت کو
بابِ مکہ نام شاید اِس لیے اس کا ہوا

۲۲ ستمبر ۲۰۰۵

بابِ عبدالعزیز

مشتمل ہے پانچ دروازوں پہ ایسا باب یہ
جو بقیعِ پاک کی جنت سے ہے نزدیک تر

۲۲ ستمبر ۲۰۰۵

باب مجیدی

سلطان عبدالمجید نے ۱۸۴۸ء میں بنوایا تھا۔ اس کا مینار پہلی سعودی توسیع کے وقت ختم کیا گیا۔ اب یہ دروازہ بابِ فہد اور بارگاہِ سرکار (صلی اللہ علیہ وسلم) کے درمیان ہے۔

بابِ فہد

رہ گیا مسجد کا حصہ بن کے اب بابِ مجید
جو نظر آتا ہے باہر سے وہ بابِ فہد ہے
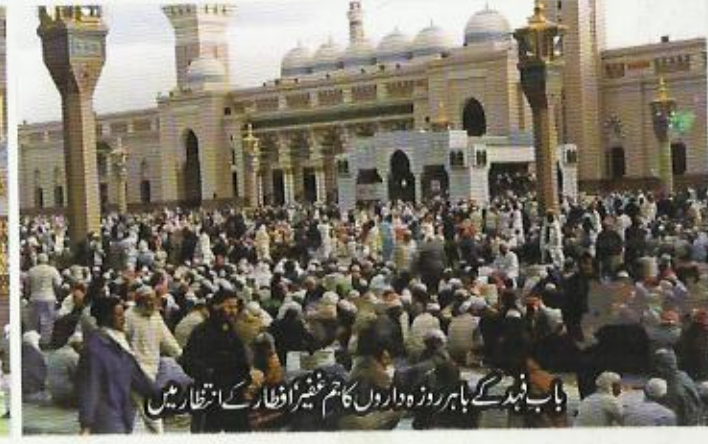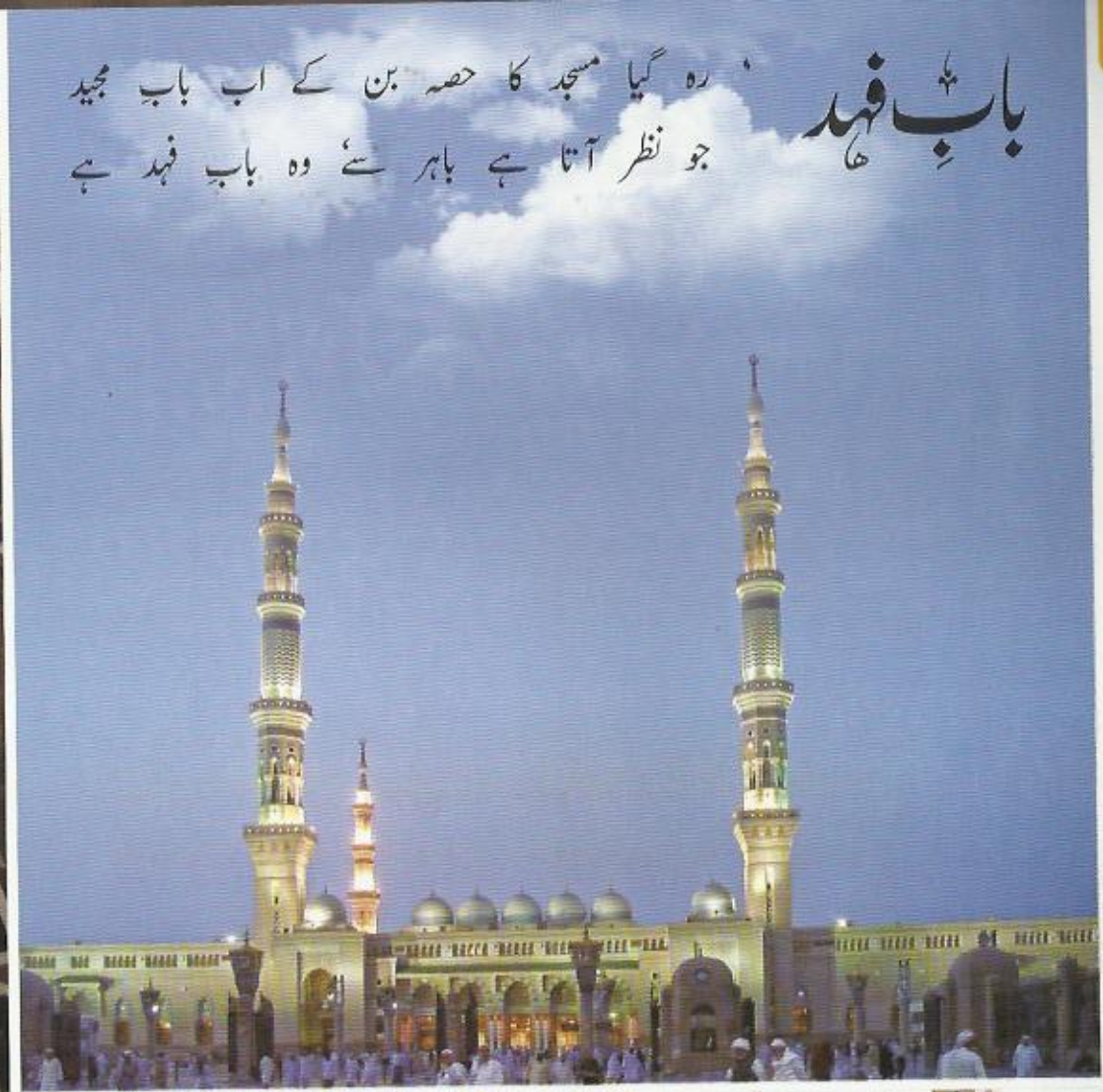
بابِ فہد کے باہر روزہ داروں کا جم غفیر افطار کے انتظار میں

باب فہد کے سامنے کی عمارات

تصویر: ۲۰۱۰

84
يَآ اَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَدْخُلُوْا بُيُوْتَ النَّبِيِّ
اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ اِلٰى طَعَامٍ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ اِنٰىهُ وَلٰكِنْ
اِذَا دُعِيْتُمْ فَادْخُلُوْا فَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا وَلَا مُسْتَاْنِسِيْنَ لِحَدِيْثٍ
(الاحزاب۔۳۳:۵۳)
اے ایمان والو! جب تک اذن نہ پاؤ نبی (ﷺ) کے گھروں میں حاضر نہ ہو مثلاً کھانے کے لیے بلائے جاؤ۔ نہ یہ کہ خود
اس کے پکنے کی راہ تکو۔ ہاں جب بلائے جاؤ تو حاضر ہو اور جب کھا چکو تو چلے جاؤ۔ نہ یہ کہ بیٹھے باتیں کرتے رہو
دیا درسِ تکریم ان کو خدا نے
جو کھائیں ضیافت بیوت النبی (ﷺ) کی
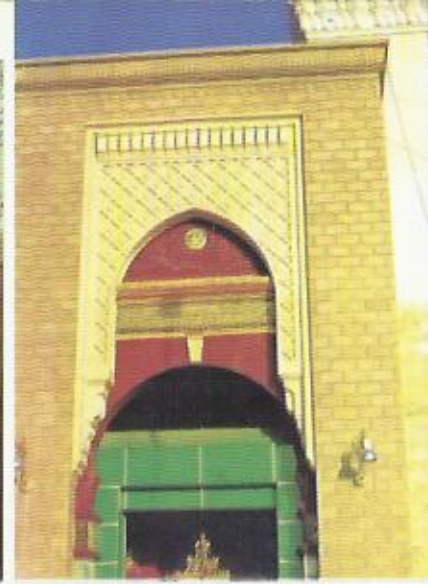
بابُ السّلام
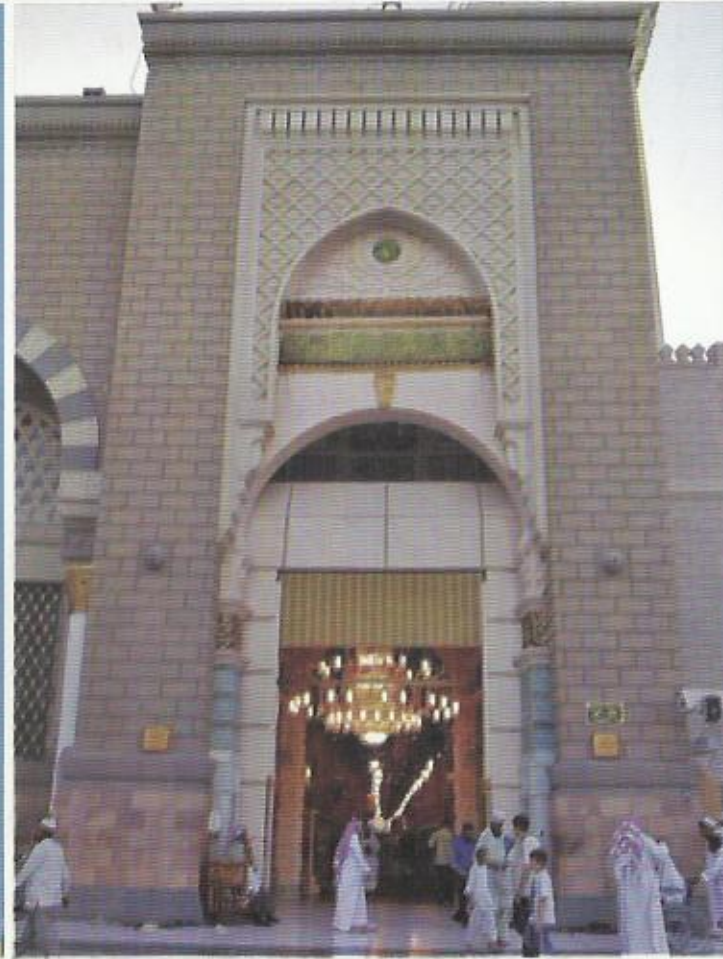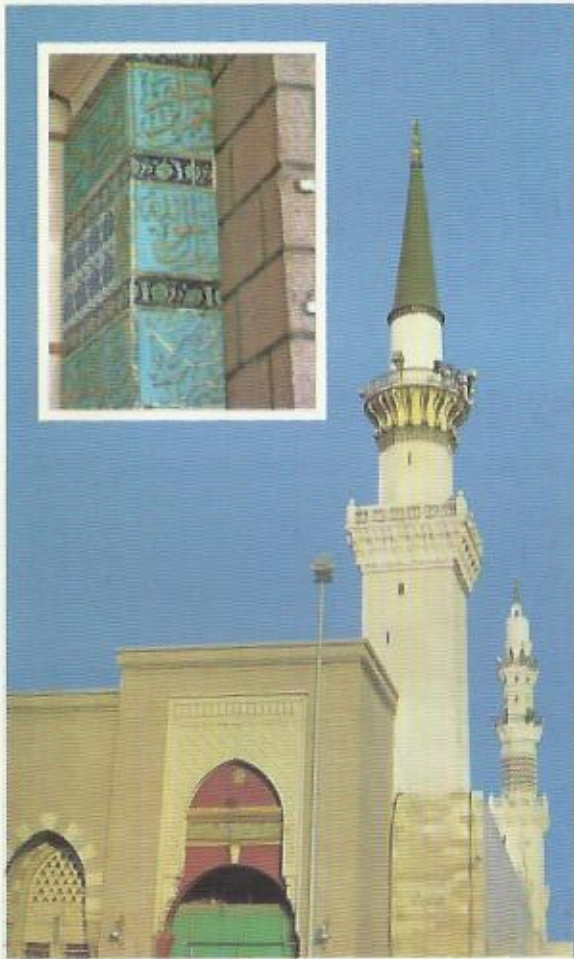
بابُ السّلام

رہے گا پرچمِ امن و سلامتی سر پر
جو ہاتھ آئے گی باب السلام کی چوکھٹ
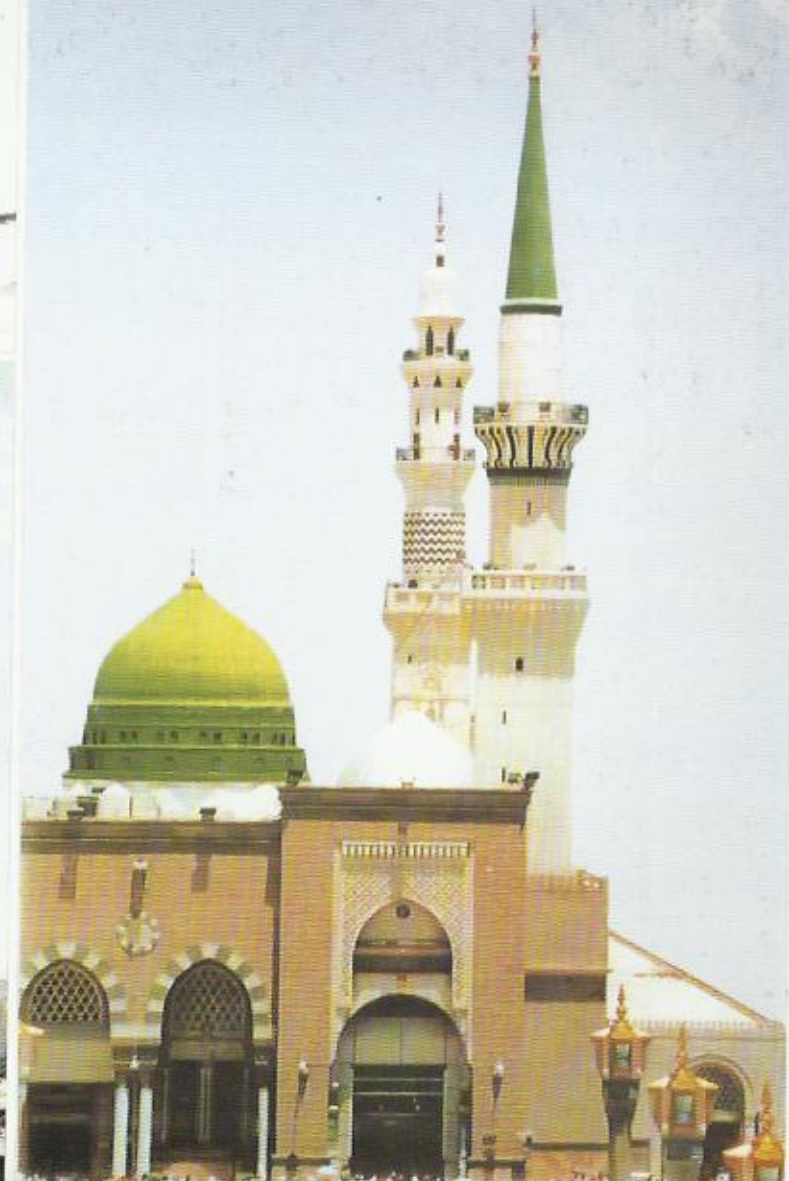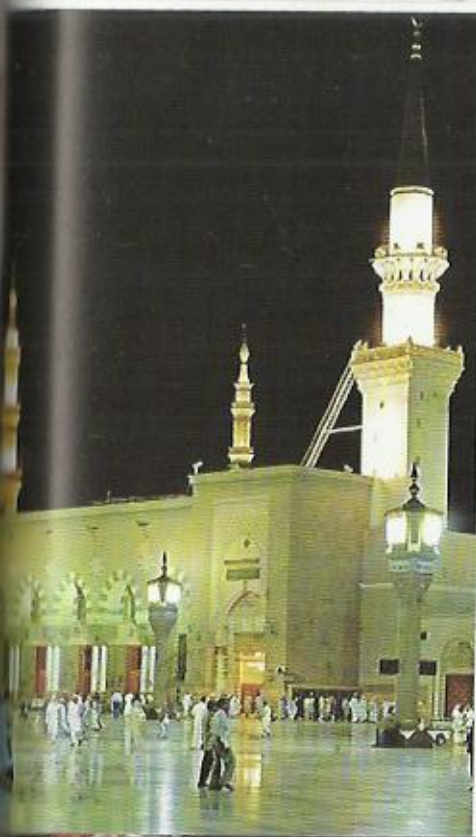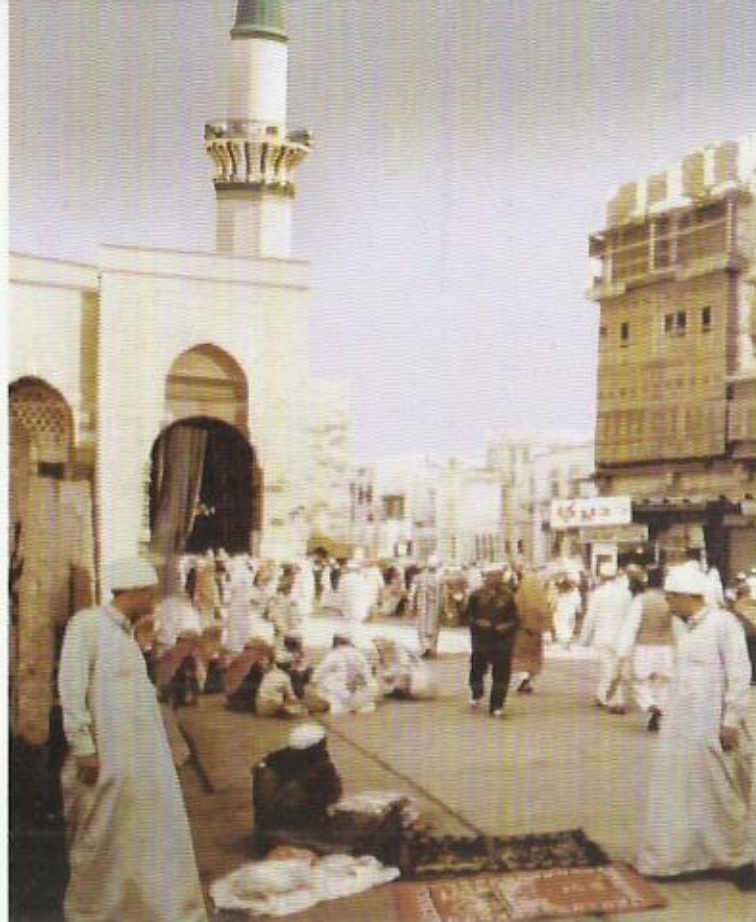
بابُ السّلام

(قدیم تصویریں)

هذه خوخة سيدنا أبي بكر الصديق رضي الله عنه

تصویر:

خوخۂ ابوبکر رضی اللہ عنہ

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مسجد کی غربی دیوار میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر کا روشن دان تھا۔ بعد کی تعمیرات میں اس روشندان کی جگہ ظاہر کرنے
لیے دروازہ بنا دیا گیا۔ ترکی سلطان عبدالمجید نے توسیع وتجدید کے دوران روشن دان باقی رکھا۔ اب وہاں ''خوخۂ ابوبکرؓ'' تحریر

بابُ الرحمہ

باب النساء کے بالمقابل مسجدِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی غربی دیوار میں واقع ہے۔

بابُ الصدّیق رضی اللہ عنہ

اندرونِ بابِ صدیقؓ

باب عمر رضی اللہ عنہ
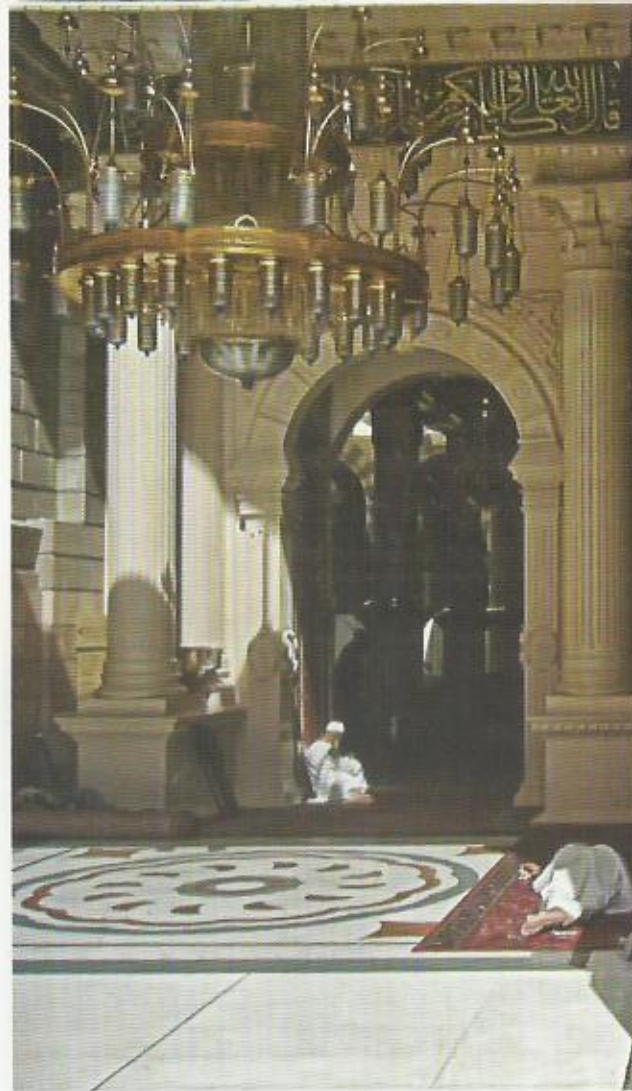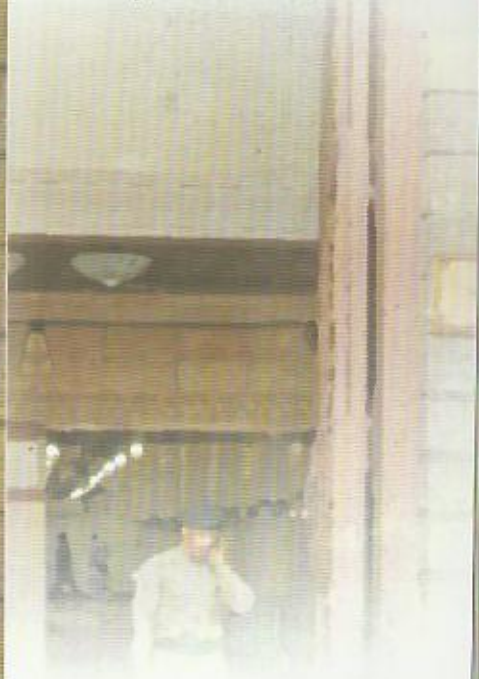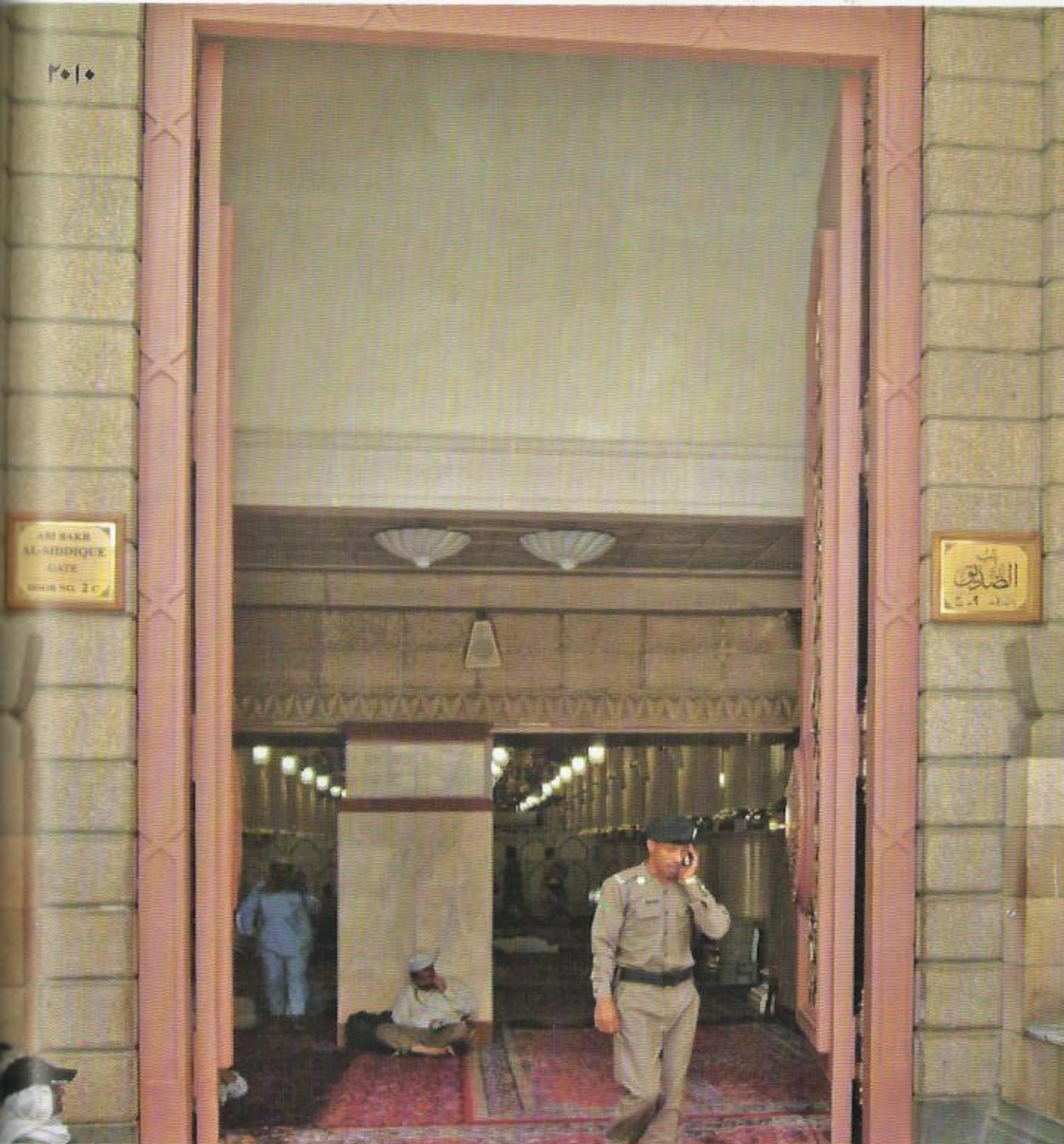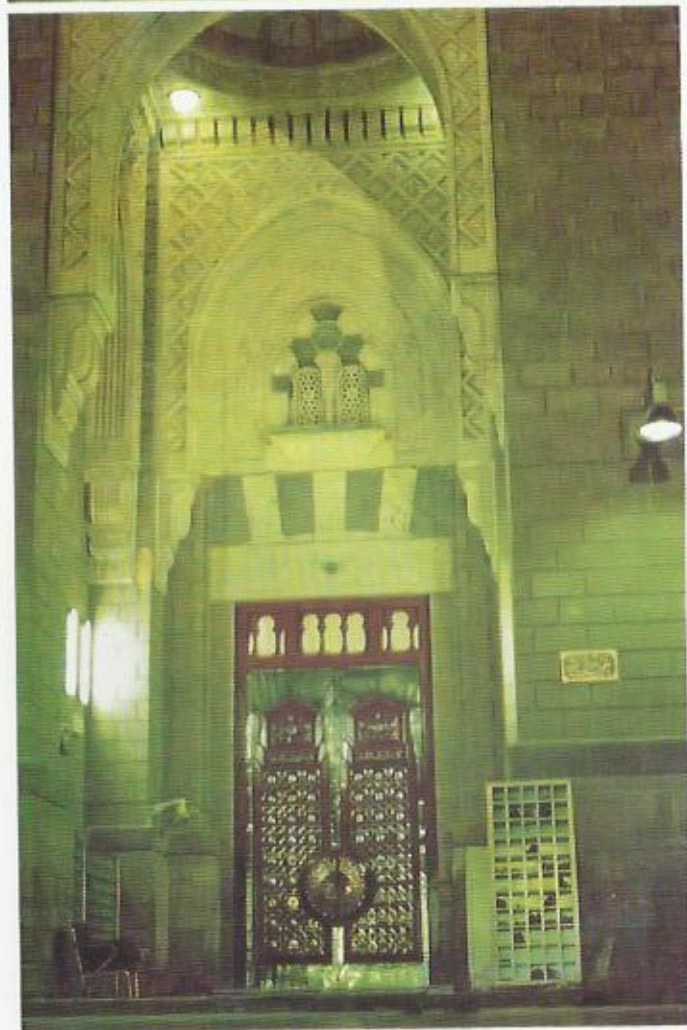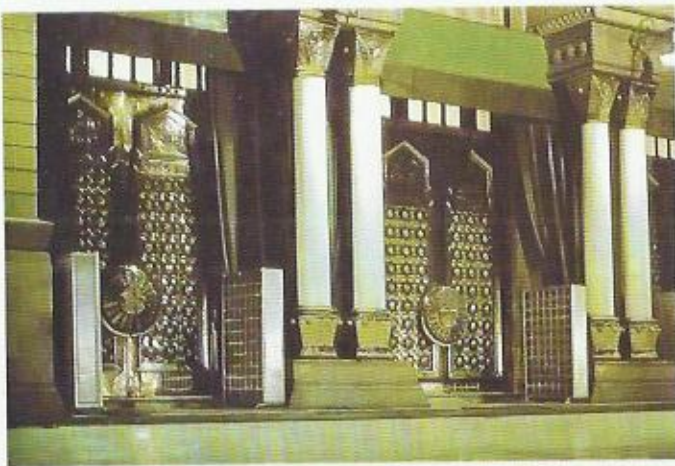
باب سعود
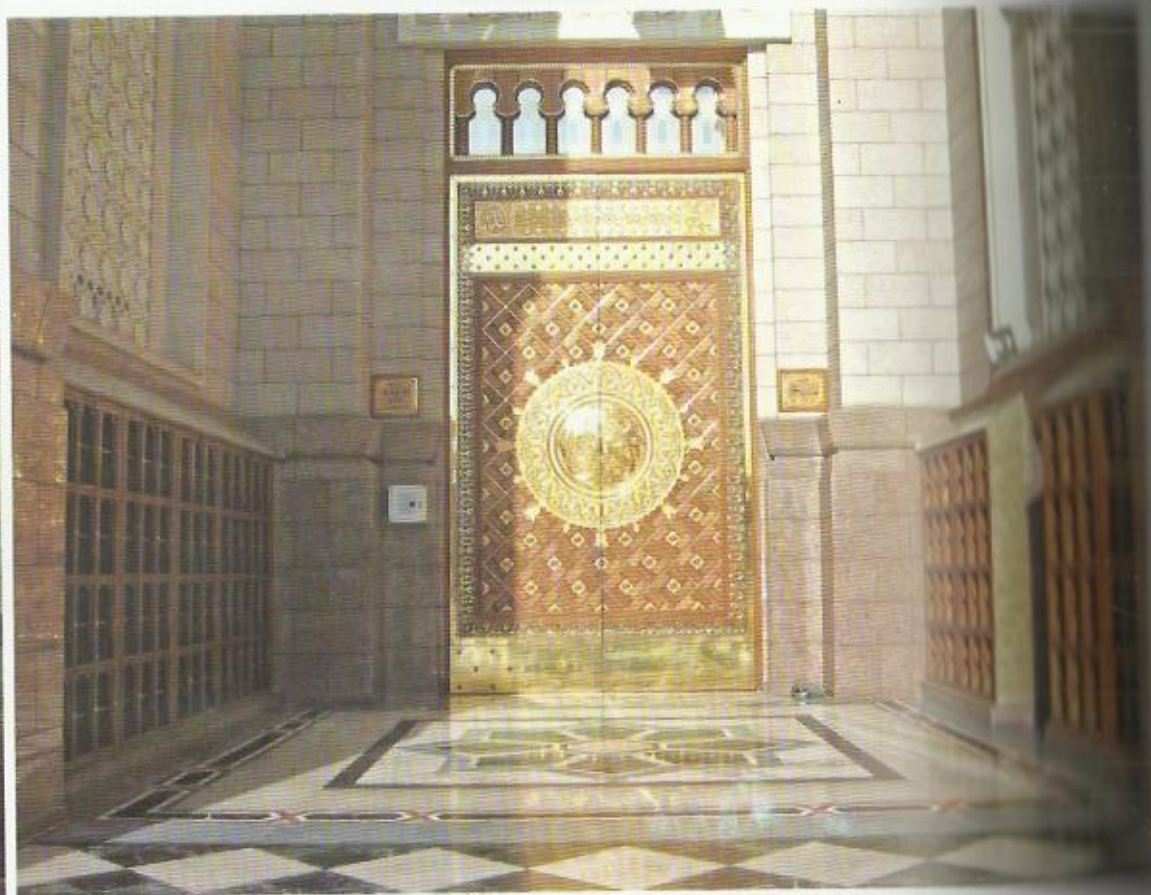
بابِ بدر بابِ قبا بابُ الھجرہ

تصاویر: ۲۰۱۰
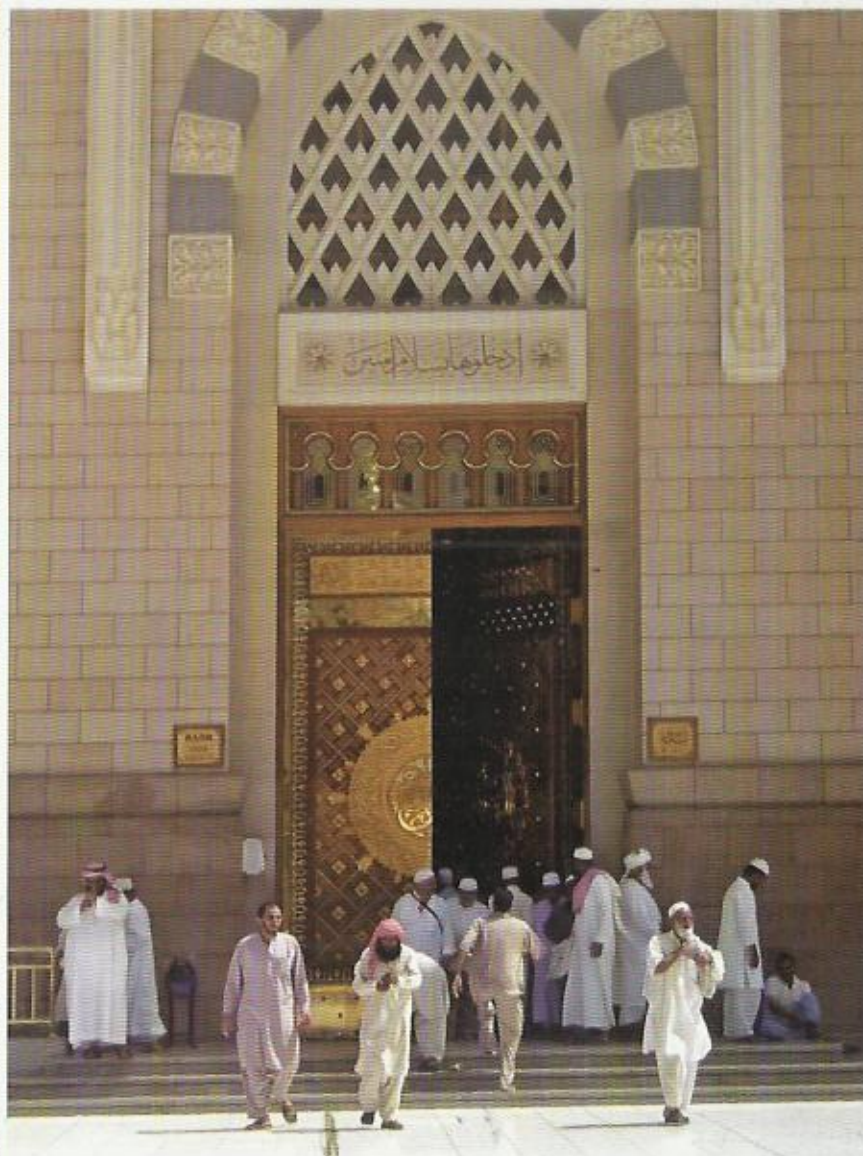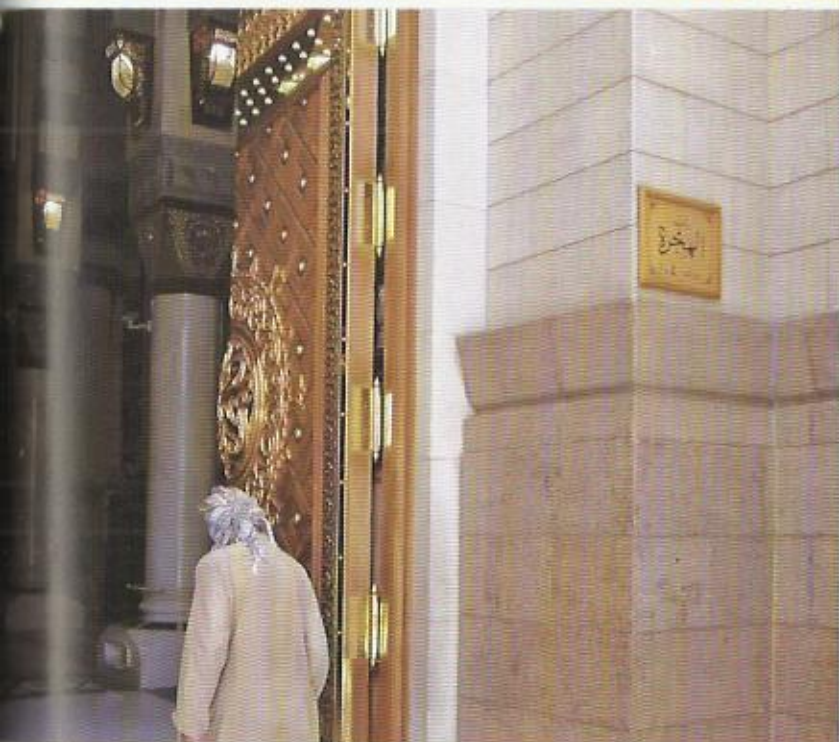
بابِ عنبریہ

سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۲ء میں بنوایا تھا۔

۱۳۲۰ھ

تصویر ۱۹۰۸

قریۂ محبت میں، شہرِ سرورِ کل (ﷺ) میں
داخلے کا دروازہ بابِ عنبریہ تھا

ایک بابِ مدینہ

پہلے تو تھا طیبہ کا ایک یہ بھی دروازہ ○ اب اسے کہنا ہے ایک ماضی کا حصہ

باب مصری

مٹ چکے جو آثارِ شہرِ آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)

زائرو! انھی میں سے ایک بابِ مصری تھا
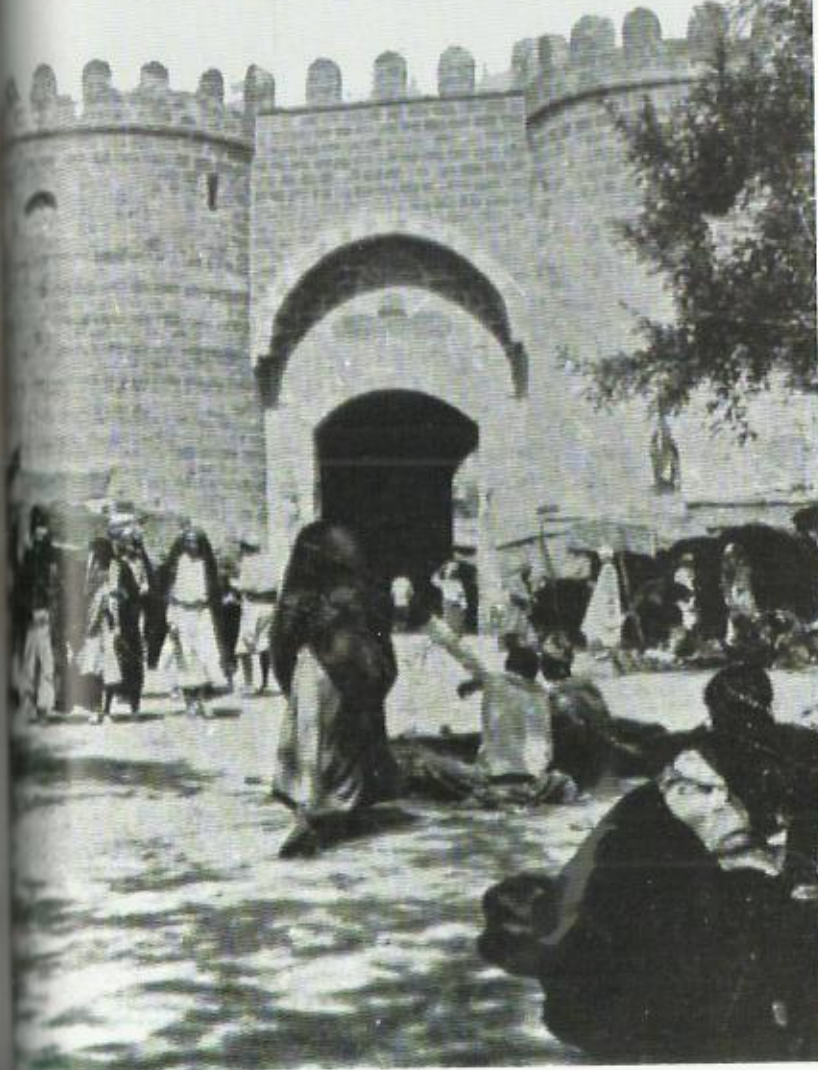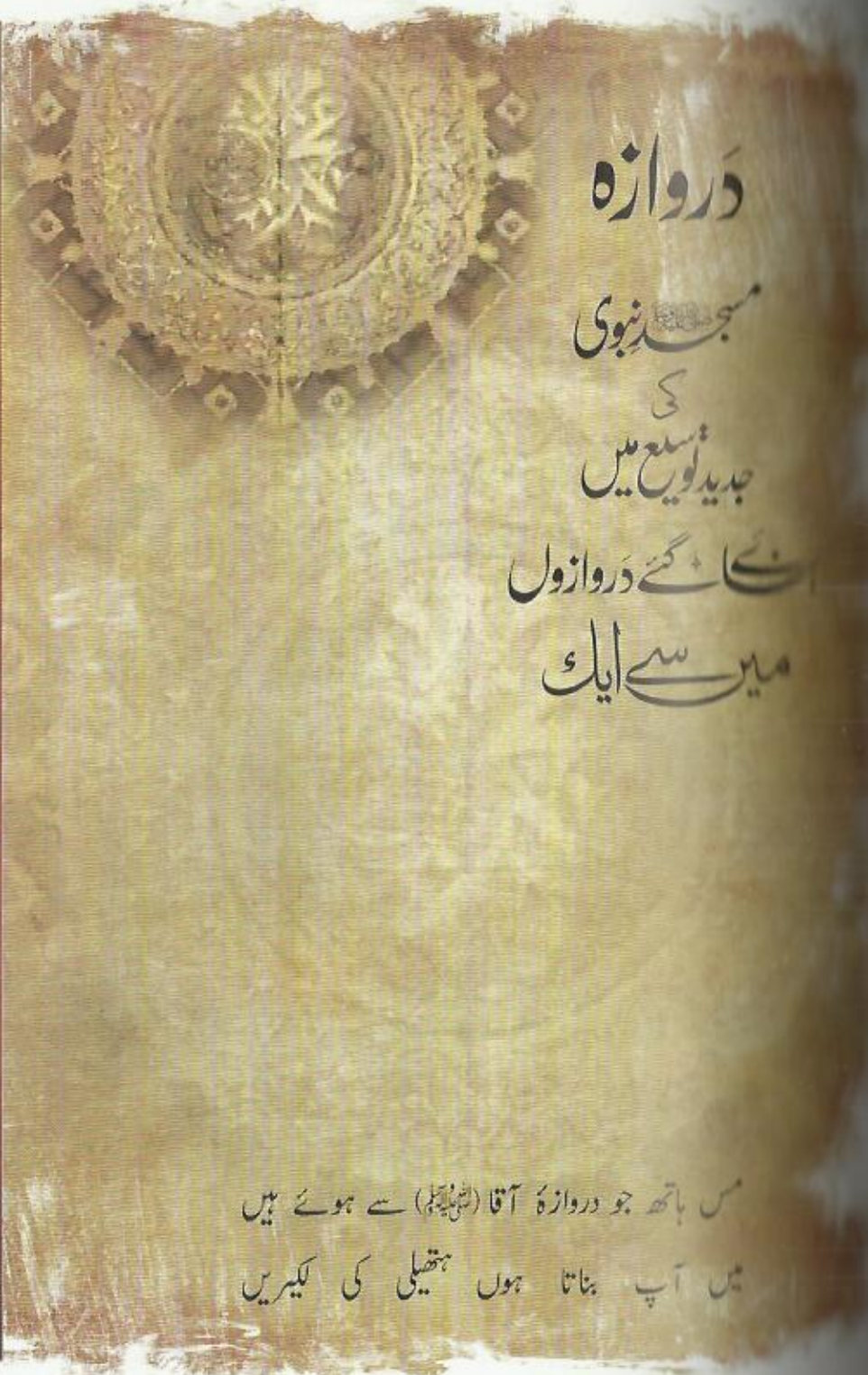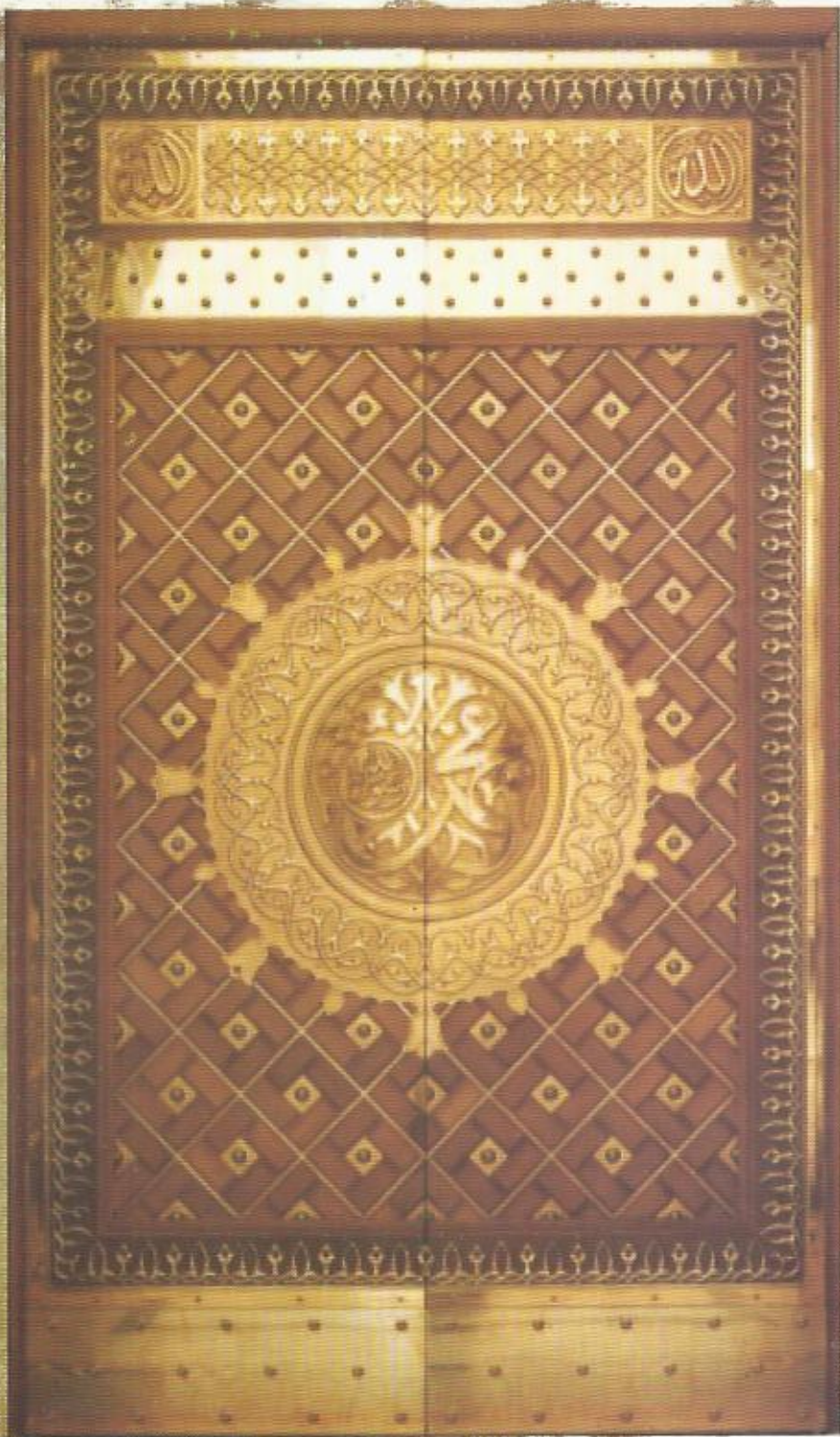
دروازہ

مسجدِ نبوی ﷺ کی جدید توسیع میں ائے گئے دروازوں میں سے ایک

مس ہاتھ جو دروازۂ آقا (ﷺ) سے ہوئے ہیں

میں آپ بناتا ہوں ہتھیلی کی لکیریں

وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَرْفَعُوْۤا اَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلَا تَجْهَرُوْا لَهٗ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ اَنْ تَحْبَطَ اَعْمَالُكُمْ وَاَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ۝ (الحجرات ۔ ۴۹)

اے ایمان والو! اپنی آوازیں نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی آواز سے اونچی نہ کرو اور ان کے حضور بات چلا کر نہ کہو جیسے آپس
میں ایک دوسرے کے سامنے چلاتے ہو کہ کہیں تمھارے اعمال اکارت نہ ہو جائیں اور تمھیں خبر بھی نہ ہو

رب نے جو لا ترفعوا اصواتکم فرما دیا
عظمتِ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا ہم کو سبق سکھلا دیا

مقصورہ شریف

مقصورہ النبویہ الشریفہ" کی صورت سلطان رکن الدین شاہ مصر نے تیار کروائی۔ سلطان قایتبائی نے اس کی توسیع کروائی۔ کعبۃ اللہ کی طرف "مواجہۃ النبی (ﷺ)" ہے۔ پچھلی طرف "دکۃ الاغوات" (خادمین کا چبوترہ) اور محرابِ تہجد (مقامِ تہجد) ہے۔ حضورِ اکرم (ﷺ) کے سر مبارک کی جانب "روضۃ من ریاض الجنہ" ہے اور اس کے پچھلی طرف "قدمین" کا حصہ ہے۔

مواجہہ شریف کی طرف سنہری جالیوں میں بڑا سوراخ اس بات کی علامت ہے کہ اس کی سیدھ میں آقا حضور (ﷺ) کا چہرہ مبارک ہے۔ باقی دو سوراخوں کی سیدھ میں حضرت ابوبکر صدیقؓ اور حضرت عمر فاروقؓ کے چہروں کی نشاندہی ہے۔ اب ان کے اوپر لکھ بھی دیا گیا ہے۔

اب جبریلؑ سے داخل ہوں تو سامنے "محرابِ تہجد" ہے اور بائیں میں حجرۂ فاطمۃ الزہراؓ کا دروازہ ہے۔ خادمینِ بارگاہ اور سربراہان ممالکِ اسلامی اسی دروازے سے اندر داخل ہوتے اور مزار کی دیوار اور اس پر چڑھے ہوئے غلاف کو بوسہ دے سکتے ہیں۔

مواجہہ شریف

حجرۂ عائشہ صدیقہؓ

حضور (ﷺ) کی آرام گاہ مبارکہ

حضرت ابوبکرؓ کی آرام گاہ

حضرت عمرؓ کی آرام گاہ

حظائرِ مزار

گنبدِ خضرا

سیسہ پلائی دیوار

مقصورہ شریف

ریاض الجنہ
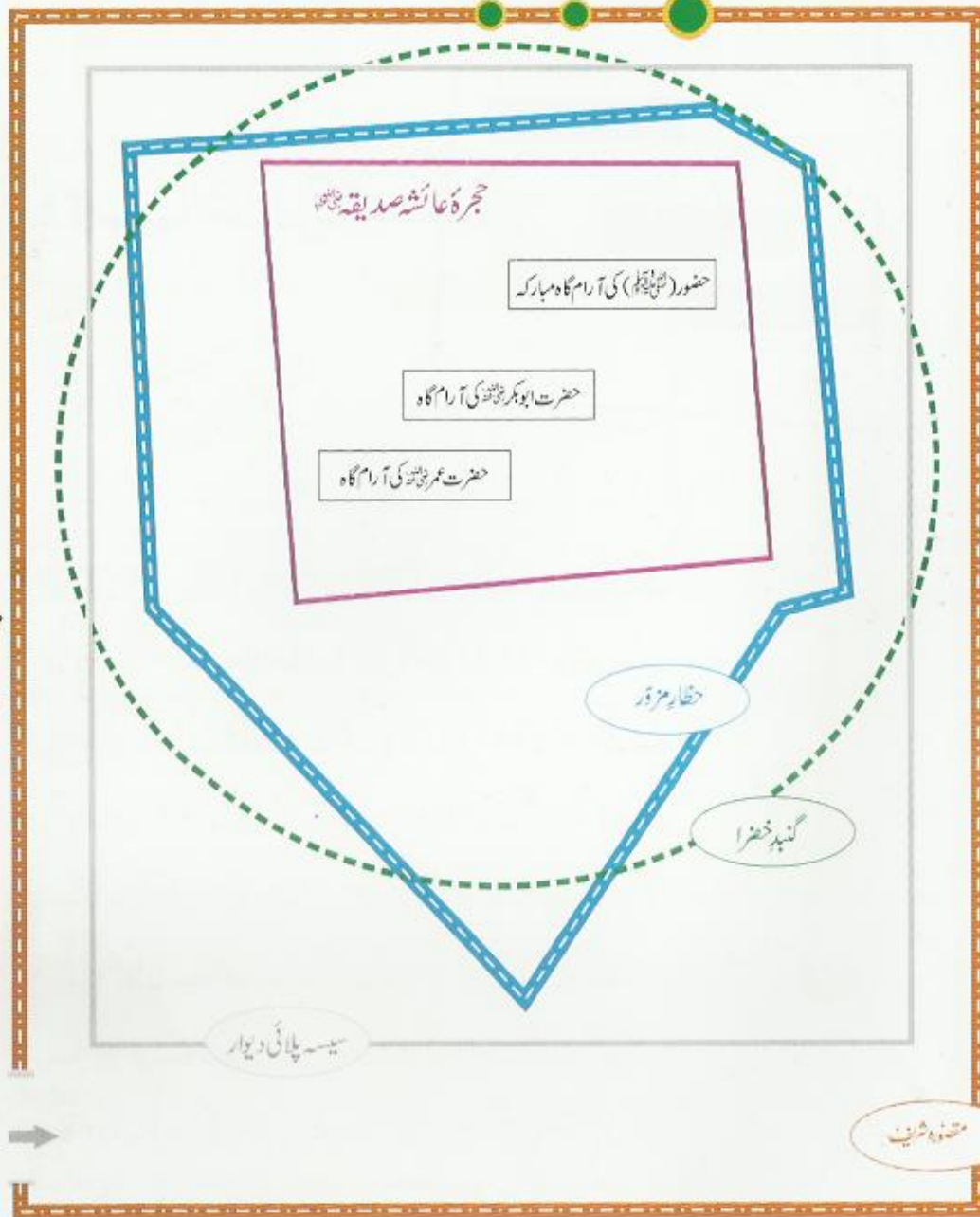
قدمین شریفین

حجرۂ فاطمہؓ کا دروازہ

محرابِ تہجد

خادمین کا چبوترہ

مقصورہ شریف

سرکارِ والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے حجرۂ عائشہ رضی اللہ عنہا میں وصال فرمایا اور آپ یہیں قیامت تک تشریف فرما رہیں گے۔ اس میں حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم اور شیخین کرام (رضی اللہ عنہما) کی قبورِ مبارکہ ہیں۔

مقصورہ شریف میں بیتِ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی نشاندہی یہ ہے:

ہماری ماں رضی اللہ عنہا کا یہ بیتِ رفیع، کیا کہنا
کہ ان کا حجرۂ انور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا گھر ہے

۸۸ھ میں حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمۃ اللہ علیہ نے حجرۂ مبارکہ کو پانچ پہلو جنگلے ''حظارِ مزوّر (حرمت والا احاطہ)'' میں محفوظ کیا۔ ۶۹۴ع میں ملک زین الدین نے اس جنگلے کو چھت تک بلند کر دیا۔ سلطان قایتبائی کے دورِ حکومت (۸۸۱ھ میں) اس میں موجود دروازے بھی بند کر دیے گئے۔ آخری آدمی امام نورالدین سمہودی رحمۃ اللہ علیہ تھے جو حظارِ مزوّر میں داخل ہوئے۔ انھوں نے لکھا ہے کہ تینوں قبورِ مبارکہ سطحِ زمین کے برابر ہیں۔ ۸۸۱ھ کے بعد کوئی شخص حظارِ مزور کی عمارت میں داخل نہیں ہو سکا اور انسانی آنکھ سرکارِ ابد قرار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور شیخینِ محترم رضی اللہ عنہما کی قبورِ مبارکہ کو نہیں دیکھ سکی۔ مقصورہ شریف کے نقشے میں حظارِ مزوّر کو یوں ظاہر کیا گیا ہے۔

مقصورہ شریف

[illegible] میں حضور نبی الانبیا علیہ التحیۃ والثناء نے سلطان نورالدین [illegible] ([illegible]) کو خواب میں دو آدمی دکھائے جو سرنگ کے ذریعے [illegible] ([illegible]) کے جسدِ مبارک تک پہنچنے کی کوشش میں تھے۔ [illegible] نے ان دونوں بدبختوں کو پہچان کر مروا دیا اور پانی کی تہ تک [illegible] کے سیسے کی دیواریں بنوا دیں۔ مصنف نے ۱۹۹۳ میں [illegible] اس دیوار سے ہاتھ مس کرنے کی سعادت پائی۔

[illegible] پلائی دیوار جس حصے میں ہے اس کی نشاندہی یہ ہے:

سیسہ پلائی دیوار

حُجرۂ فاطمہ (رضی اللہ عنہا)

خادمینِ بارگاہِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، اغواتِ محترم اسی دروازے سے اندر جاتے ہیں اور مسلمان حکمرانوں کو بھی اندر لے جاتے ہیں۔ حظارِ مزور کو چونکہ چھت تک ہر طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔۔ اندر حاضر ہونے والے دیوار کو یا دیوار پر لگے سبز غلاف کو چھو سکتے ہیں۔

دروازے پر جو تالا لگا ہے اس پر قصیدہ بُردہ شریف کا یہ شعر کندہ ہے:

هُوَ الْحَبِيبُ الَّذِي تُرْجَى شَفَاعَتُهُ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحَمِ

حجرۂ فاطمہ کا دروازہ

گنبدِ خضرا
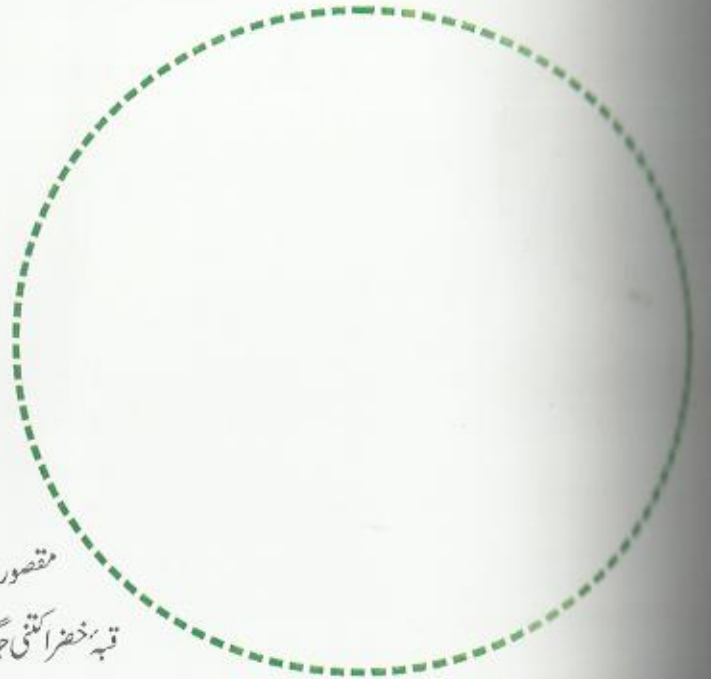
مقصورہ شریف کے نقشے میں سبز رنگ کا دائرہ یہ ظاہر کرتا ہے کہ قبۂ خضرا کتنی جگہ گھیرے ہوئے ہے۔

مقصورہ شریف

مقصورۂ رسولِ مکرم (ﷺ) کو دیکھ کر
چوکھٹ پہ آنکھ جم سی گئی ہے تو کیا ہوا

مقصورۂ رسولِ مکرم (ﷺ) کے چار سمت
جو سرنگوں کھڑی ہے، وہ دُنیائے ناز ہے

ذرا دیکھو مقصورۂ مصطفیٰ (ﷺ) کو
یہی تو ہے دیدارِ حُسنِ مقدر

درود پڑھتا ہوں، پھرتا ہوں گردِ مقصورہ
اسے کہیں تو کہیں لوگ اک بشر کا طواف

جن میں ہے عکسِ مقصورۂ مصطفیٰ (ﷺ)
میری آنکھوں کو بس وہ جچے دائرے

مرے لبوں پہ نہ شیخینؓ کا ہو کیسے ذکر
جو دونوں ساتھیوں کا گھر حضور (ﷺ) کا گھر ہے

دونوں تھے رفیق آپ (ﷺ) کے، اور آج تلک ہیں
ہے مسکنِ صدیقؓ و عمرؓ مسکنِ سرکار (ﷺ)

پایۂ عمرؓ کیا ہے، کیا ہے اوجِ صدیقؓ
یہ رموز سمجھے ہیں ہم جوارِ آقا (ﷺ) سے

اس لیے بھی ساتھ ہیں آقا (ﷺ) کے، صدیقؓ و عمرؓ
دیکھتے رہتے ہیں دونوں اِس جگہ آیا گیا

آرام گاہِ حضور ﷺ کی جعلی تصویریں

... حضور رحمت للعالمین (ﷺ) کی قبرِ انور کی جعلی تصویریں چھاپ کر اہلِ ... کو کیش کراتے ہیں۔ ان میں ایک تصویر مولانا جلال الدین رومیؒ کی قبر ... ترکی میں ہے اور اسے انٹرنیٹ پر دیکھا جا سکتا ہے) اسے حضورِ انور ... کی قبر مبارک کی تصویر قرار دینے کا گناہِ عظیم کیا گیا۔ دو مزید ایسی تصویریں بھی ... چھاپی گئیں۔ لاہور (پاکستان) میں ایک شخص نے دعویٰ کیا کہ اس کے ... اندر جا کر قبرِ انور سے مٹی حاصل کی ہے۔ مدینہ طیبہ میں بھی لوگ اس نوع ... کے ساتھ مفادات حاصل کرتے ہیں۔ العیاذ باللہ!

... یہ ہے کہ ۸۸۱ ھجری میں بارگاہِ حضور (ﷺ) کے اردگرد چھت تک ... گئی تھیں۔ بارگاہ کے آخری زائر حضرت نور الدین سمھودیؒ نے لکھا ہے کہ ... ہیں اور سطحِ زمین کے برابر ہیں۔

... حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ سے منسوب تصویریں
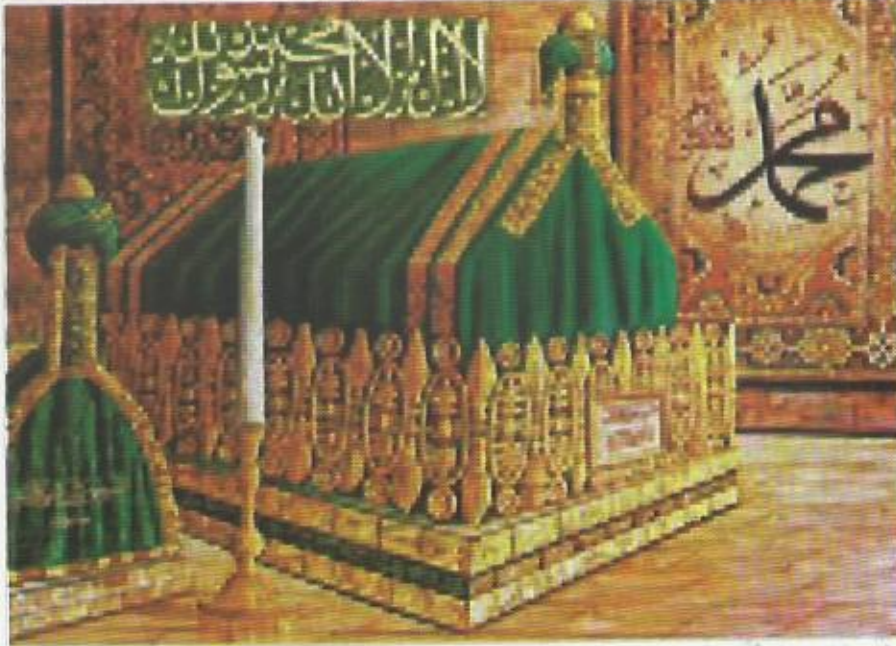
روضے کا غلاف
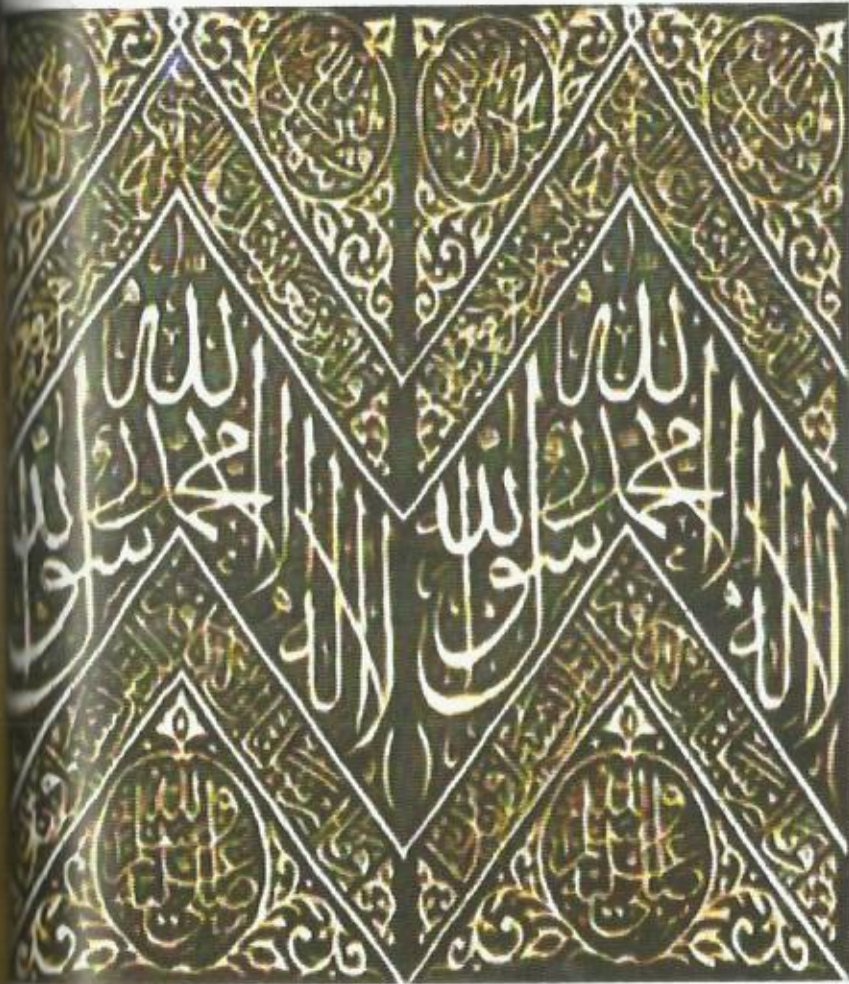
حظارِ مزوّر پر سب سے پہلے غلاف ۱۷۰ھ میں
خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران نے چڑھایا۔
اب جو سبز رنگ کا غلاف چڑھایا جاتا ہے
اس کی صورت یہ ہے:

دیکھتے ہیں جھانک کر روزن سے سارے زائرین
سرور و سرکارِ ہر عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے روضے کا غلاف

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا وَقُوْلُوا انْظُرْنَا
(البقرہ۔۲:۱۰۴)
اے ایمان والو! (انھیں) ”راعنا“ نہ کہو
اور یوں عرض کرو کہ حضور (ﷺ) ہم پر نظر کریں
لفظ ناجائز ہے، گرصوتی اثر اچھا نہ ہو ○ یوں یہ حکم جاوداں ہے ”لا تقولوا راعنا“

مُواجہہ شریف

مقصورہ شریف کے نقشے میں قبلے کی طرف تین سوراخ نظر آتے ہیں۔ ان میں بڑا سوراخ حضورِ پرنور (ﷺ) کے چہرۂ مبارک کی نشاندہی کرتا ہے۔ حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) کی نسبت سے اس سمت کو ''المواجهة الشريفه'' کہا جاتا ہے۔ بعض کتابوں خصوصاً نعتوں میں ''مواجہ'' لکھا جاتا ہے جو درست نہیں۔ محافل میں پڑھا بھی ''مواجہ'' جاتا ہے جو غلط ہے۔ یہ لفظ ''مُواجَہہ'' ہے۔
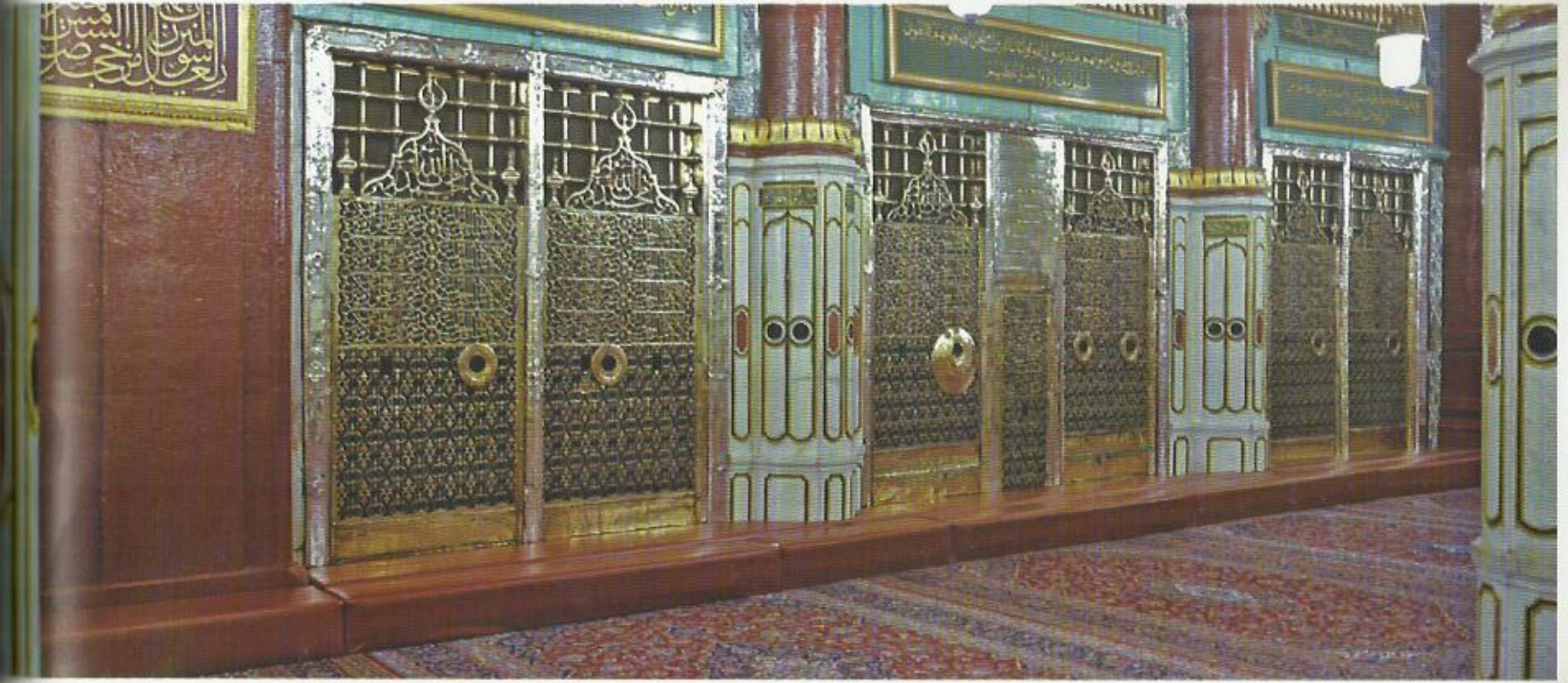
قبلہ کرے گا پشت پناہی کا حق ادا
پیشِ مواجہہ تو کھڑا تو ادب سے ہو

ہے مواجہہ آگے، میں کھڑا ہوں دم سادھے
حبسِ دم کی مشق آخر اِس جگہ پہ کام آئی

ہر شخص سر بخم ہے آگے مواجہہ کے
جتنا ادب ہو، کم ہے آگے مواجہہ کے
ہر سمت لطف فرما سرکار ﷺ ہیں اگرچہ
ان کا کرم اَتم ہے آگے مواجہہ کے

ہر دل دھڑک رہا ہے، سرکار ﷺ سامنے ہیں
ہر چشم چشمِ نم ہے آگے مواجہہ کے
محمودؔ بحرِ رحمت اتنا ہی جوش پر ہے
آنکھوں میں جتنا نم ہے آگے مواجہہ کے

مُواجہہ شریف

مُواجہہ ہے، یہاں پر نظر نہیں اُٹھتی
یہ لابدی ہے، نبی (ﷺ) کا ہے سامنا آخر

مُواجہہ میں جو ملتا ہے چند لمحوں میں
سرور ایسا جہاں بھر کے روز و شب میں نہیں

جتنی بھی میں نے دیکھتی پائیں مُواجہہ
آنکھیں دکھائی دی ہیں مجھے گیلیاں تمام

میری نظر مُواجہہ پہ جس گھڑی پڑی
ظاہر تھا چشمِ تر سے ندامت کا ارتقا

یوں التفاتِ سرورِ کون و مکاں (ﷺ) ہوا
جذبِ دروں نے مجھ کو دکھایا مُواجہہ

ہوتے ہیں جب مُواجہہ کے سامنے کھڑے
پاتے ہیں ہم بھی کیفِ لطافت بصد وقار

جو عرض مجھ کو ربِ دو عالم سے کرنی تھی
میں نے کہی مُواجہہ کے جا کے سامنے

محمودؔ میرا سر نہ کبھی پھر جھکا کہیں
پیشِ مُواجہہ جو رہا تھا میں سرنگوں
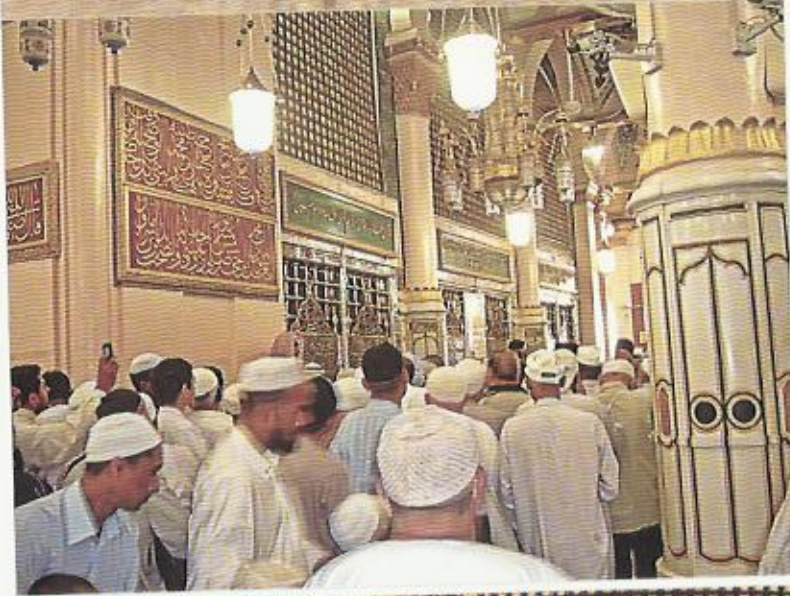
جالیاں

دست بستہ حاضری، ہونٹوں پہ تنجینا درود
باوضو آنکھوں کے نذرانے، یہ نوریں جالیاں
جو سمجھ لے فرق اس در کا اور اپنی ذات کا
چوم سکتا ہے بھلا کیسے یہ نوریں جالیاں

ہوتا ہوں جالیوں کے تو ہر سال سامنے
نظریں اٹھاؤں اس طرف، میری کہاں مجال

اوقات میری کیا ہے، ہاتھوں سے ان کو چھوؤں
لیتی ہے بس نگاہیں ان جالیوں کا بوسہ

ریاض الجنّۃ
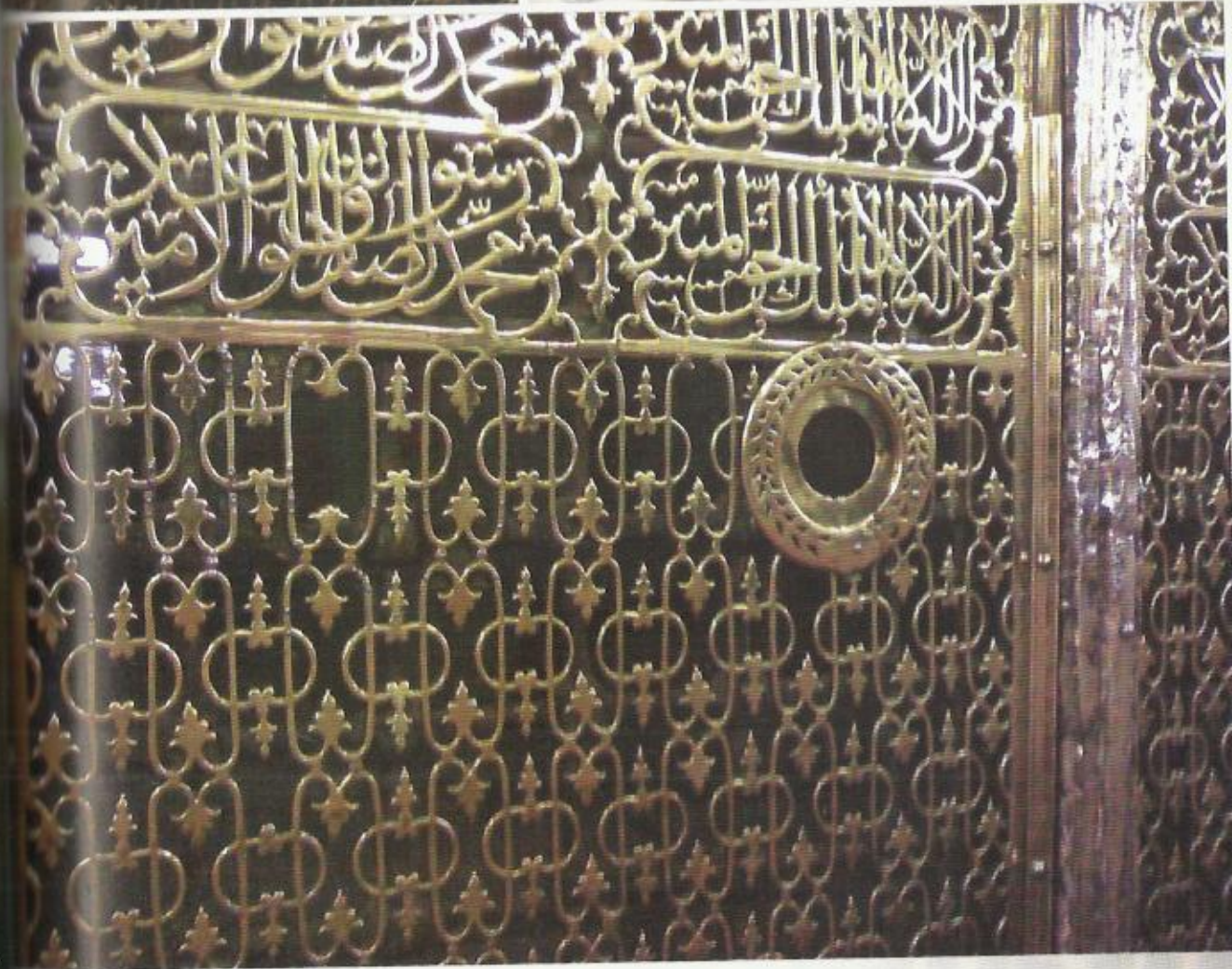
خالق کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے فرمایا: ”ما بین بیتی و منبری روضۃ من ریاض
میرے گھر اور میرے منبر کے درمیان کا حصہ جنت کے باغوں میں سے باغ ہے“۔ یہاں جو
بیٹھے ہی رہتے ہیں، دوسروں کو اس سعادت سے محروم رکھنے کا گناہ کرتے ہیں۔

شک نہیں کہ یہاں داخلہ اور حاضری جنت ہی میں داخلہ ہے لیکن یہ اصل میں بہت بڑا امتحان
یہاں حاضری کے بعد بھی خدا اور رسولِ خدا (ﷺ) کے احکام سے سرتابی اور روگردانی کرتا
ہوا کہ جنت میں داخلے کے بعد بھی دوزخیوں والے کام کر کے جنت کے قابل ہی نہیں رہا۔
جنت میں داخل ہونے کے بعد بھی امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا اہتمام نہیں کرتا تو اس کی
جائے گی۔

(ﷺ) میں سرخ قالین بچھے ہوئے ہیں۔ صرف اس حصے میں سفیدی مائل سبز قالین ہیں
کے اس ٹکڑے کی نشاندہی ہوتی ہے۔

حاضر تو ہو آقا (ﷺ) کے سرہانے کی طرف تم
جنت میں بھی مل جائے گا حضرات! ٹھکانا
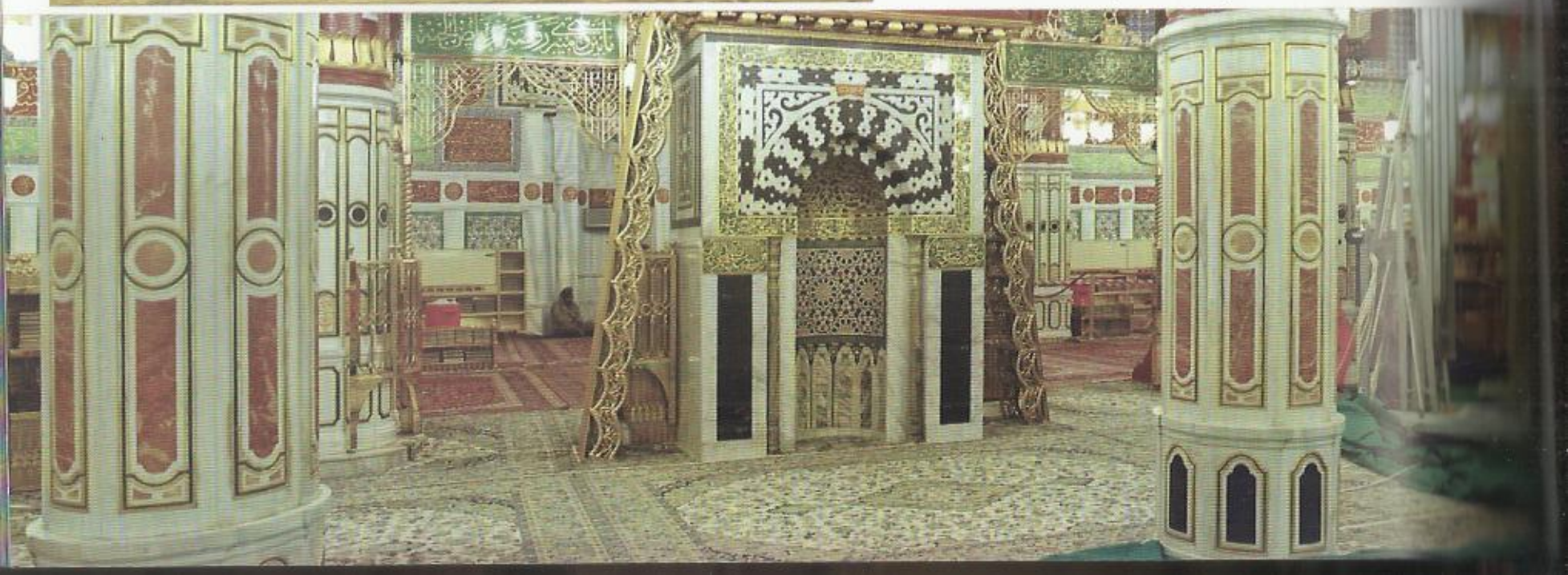
ریاض الجنّہ

گھر سے حضور (ﷺ) کے جو منبر تلک ہے پھیلا
سارا ہی یہ علاقہ ٹھہرا ریاضِ جنّہ

ہم اور کوئی خلد کہاں ڈھونڈنے جائیں
آقا (ﷺ) کے سرہانے تو ہے اک گوشۂ جنت

سرہانے آقا و مولا (ﷺ) کے، دیکھ لی جنت
تو آئے کیسے جہنم کو جانے کی نوبت

مرے محمودؔ کیوں نارِ جہنم سے روابط ہوں
سرہانے ان (ﷺ) کے جب میں باغِ جنت میں ہوا داخل

ریاضِ جنتِ طیبہ میں جب میں نے قدم رکھا
ہوا محسوس یہ، زیرِ قدم ہیں جنتیں ساری

جہاں سے آتی ہے آقا (ﷺ) کی خوشبو
ریاض الجنہ تو ایسی جگہ ہے

جو ہم نے نفل پڑھے ہیں ریاضِ جنہ میں
تو ہم کو جنت الفردوس کی بڑھی اُمید

بہشت زائرِ خوش بخت پر ہوئی واجب
ریاضِ جنّہ کا نظارہ انکشاف کرے
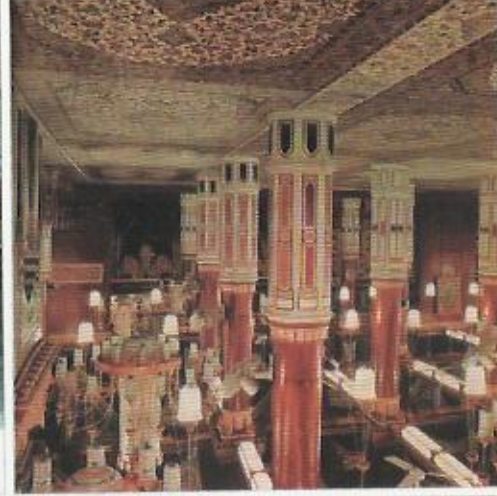
ریاضُ الجنّۃ

کرے ہر کام وہ تا مرگ پھر اہلِ جناں والے
ریاضِ جنتِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں جو پہنچا پۓ بخشش

وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝٥

(الضحیٰ۔۹۳:۵)

(بے شک عنقریب آپ کا رب آپ کو اتنا دے گا کہ آپ راضی ہو جائیں گے)

برائے رضائے حبیبِ خدا (ﷺ)

محبت کی بُرہان و حُجت فترضی
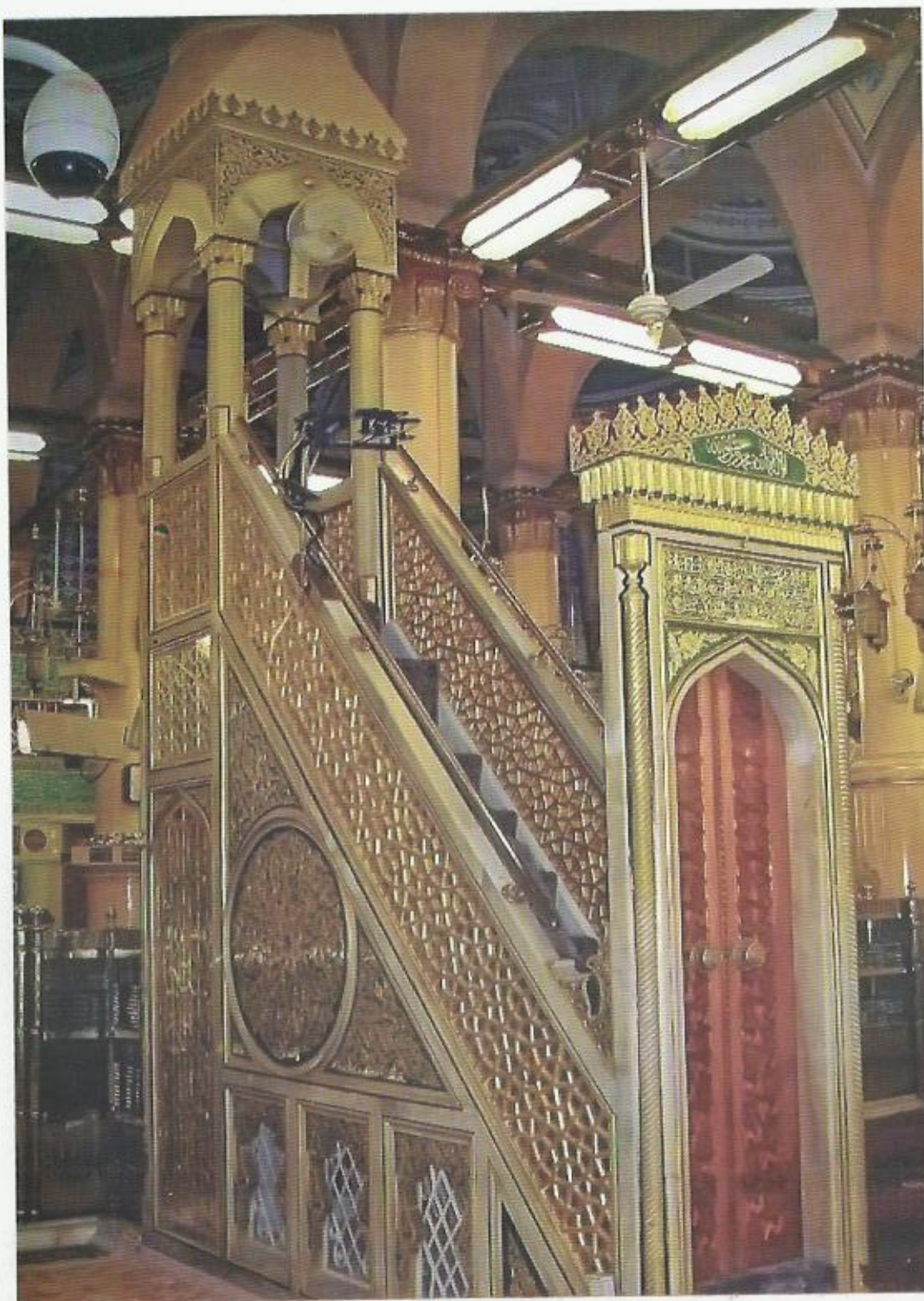
حضور سرکار عالم و عالمیاں (ﷺ) خطبہ ارشاد فرماتے ہوئے ایک کھجور کے خشک تنے سے ٹیک لگا لیا کرتے تھے۔ ایک صحابی نے لکڑی کا تین چار سیڑھیوں والا منبر تیار کیا اور حضور (ﷺ) نے اسے استعمال شروع کیا تو کھجور کا خشک تنا گریہ کرنے لگا۔ حضور (ﷺ) نے اسے سینے سے لگایا تو اس کی بے چینی ختم ہوئی اور آپ نے گڑھا کھدوا کے اسے دفن کروا دیا۔ بعد میں کئی نئے منبر بنائے گئے۔

اشرف قایتبائی نے ۱۴۸۶ء میں سنگِ مرمر کا منبر رکھوایا جو ۱۵۹۳ء تک یہاں رہا۔ پھر سلطان مراد عثمانی نے سنگِ مرمر کا منبر بھیجا تو پہلا منبر مسجدِ قبا میں رکھوا دیا گیا جو اب تک وہیں ہے۔ مسجدِ حضور (ﷺ) میں سلطان مراد والا منبر ۱۵۹۳ء سے اب تک موجود ہے۔ (یہ منبر سنہری نقش ونگار سے مزین ہے)

مُصلّیٰ الرسُول ﷺ

یہ ریاض الجنہ میں وہ مقدس مقام ہے جہاں حضور سرورِ کونین (ﷺ) امامت فرماتے تھے۔ اسے ''محرابِ نبوی'' بھی کہتے ہیں۔ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے حضور (ﷺ) کے قدومِ مبارک کی جگہ چھوڑ کر باقی جگہ پر دیوار بنوادی تھی چنانچہ یہاں نماز ادا کرنے کی سعادت حاصل کرنے والے حضور (ﷺ) کے قدموں والے مقام پر سجدہ کرتے تھے۔ اب اس جگہ بھی قرآنِ پاک رکھ دیے گئے ہیں۔
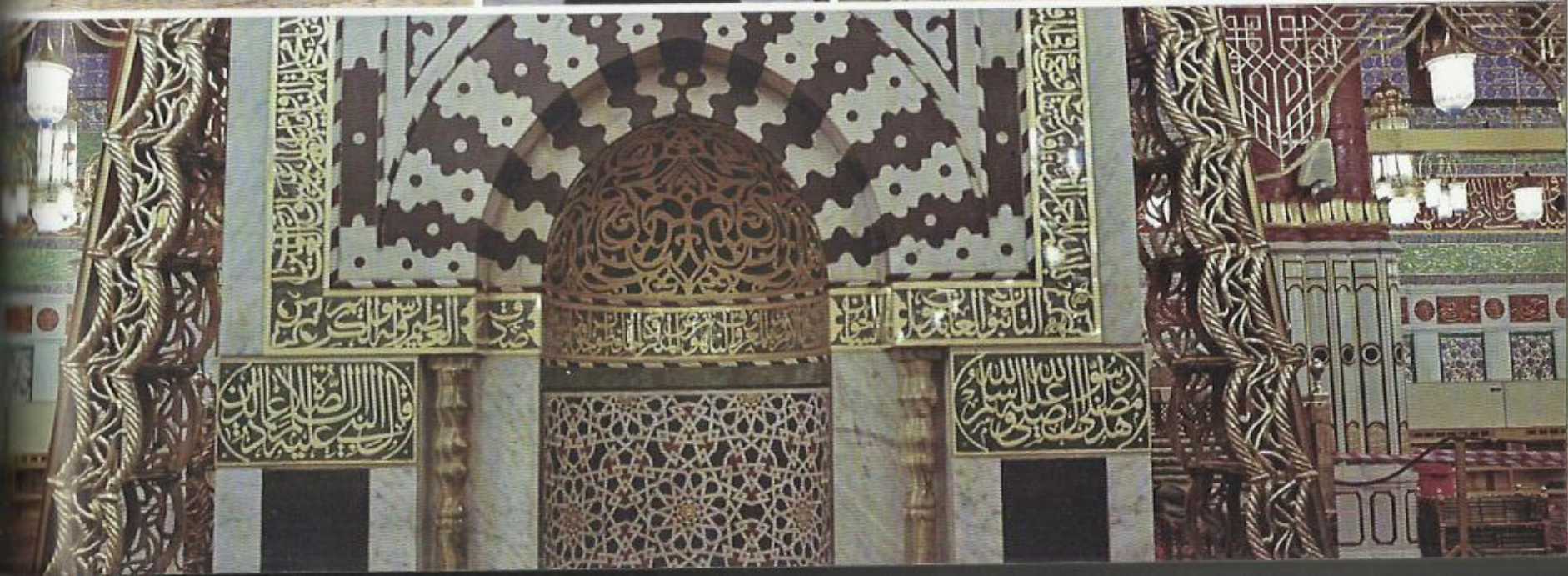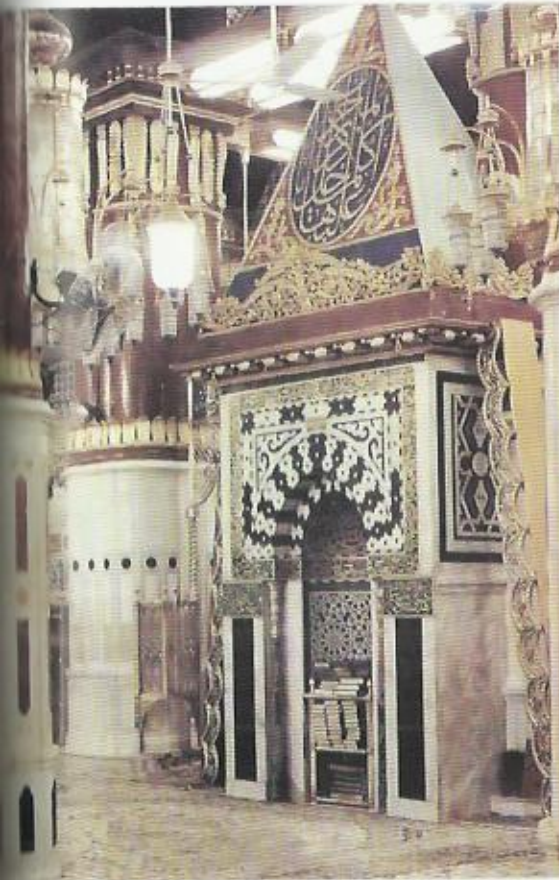
اب عثمانی ومحرابؓ سلیمانی

ثمانی میں حضرت عثمانِ غنیؓ امامت کراتے تھے۔ محرابِ سلیمان (یا محرابِ حنفی) سلطان سلیمان نے ۹۳۸ع میں تعمیر کرایا۔

محرابِ سلیمانی
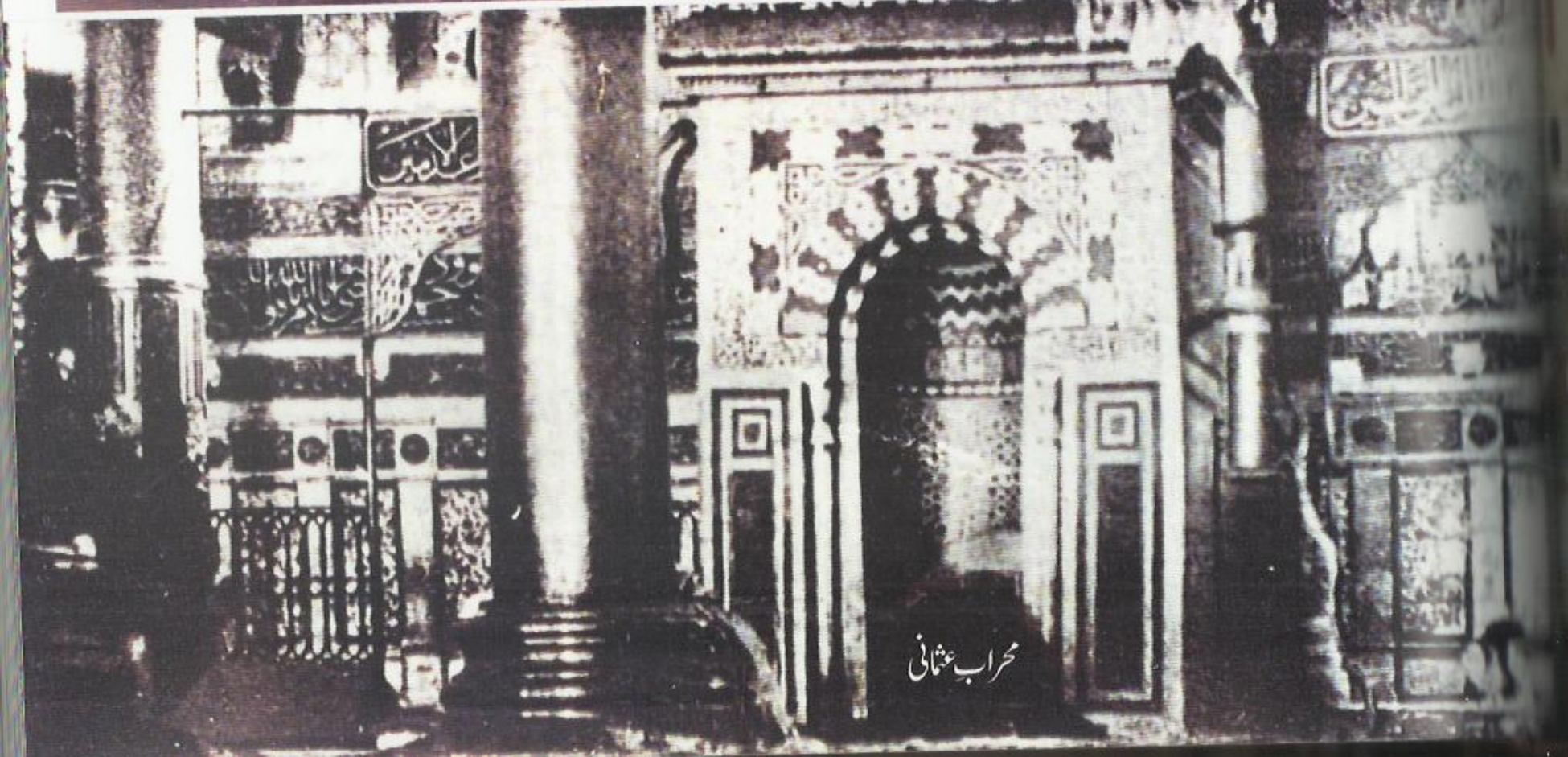
محرابِ عثمانی

مئذنہ (دکّۃُ المؤذن)

جس جگہ حضرت بلال بن رباحؓ جمعۃ المبارک کے وقت اذان دیا کرتے تھے
وہاں سنگِ مرمر کا یہ چبوترہ بنا ہوا ہے۔
اب ہر نماز کی اذان مؤذن اسی چبوترے پر کھڑے ہو کر دیتا ہے۔
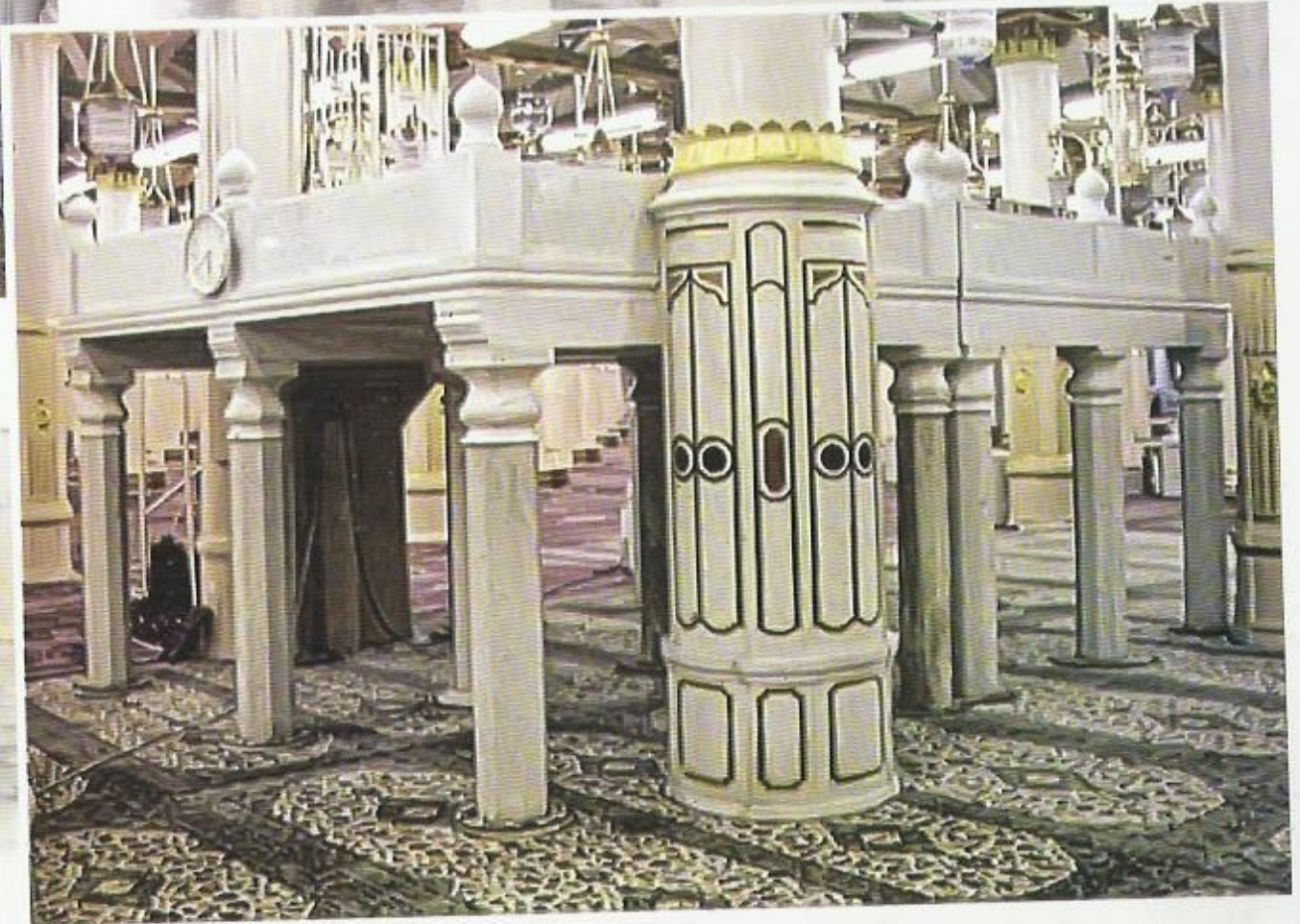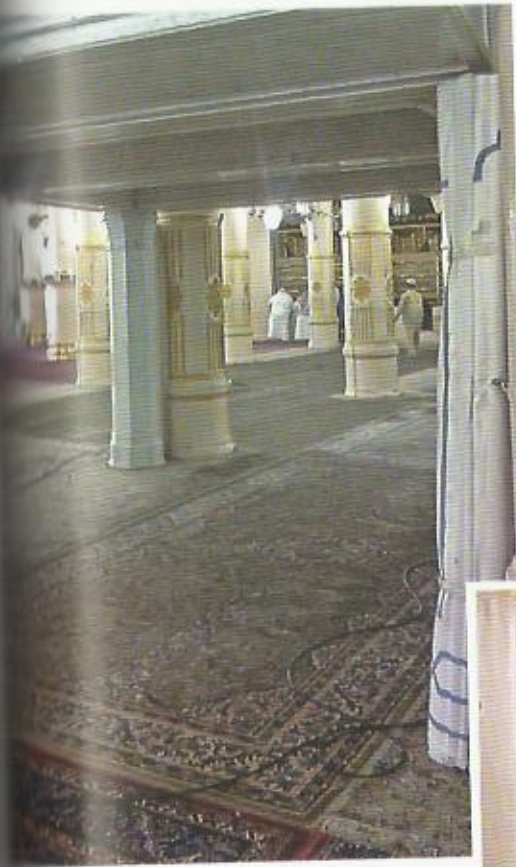
...سطوانہ مخلّقہ {اُسطوانہ حنّانہ}

...ار (ﷺ) کھجور کے خشک تنے سے ٹیک
...طبہ دیا کرتے تھے۔ ایک صحابیؓ نے لکڑی کا منبر
...اس پر تشریف فرما ہوئے تو خشک تنا بآوازِ
...نے لگا۔ آپ (ﷺ) نے اسے گلے لگایا
...دی۔ بعد میں ایک گڑھا کھدوا کر تنے کو دفن کرا
...جو ستون بنایا گیا، اس پر خوشبو لگائی جاتی ہے
...ستن حنانہ، اسطوانہ مخلقہ مشہور ہوا۔ اب یہ منبر
...ہے۔
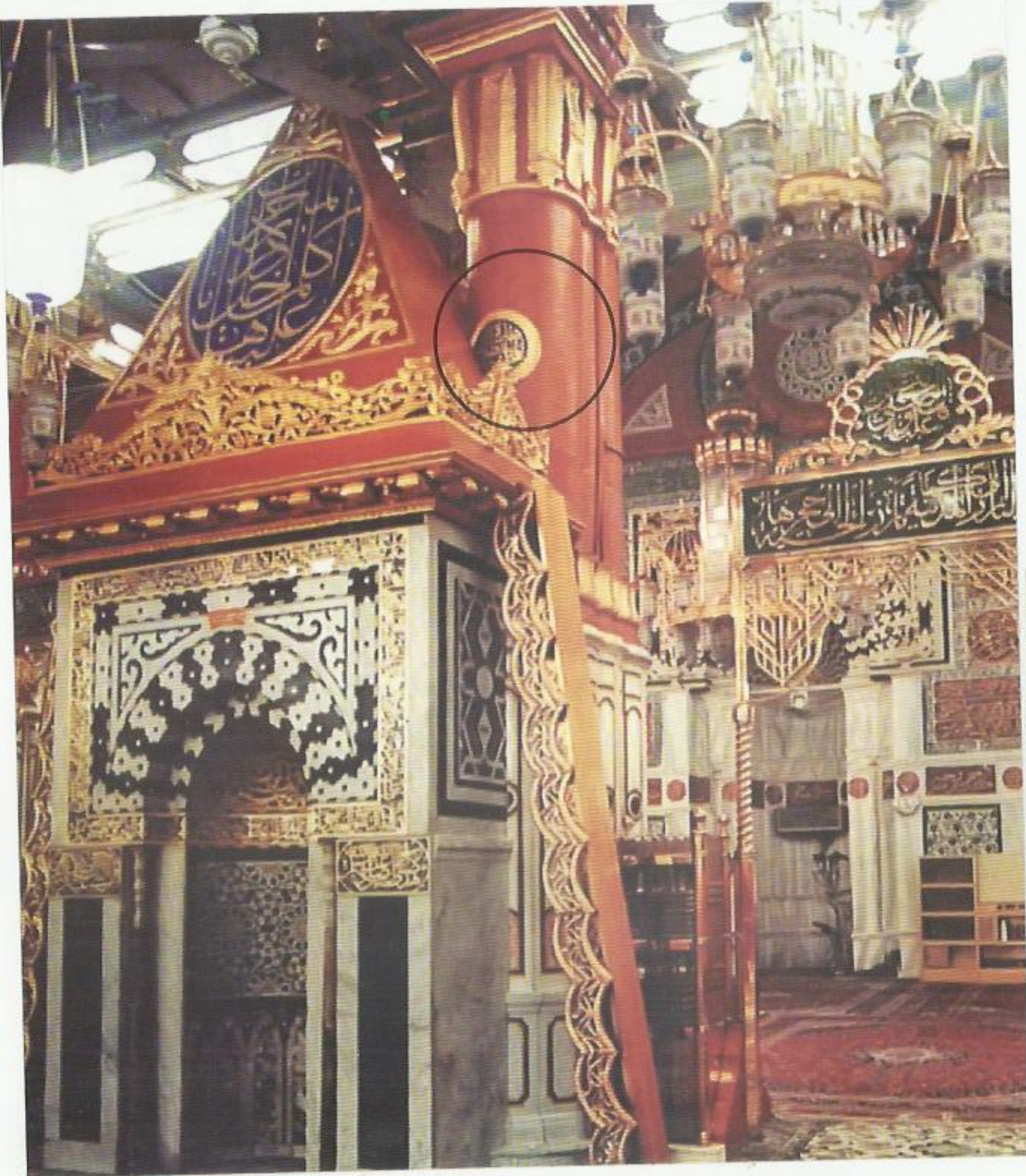
اُسطوانہ عائشہ رضی اللہ عنہا {اُسطوانہ قرعہ}

آقا حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ مسجدِ نبوی (ﷺ) میں ایک جگہ ایسی ہے کہ لوگوں کو اس کی اہمیت معلوم ہو جائے تو وہاں نماز ادا کرنے کے لیے قرعہ ڈالنا پڑے۔ بعد میں ام المومنین حضرت عائشہؓ نے اس جگہ کی نشاندہی کی۔ چنانچہ وہاں بنائے گئے ستون کا نام اسطوانہ عائشہ پڑ گیا۔
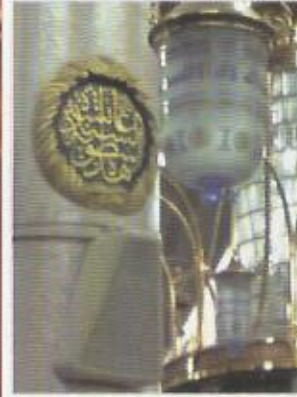
اسطوانہ ابولبابہ رضی اللہ عنہ / اُسطوانہ توبہ

ابولبابہؓ سے ایک راز فاش ہو گیا۔ اس غلطی کا
ہوتے ہی انھوں نے خود کو اس ستون سے
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) غلطی معاف فرما کر خود کھولیں
کھلوں گا۔ سات دن کے بعد اللہ تعالیٰ نے ان کی
کی تو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے انھیں کھولا۔

اُسطوانہ السّریر

حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام اعتکاف کے دوران یہاں اپنی چٹائی بچھاتے تھے۔
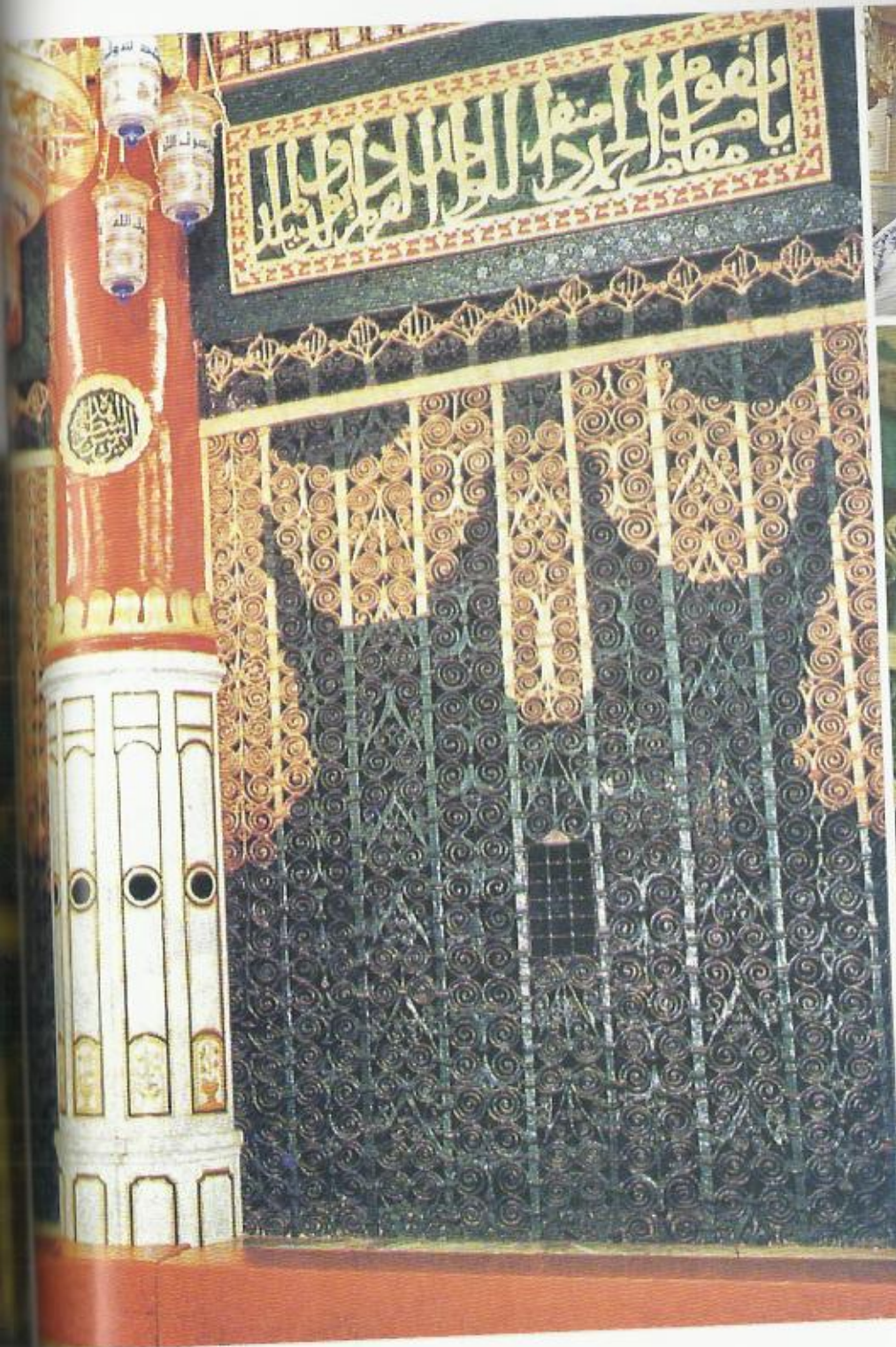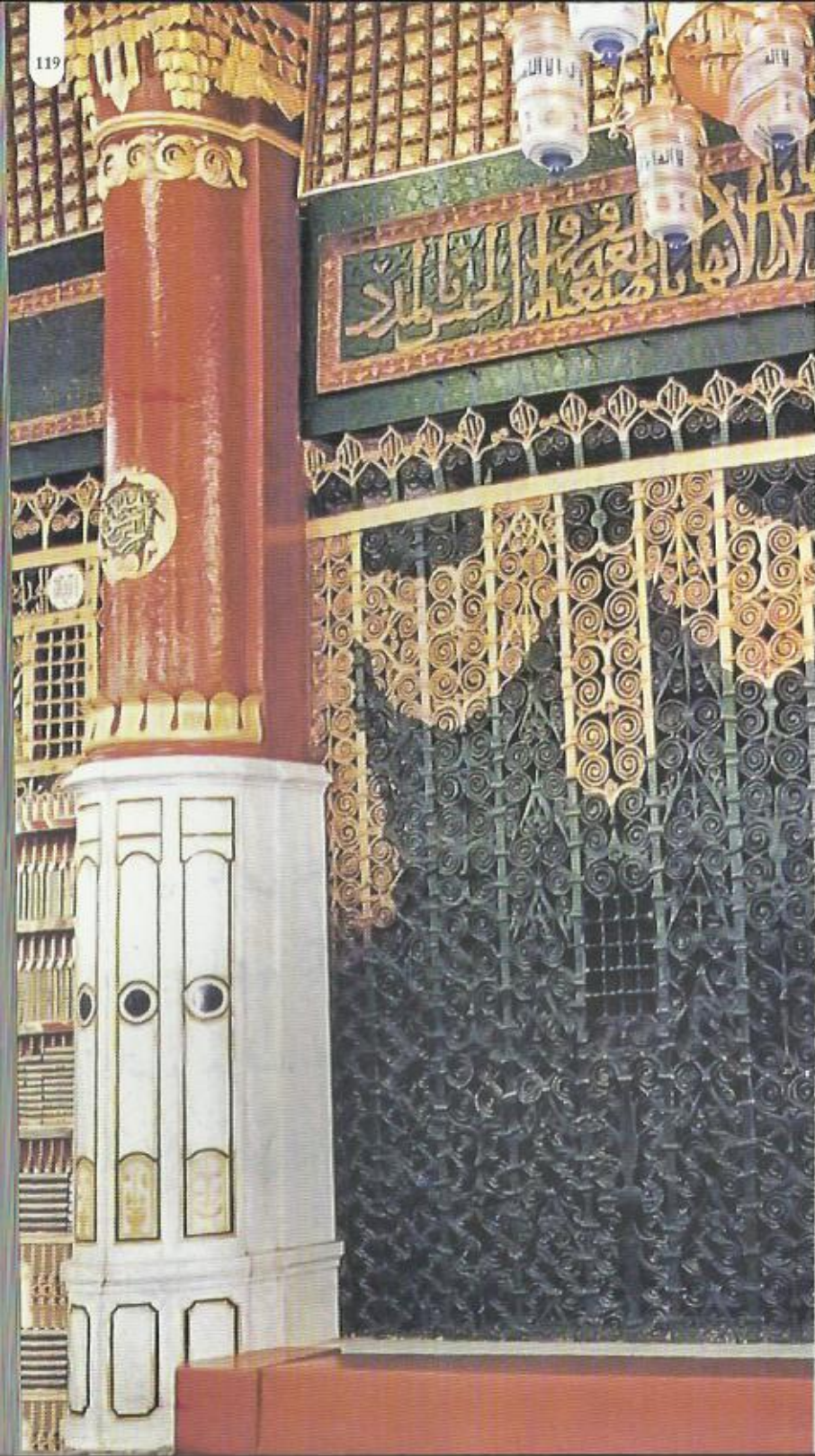
اُسطوانہ الحرس

ں حضرت علی المرتضیٰ بیٹھ کر حضور رحمتِ ہر عالم

) کے گھر کی پاسبانی فرماتے اور نماز پڑھا

تے تھے۔

۲۰۱۰

مسجد کو کھلنے والا حضور ﷺ کا دروازہ

حضور محمد رسول اللہ (ﷺ) اپنے دولت خانے سے مسجد میں اسی دروازے سے تشریف لاتے تھے۔
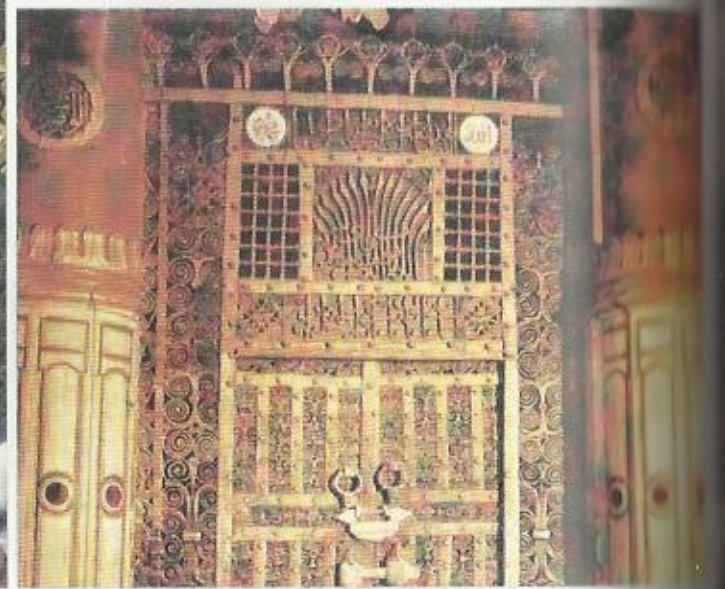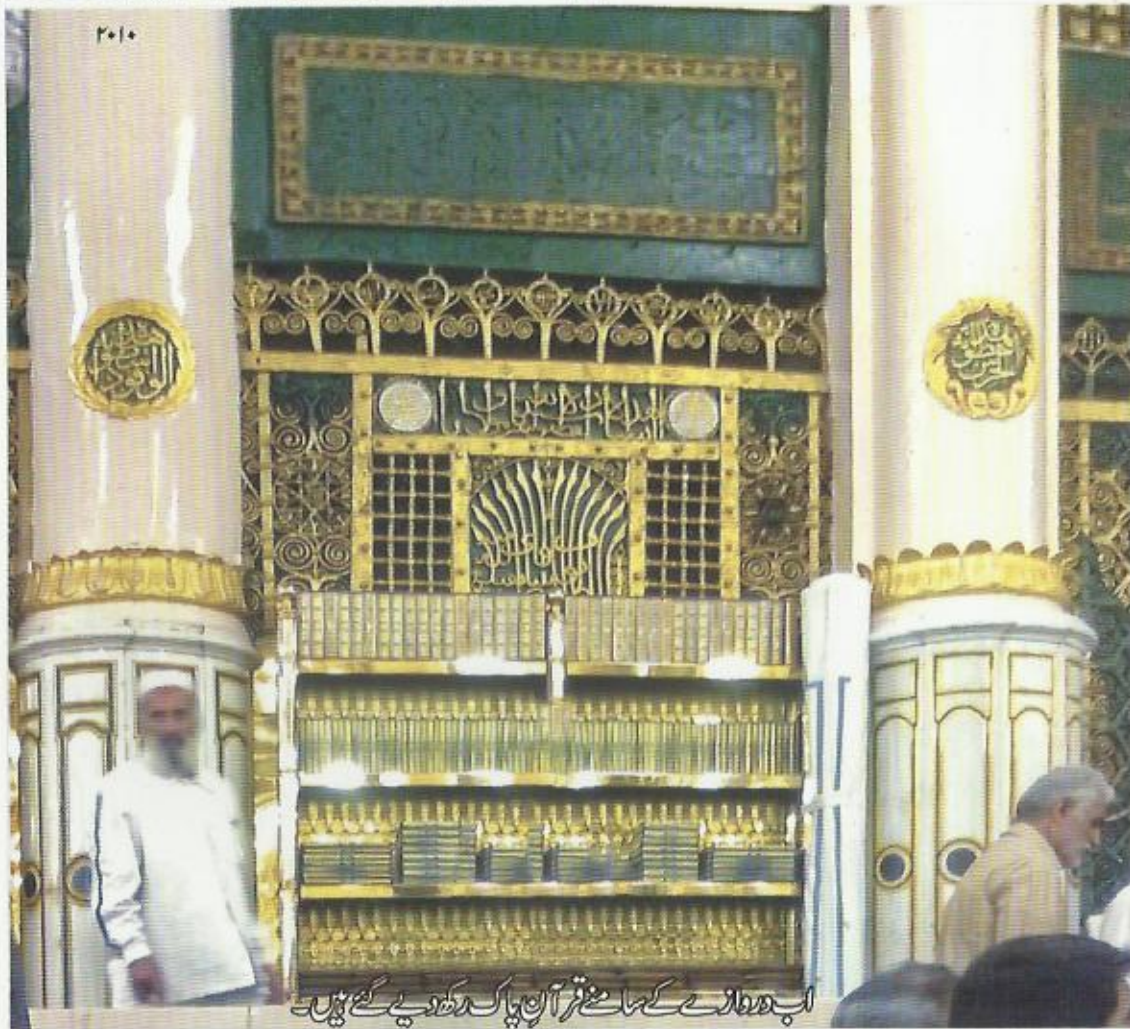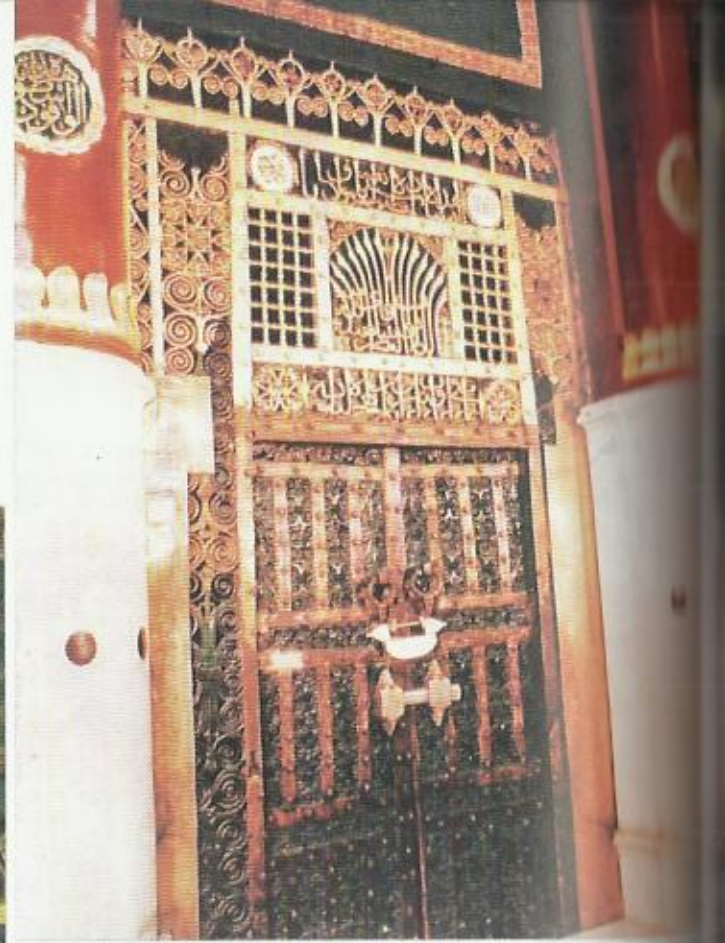
۲۰۱۰

اب دروازے کے سامنے قرآن پاک رکھ دیے گئے ہیں۔

اُسطوانہ الوفود

یہاں حضور رسولِ کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم باہر سے آنے والے وفود سے ملاقات فرماتے تھے۔

ستونِ تہجد
اور
ستونِ جبریل
تعمیر میں آگئے ہیں
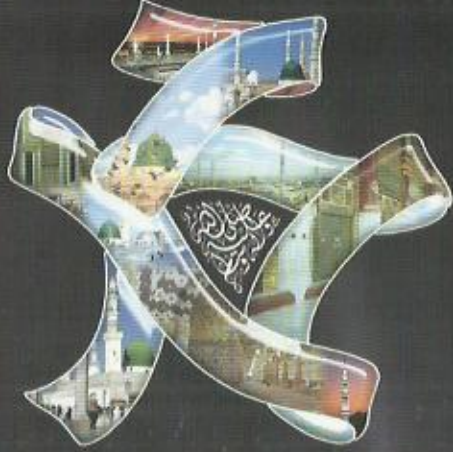
تین اُسطوانے

إِنَّا أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ
فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ
إِنَّآ أَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝١ فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ ۝٢
إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ ۝٣
ہم نے آپ کو کثیر خوبیاں عطا فرمائیں۔ آپ اپنے رب کے لیے نماز پڑھیں
اور قربانی کریں۔ بے شک جو آپ کا دشمن ہے وہی "ابتر" (ہر چیز سے محروم) ہے
اُن (ﷺ) کے فضائل اور شمائل سب گنتی سے باہر ہیں
اس عظمت کا ہے پس منظر "انا اعطینک الکوثر"

...الاغوات

(...ین کا چبوترہ)

...باب النساء اور
...کے درمیان واقع ہے۔
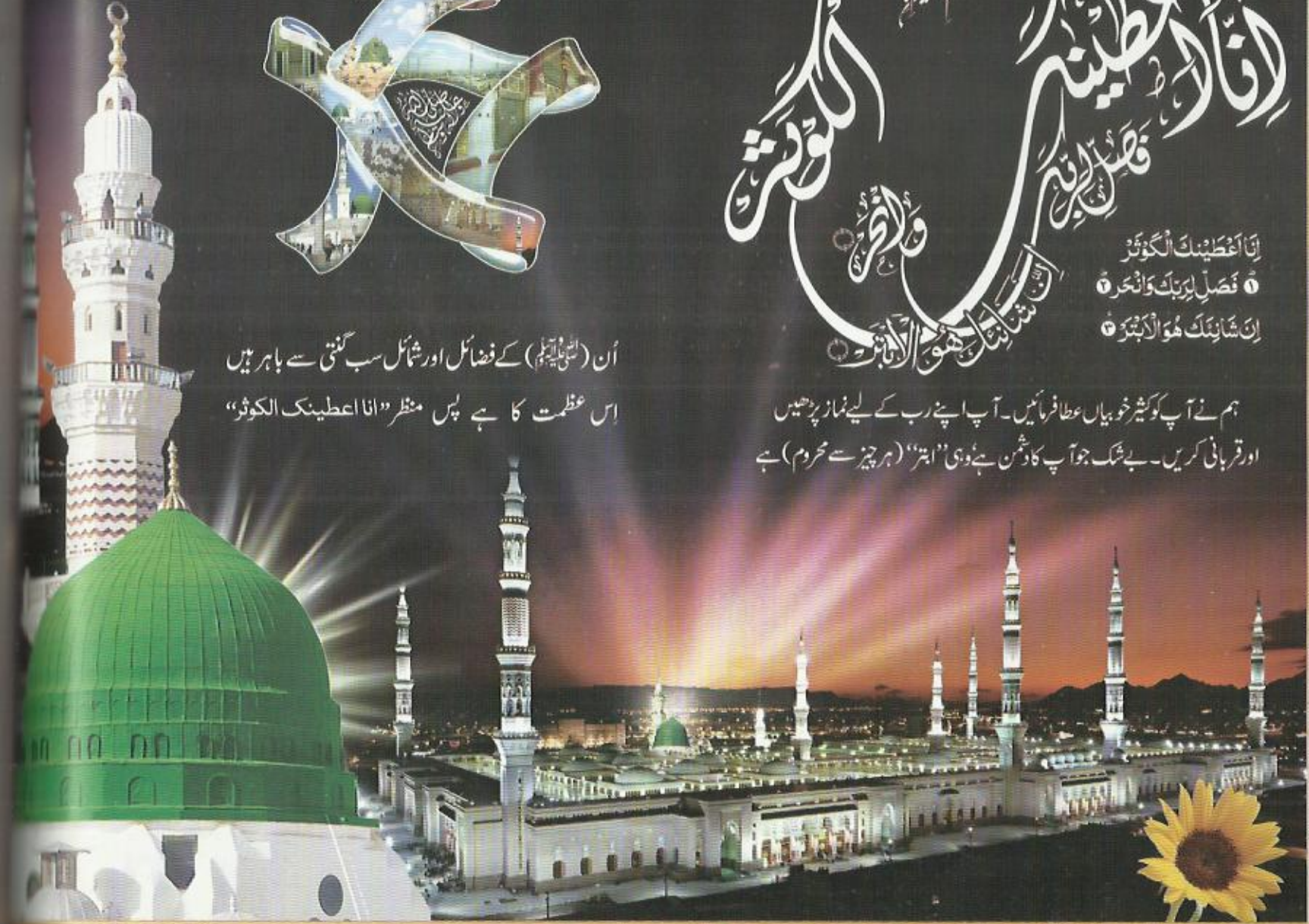
... عام میں ''اصحاب
...'' کہا جاتا ہے جو
... ۔ یہ دکۃ الاغوات
...طان نورالدین زنگیؒ نے
...کے ذمہ داروں کے لیے
...تھا۔ اب یہ اغوات کے
... ہے۔ یہ وہ لائق تکریم
... جو حجرۂ فاطمہؓ سے
...تک کی صفائی کی
... اور مسلمان حکمرانوں
... لے جاتی ہیں۔
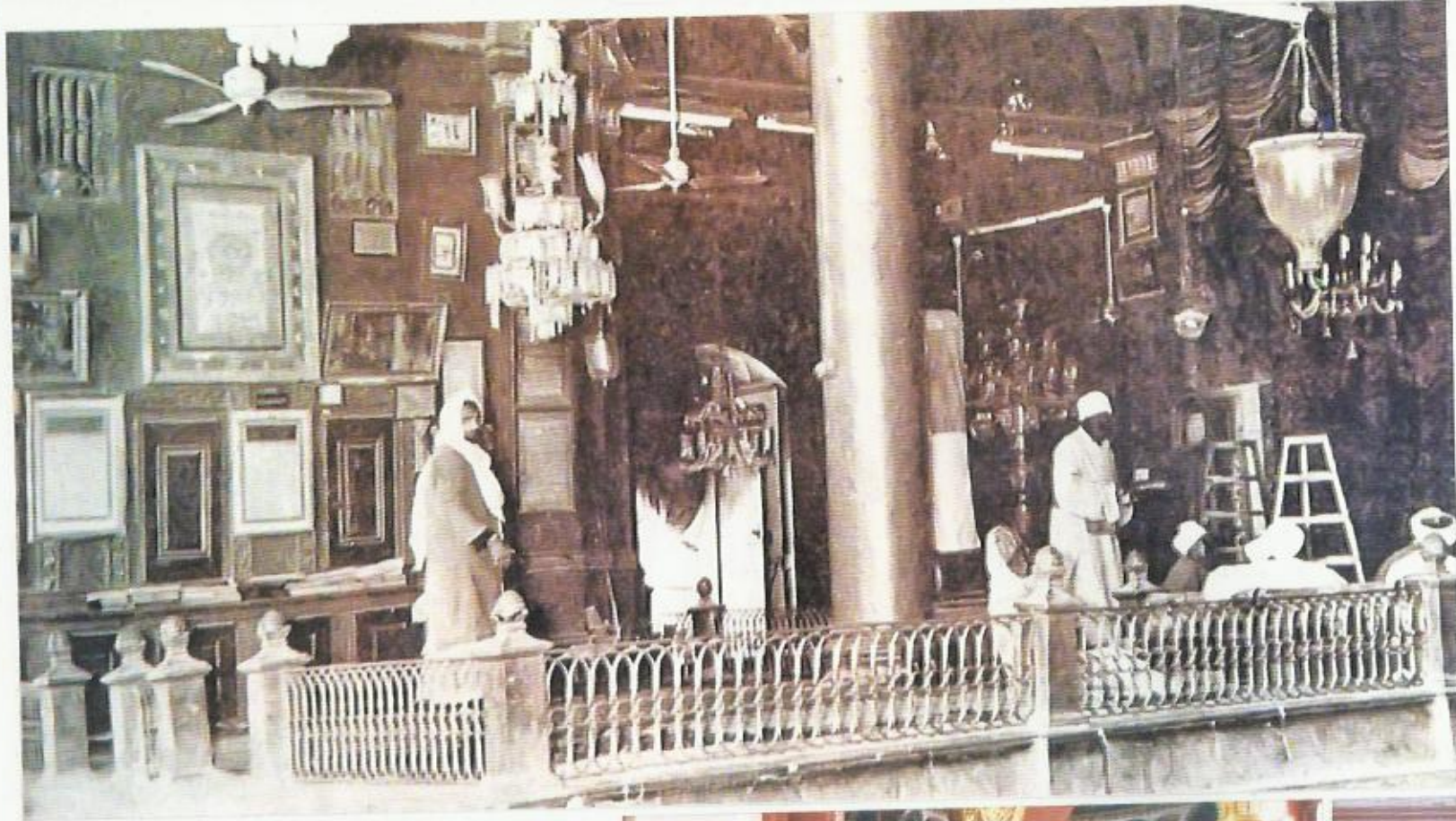
محرابِ تہجد ہو کہ ہو دکۃُ الاَغوات
کر سجدے وہاں کرنے کو پیشانی درخشاں

سرور و کیف بھی پایا ادھر مقام ملا
چبوترے پہ ہوا میں جو جبہہ سا آخر

ہماری جانیں ان اغوات پر نچھاور ہوں
حضورِ پاک (ﷺ) کے دربار کے جو خادم ہیں
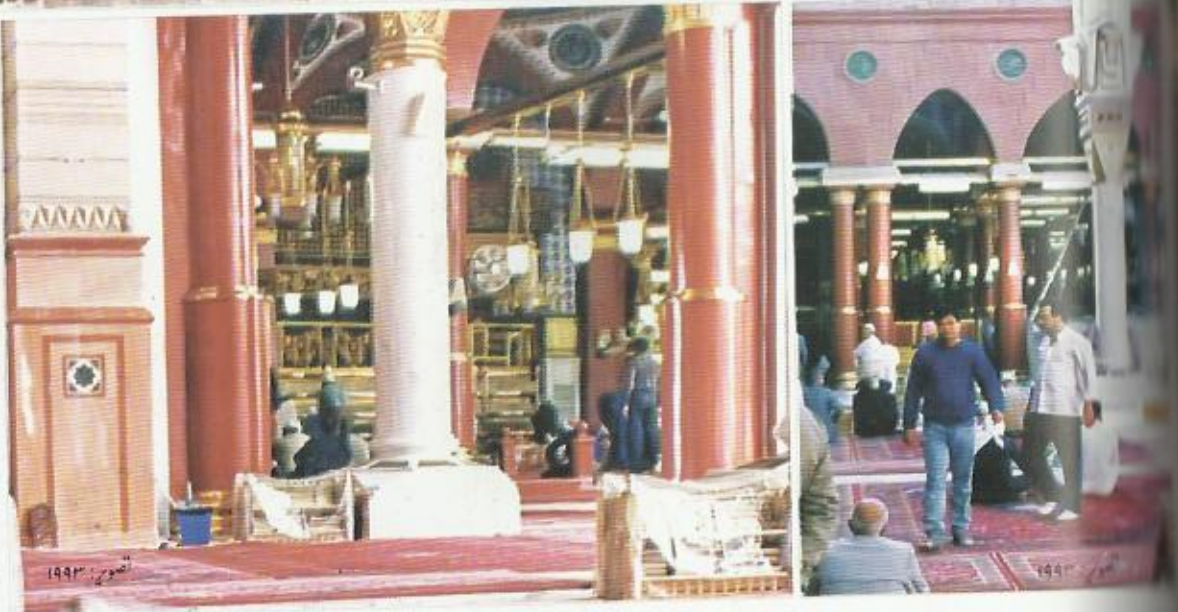
تصویر: ۱۹۹۳

تصویر: ۱۹۹۳

اصحابِ صُفّہ کا مقام

تصویر میں دائیں جانب ریاض الجنہ اور بائیں طرف محرابِ تہجد کی جگہ ہے۔ ریاض الجنہ میں سفید و سبز قالین ہیں۔ درمیانی کونے میں جہاں سرخ قالین نظر آ رہے ہیں، یہاں اصحابِ صفہ کا چبوترہ تھا۔ عوام جس چبوترے کو اصحابِ صفہ سے موسوم کرتے ہیں، وہ دکۃ الاغوات ہے۔

کونا محراب تہجد اور ریاض الجنہ
ہے محبانِ پیمبر (ﷺ) کے لیے تسکین
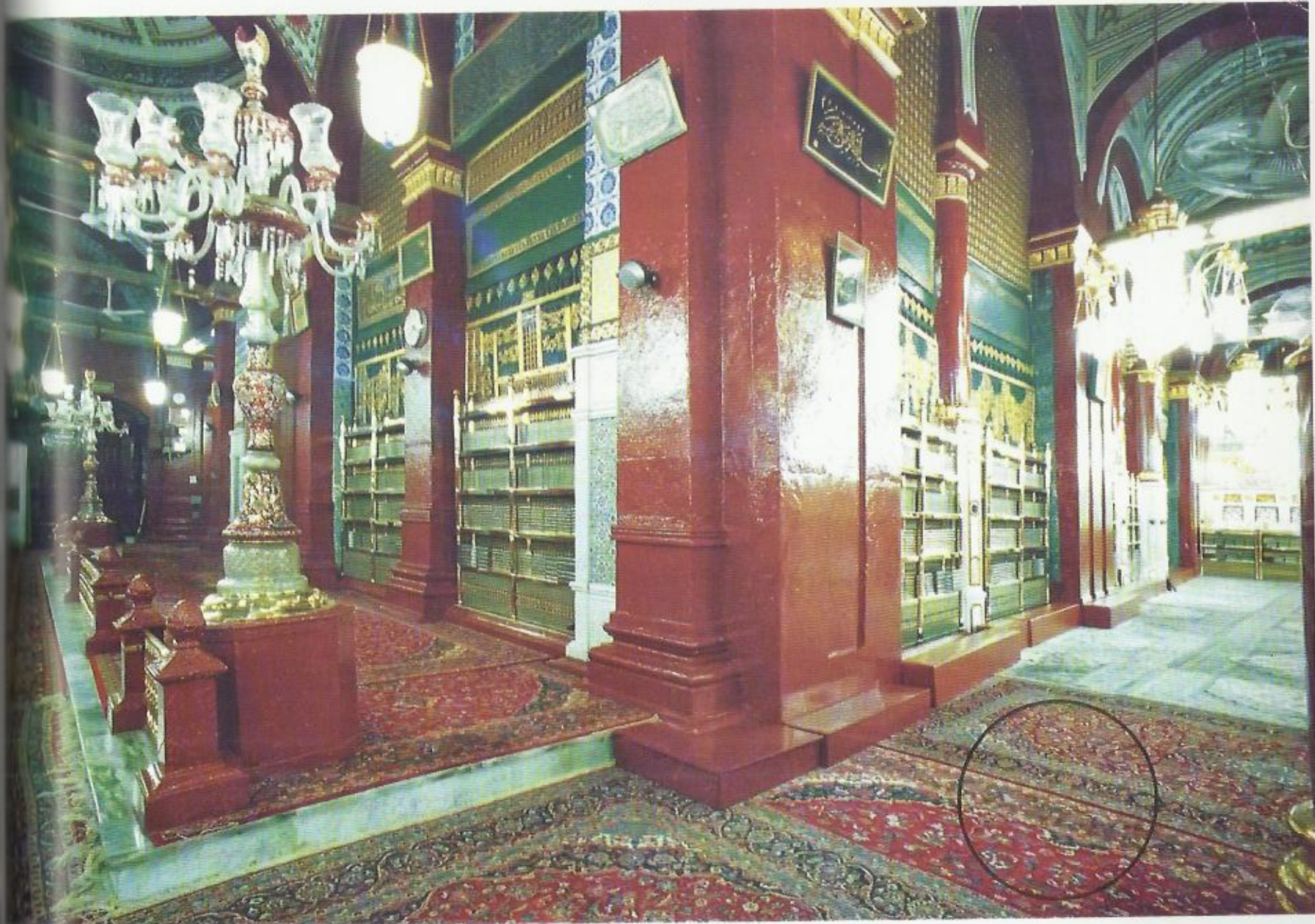
محرابِ تہجد

یہاں حضور رسولِ اعظم و آخر (ﷺ) تہجد کی نماز ادا فرماتے رہے۔ ۱۴ نومبر ۱۹۸۹ کو مصنف پہلی بار بارگاہِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) میں حاضر ہوا تو نادانستگی میں سہی لیکن پہلے دو نفل اسی مقام پر پڑھنے کے شرف سے مشرف ہوا۔

یہاں بھی بعض زائرین دیر تک تلاوت کرنے یا نوافل ادا کرنے میں مصروف رہتے ہیں اور ریاض الجنہ اور چبوترہ کی طرح' دوسروں کو موقع نہیں دیتے' جو نہایت نامناسب بات ہے۔

ترکی خلیفہ سلطان عبدالمجید نے (''بابِ مجیدی'' جن کے نام سے منسوب ہے) اس کی تجدید کروائی۔

میں نے محرابِ تہجد میں جو پیشانی دھری
چہرۂ احساس پر بھی آ گیا طرفہ نکھار

ہوا تھا سر بسجدہ میں جو محرابِ تہجد پر
قضا تھی پیار کی جتنی، ہوئی آخر ادا گویا

یہیں پائے گا خالق کو، یہیں محبوبِ خالق (ﷺ) کو
وجودی ہو تو دیکھے' آئے محرابِ تہجد میں
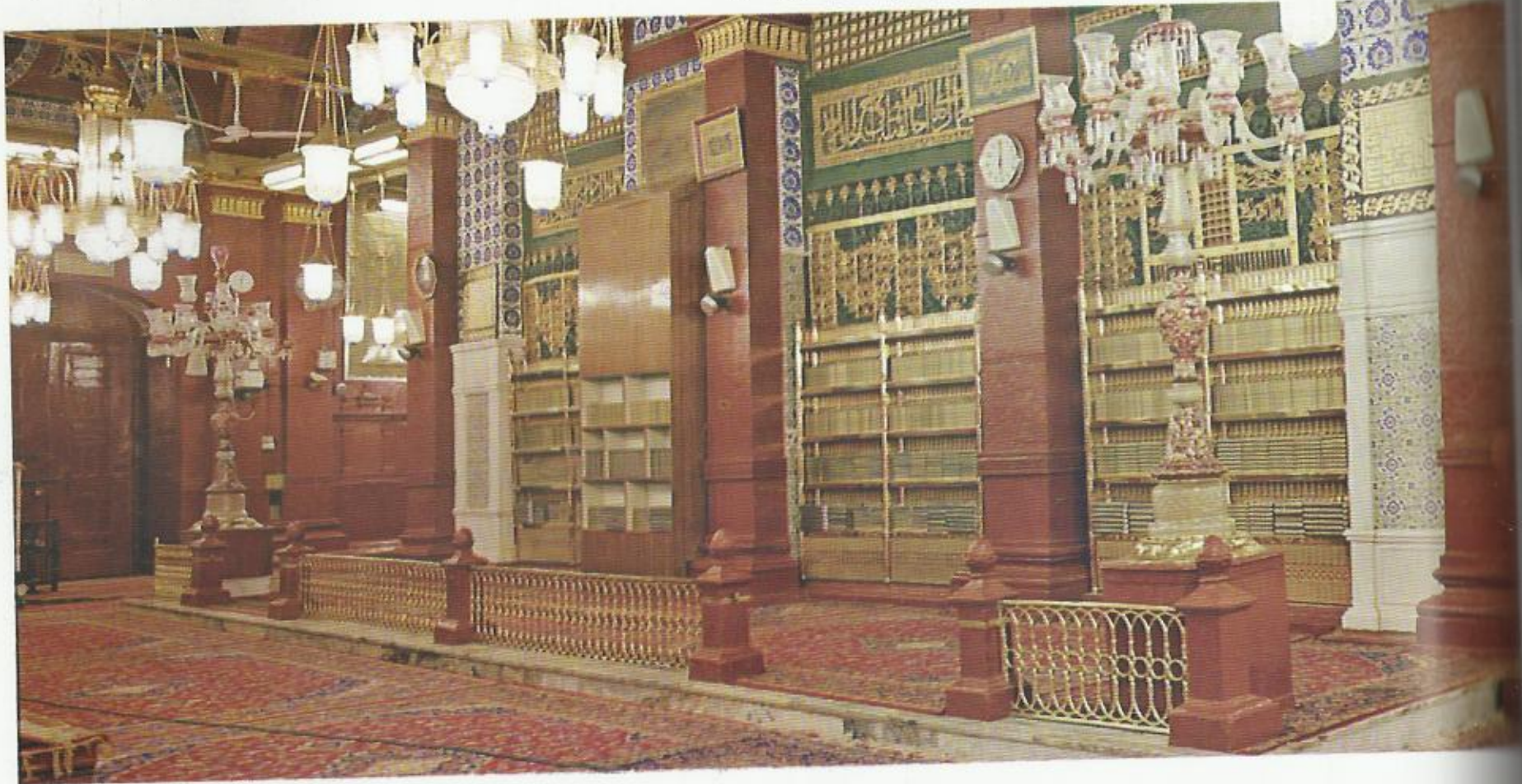
حجرۂ فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کا دروازہ

خادمینِ بارگاہِ حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) اغوات محترم اسی دروازے سے اندر جاتے ہیں اور مسلمان حکمرانوں کو بھی اندر لے جاتے ہیں۔ حظارِ مزوّر کو چونکہ چھت تک ہر طرف سے بند کر دیا گیا ہے۔ اندر حاضر ہونے والے دیوار کو یا دیوار پر لگے سبز غلاف کو چھو سکتے ہیں۔

دروازے پر لگے ہوئے تالے پر قصیدہ بُردہ شریف کا یہ شعر کندہ ہے:

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ
لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْأَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

قدمین شریفین

مقصورہ شریف کی وہ سمت، جدھر جنت البقیع ہے، جدھر سے سورج طلوع ہوتا ہے، اس طرف حضور "بالمؤمنین رءوف رحیم" (ﷺ) کے قدومِ پاک ہیں۔ بابِ جبریلؑ سے داخل ہوتے ہی بائیں طرف قدمین کا حصہ ہے۔ آغاز میں حجرۂ فاطمۃ الزہراؓ کا دروازہ ہے۔ قدمین میں ہر وقت اہلِ محبت کا جمگھٹا رہتا ہے۔

جاؤ اگر قدمینِ آقا (ﷺ) میں تمناؤ!
...ب نبی (ﷺ) کی دھن پہ میرا قلب دھڑکاؤ

...لی مجھے قدمینِ سرورِ دیں (ﷺ) میں
...ہے مجھ کو محبت کا یہ صلہ آخر

...دل کی دھڑکنیں ہیں، انھیں خود نہ تو سنے
...دمین میں ہو حاضری اس خامشی کے ساتھ

...ہے جنھوں نے سر کو قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں
...چرخ کو وہ لوگ اپنے زیرِ پا سمجھے
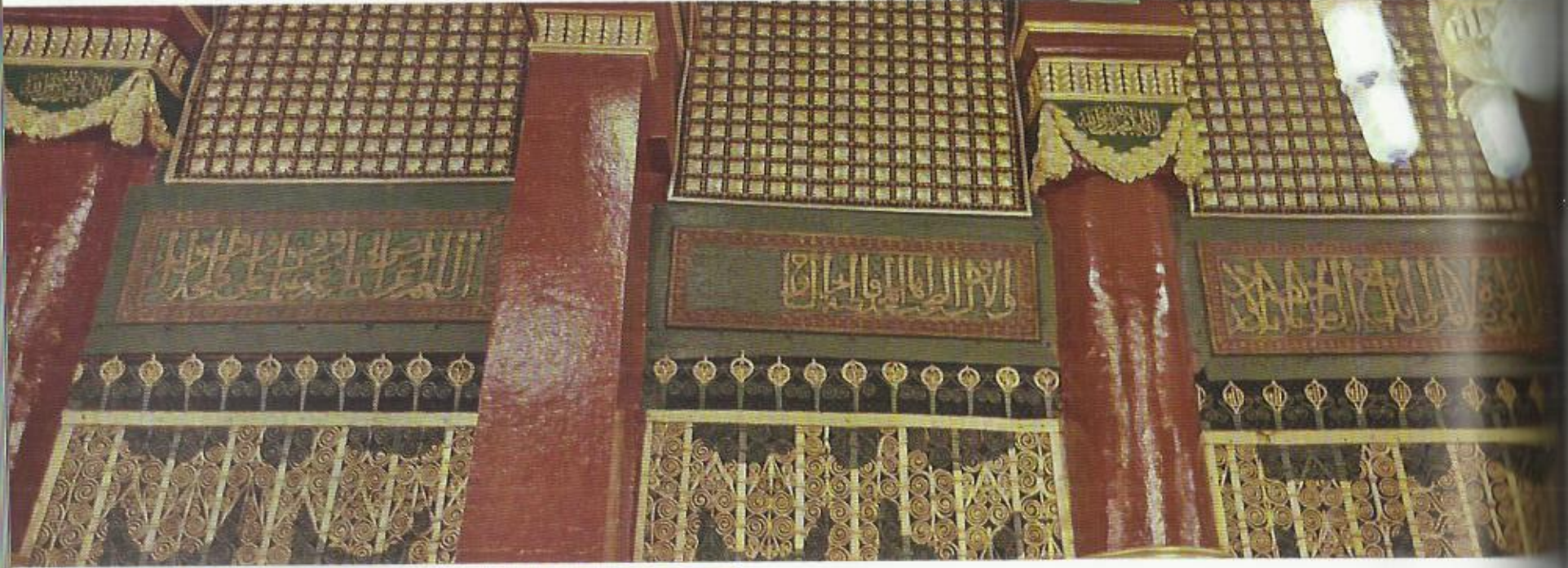
قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں جھکاتا ہے جو گردن
اونچا نظر آتا ہے سب سروقداں میں

قبولِ خالقِ عالم نہ کیونکر سارے سجدے ہوں
پہنچ تو جاؤ قدمینِ پیمبر (ﷺ) میں جبیں ساؤ!

طلوعِ مہر کا منظر نبی (ﷺ) کے شہر میں دیکھو
قدم ہیں جس طرف ان کے، ادھر سے دن نکلتا ہے

قدمینِ مصطفیٰ (ﷺ) کی وہ عظمت ہے، دوستو!
وقتِ طلوع کرتا ہے خورشید بھی سلام

خواتین کی زیارت کا اہتمام

تصویر: ۲۰۱۰

واق الحرم

کار (صلی اللہ علیہ وسلم) سے قریب ترین مارکیٹ۔
کے بارے میں شنید ہے کہ مزید توسیع کے
مارکیٹ عنقریب ختم کر دی جائے گی اور
بلند و بالا عمارات تعمیر ہوں گی۔ ایسا ہوا تو
ل سے بھی گنبدِ اخضر کا نظارہ نہیں ہو

(۲۰۱۰)
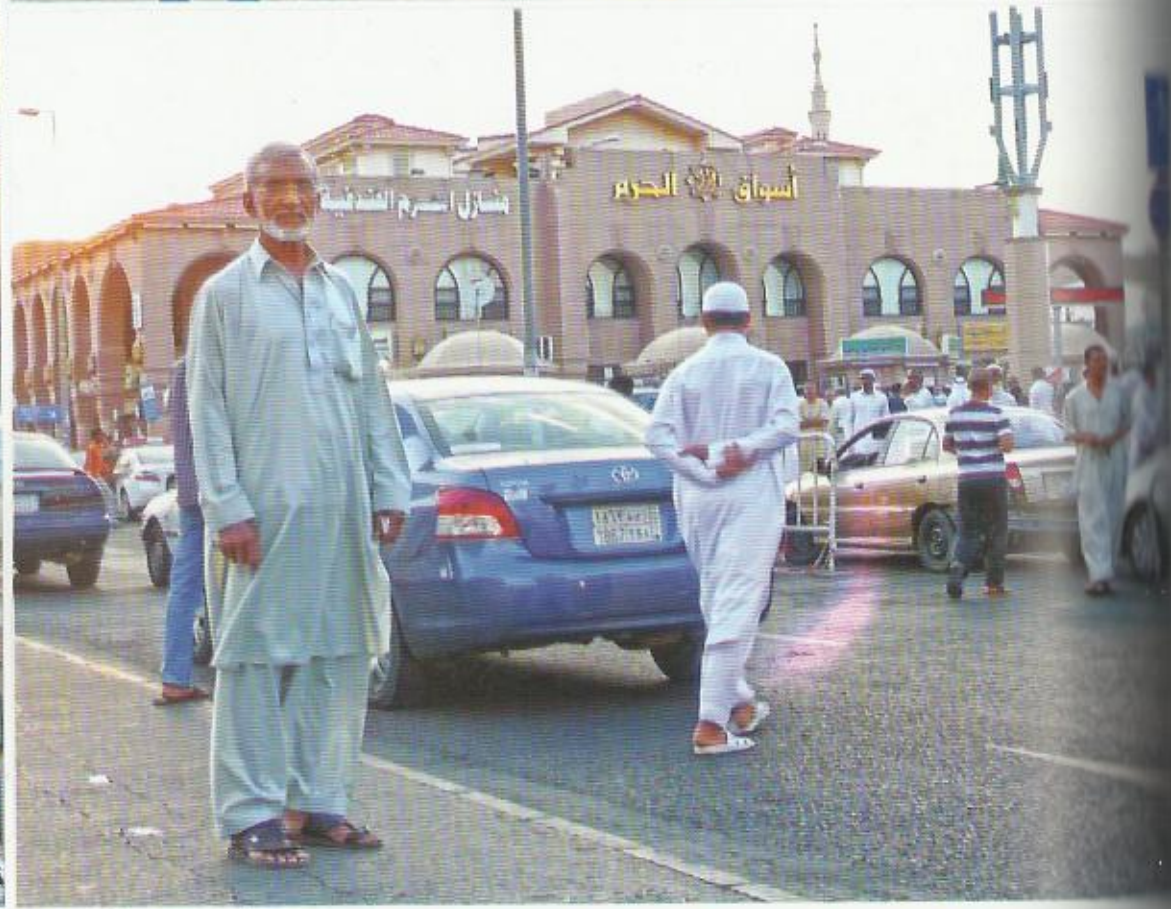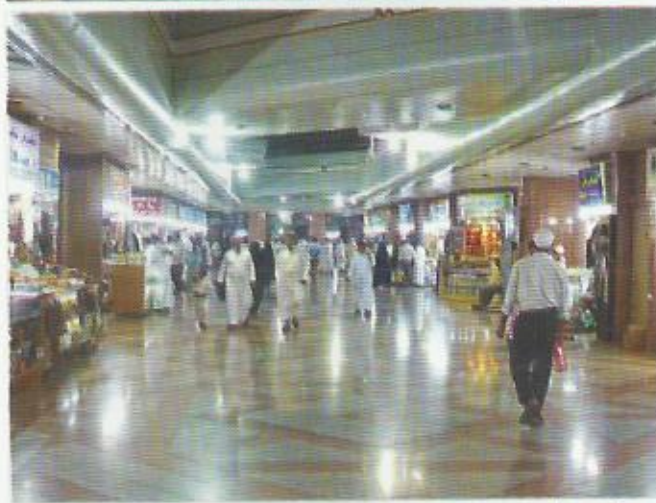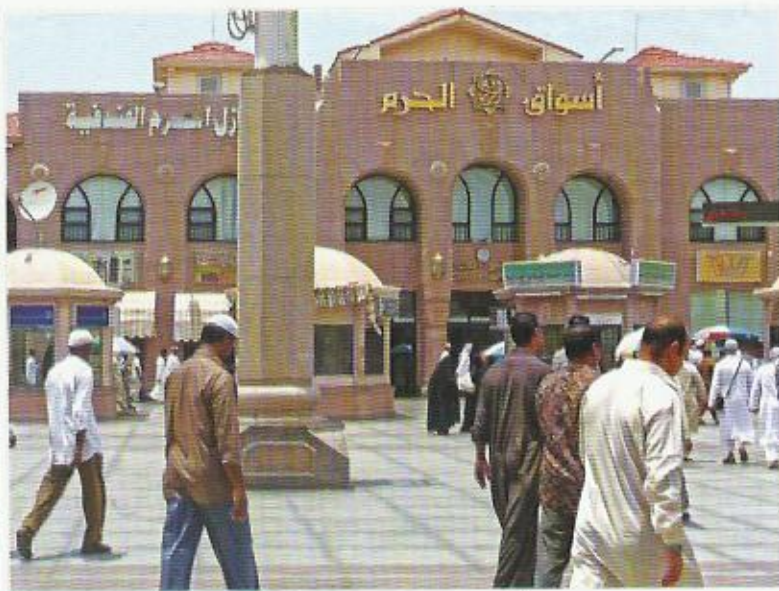
مسجد سرکار (ﷺ) کے اردگرد زیر زمین
چار منزلہ وضو خانے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ

بے شک آپ ﷺ کا اِخلاق عظیم تر ہے (القرآن)

خود ودیعت کر کے عاداتِ کریمہ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو
القلم سُورہ میں رب نے کہ دیا خُلقِ عظیم

شارعِ عینیہ ۱۳۹۲ھ

شارع عینیہ باب السلام اور باب الرحمہ کے درمیان مغربی حصے سے شروع ہوتی تھی۔

اس کا افتتاح ترکی عہد حکومت میں حاکم مدینہ فخری پاشا نے کیا تھا۔

شارع العینیہ سے قبہ کا منظر دل نشیں
یہ فقط تصویر ہی کی شکل میں محفوظ ہے

۱۳۲۵ھ

قریب ترین ریستوران اور باغ
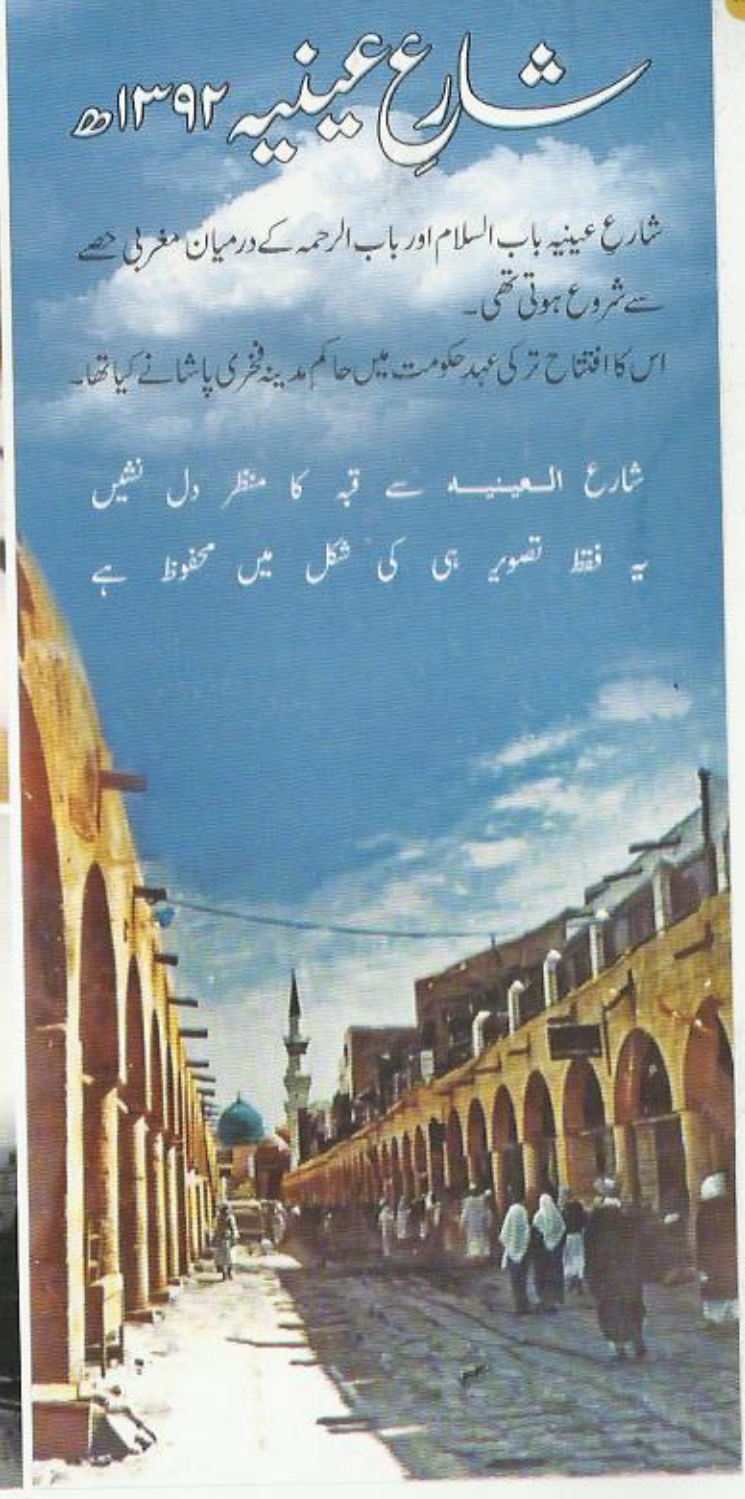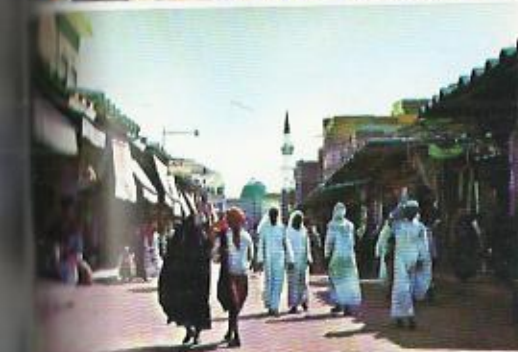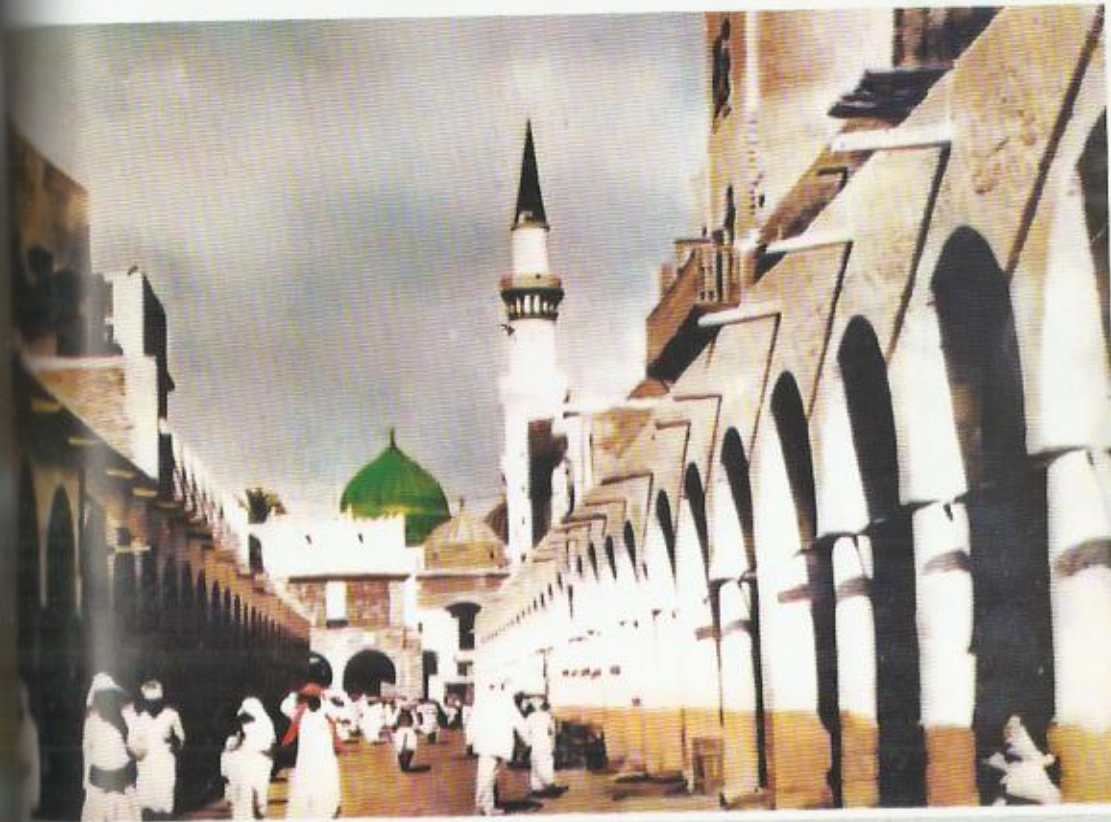
مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قریب ترین ریستوران
(دارتقوی کے پیچھے "مرکزیہ" میں)

۲۰۱۰

۲۰۰۹

...جد نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
سے
قریب ترین
باغ
(...نت البقیع کے پیچھے)

مسجدِ غمامہ اور چوک الغمامہ

مسجدِ نبوی (ﷺ) اور مسجدِ غمامہ

۳ مارچ

یہ ہے سامنے منظر جس میں ہے نظر آ

مسجدِ پیمبر (ﷺ) بھی، مسجدِ غمامہ بھی

مسجدِ غمامہ کی قدیم تصویر

مسجدِ غمامہ، مسجدِ ابوبکرؓ و مسجدِ عمرؓ

جو محبِ طیبہ ہے، دیکھ لے کہ فوٹو میں

مسجدِ غمامہ اور دوسری مساجد ہیں

۲۰۰۳

چوک الغمامہ

۲۷ فروری ۲۰۰۲
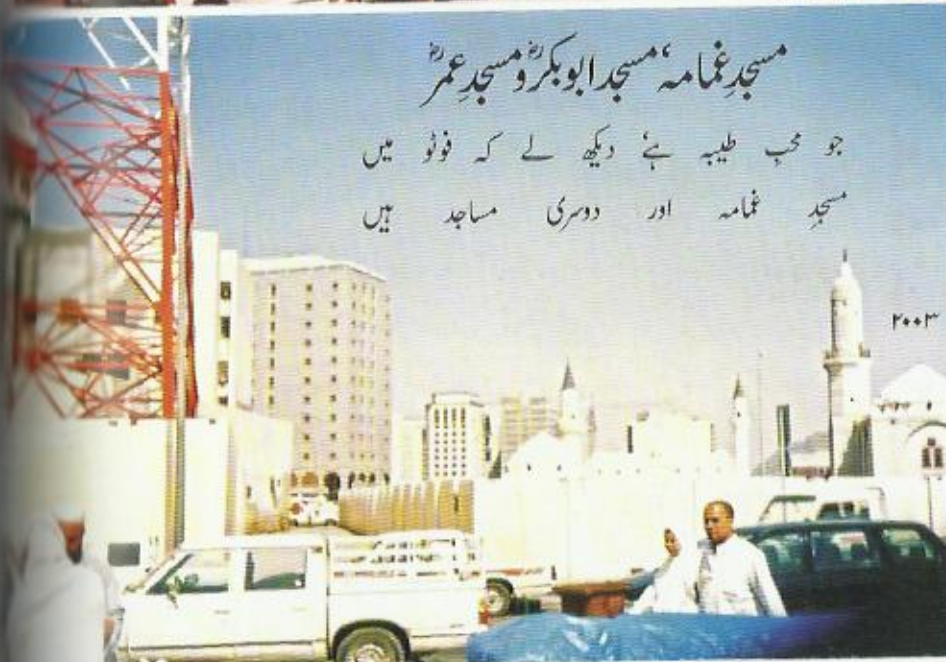
مسجدِ غمامہ (مسجدِ مصلّٰی)

محلہ مناخہ میں موجود مسجدِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے قریب مسجد غمامہ۔ حضور سلطانِ دارین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں سب سے پہلی نمازِ عید ۲ ہجری میں پڑھائی۔ ایک بار دھوپ بہت سخت تھی، صحابہ کرامؓ نے گزارش کی تو بادل چھا گئے۔ یہاں مسجد سب سے پہلے حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے تعمیر کرائی تو بادل چھانے کے واقعے کی نسبت سے اسے مسجد غمامہ کہا جانے لگا۔

یہ مقام ہے جس جا مصطفٰی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی خواہش پر
دھوپ سے بچاؤ کو گھر کے آ گئے بادل
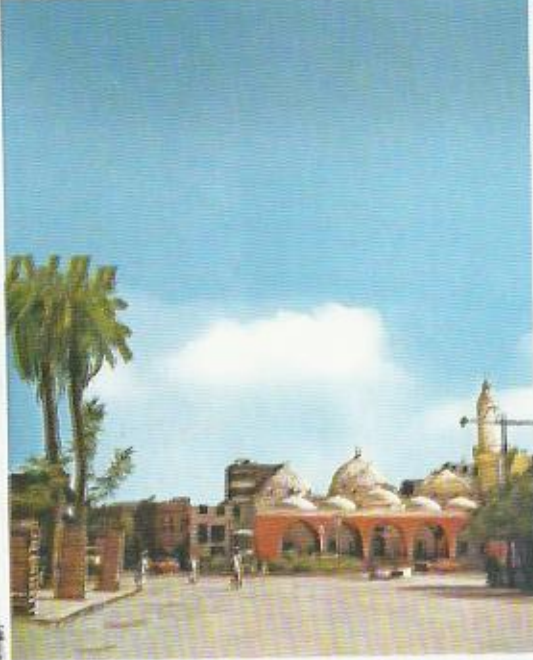
قدیم بازار مناخہ

باب شامی کو جانے والی شارع المناخہ
(سامنے مسجدِ غمامہ نظر آ رہی ہے)

مسجدِ ابوبکر رضی اللہ عنہ {مناخہ}

حضرت ابوبکر صدیقؓ نے اپنے زمانہ خلافت میں یہاں نمازِ عیدالفطر پڑھائی تھی۔
اس کی موجودہ تعمیر سلطان محمد عثمانی نے ۱۸۳۸ء میں کرائی۔
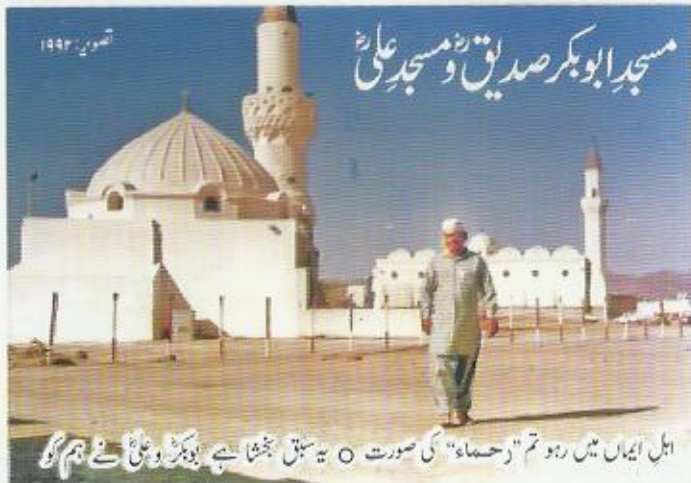
یہاں حضرت عمر فاروقِ اعظمؓ نے اپنے زمانۂ خلافت میں نمازیں پڑھائیں۔

مسجد عمرؓ ایسی اک زیارتِ طیبہ ○ بارگاہِ آقا ﷺ کے ہے قریب تر واقع
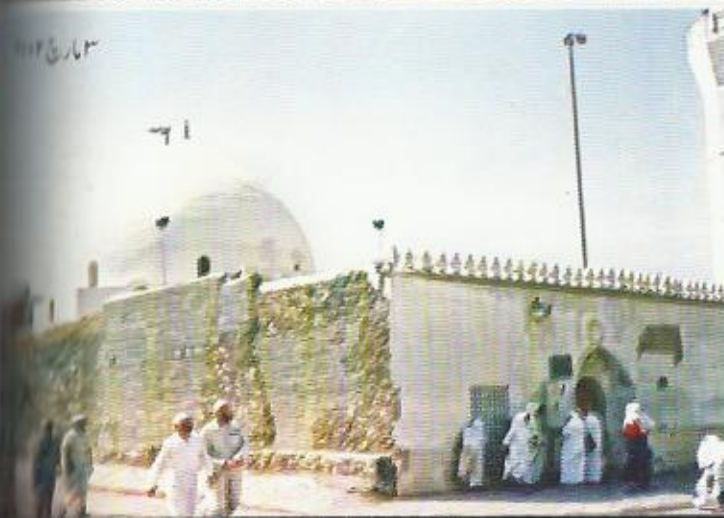
مسجدِ علیؓ (شارع الساحۃ)

ایک اور مسجد ہے قریۂ محبت میں
مرتضیٰؓ کی نسبت سے جو وجود رکھتی ہے

تصویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

۳ مارچ ۲۰۰۲

مسجدِ علی رضی اللہ عنہ

مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے شمال مغرب میں ہے۔

حضرت عثمان غنیؓ کے گھر کے محاصرے کے بعد یہاں
حضرت علی المرتضیٰؓ نے نمازِ عید کی امامت کرائی تھی۔

قرب میں پیمبر (ﷺ) کی مسجد مقدس کے
مسجد علی تھی یہ اب سے سو برس پہلے
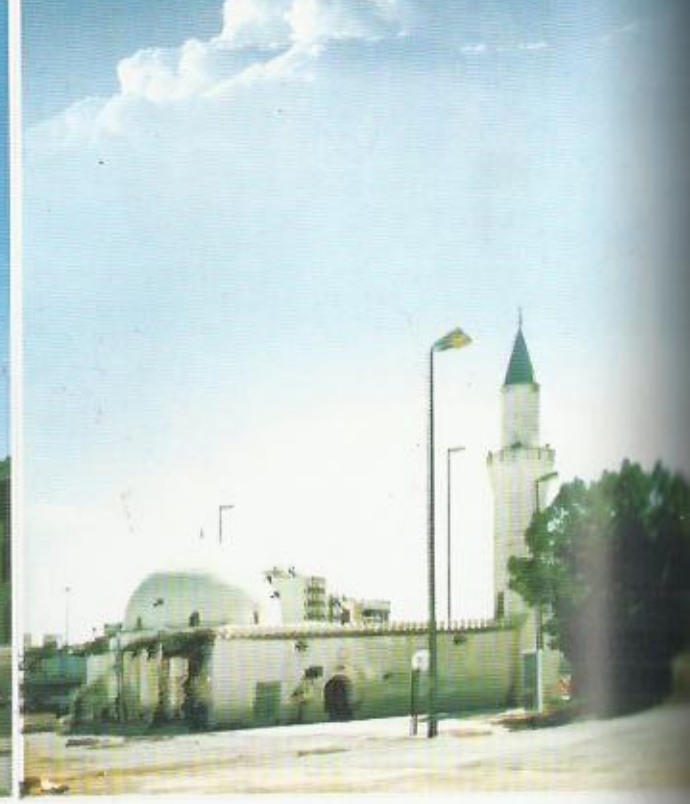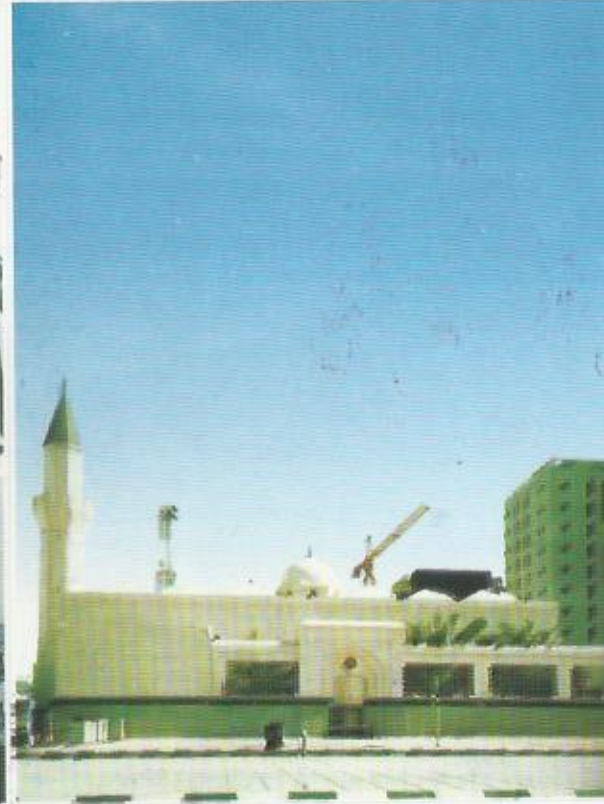
یا ایہا المزمل
قُمِ الَّیلَ اِلَّا قَلِیلًا
(المزمل۔۷۳:۱)
اے کمبل اوڑھنے والے!
رات کو کم وقت کے لیے کھڑے ہوا کریں
میرا خدائے لم یزل کمبل میں لپٹے دیکھ کر ○ کہنے لگا محبوب (ﷺ) کو یا ایھا المزمل

سقیفہ بنی ساعدہ

یہ جگہ بنو ساعدہ کی ملکیت تھی۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے
وصال کے بعد صحابہؓ یہیں اکٹھے ہوئے تھے اور
یہیں حضرت ابو بکرؓ کو خلیفۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)
منتخب کیا گیا تھا۔
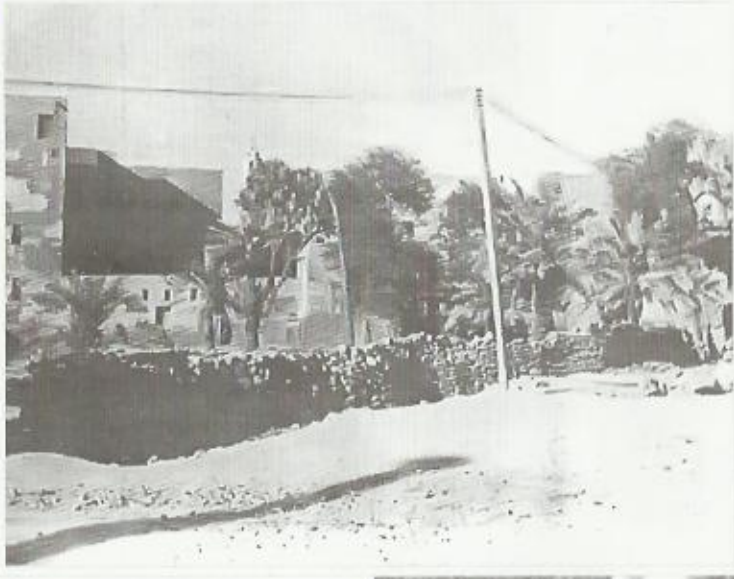
سقیفہ کی جگہ پر
مکانات ڈھائے
جارہے ہیں۔

مسجدِ بخاری

شارعِ بوذرؓ پہ واقع دیکھتے ہیں جس کو لوگ
مسجدِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے ہے نزدیک تر مسجد یہی

باب شامی کے اندر مسجد عثمانؓ

۲۷ فروری ۲۰۰۲

مسجدِ عثمان رضی اللہ عنہ

مسجدِ بلال رضی اللہ عنہ

(مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وسلم)، اسواق الحرم اور پل کے پار عوالی میں ہے)

ہے بلالِ پاکؓ سے منسوب یہ مسجد مگر
دوستو! اس کی نہیں تاریخی حیثیت کوئی
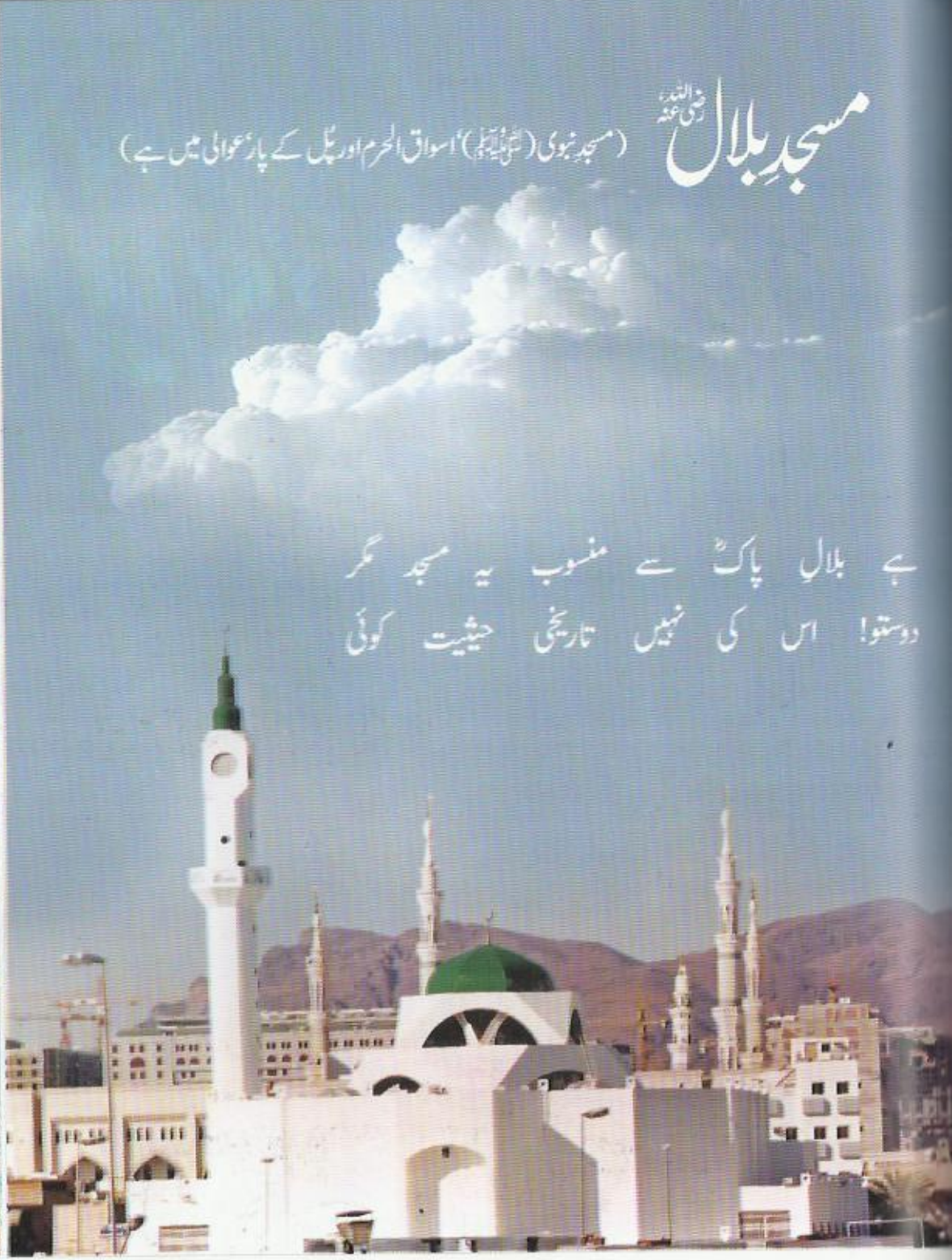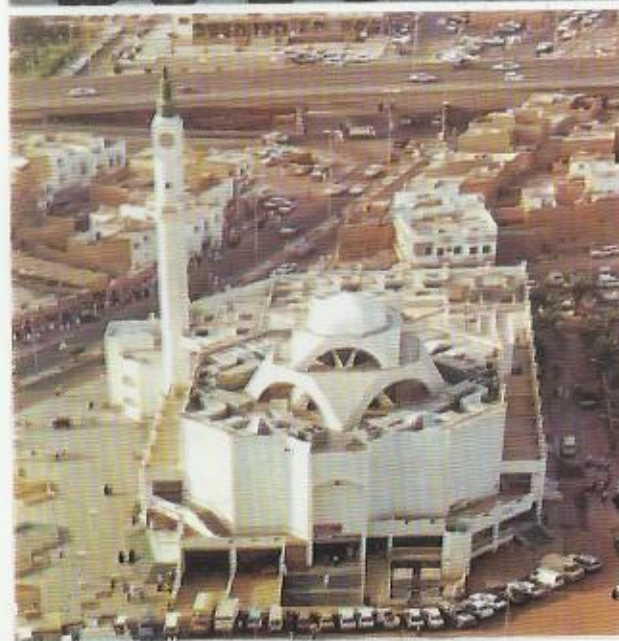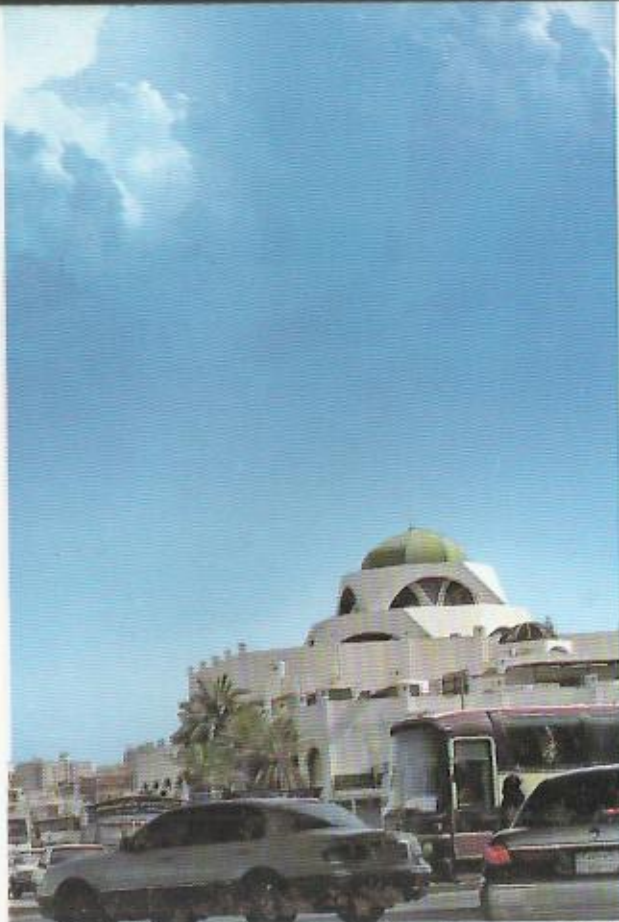
جنّت البقیع

۲۰۰۹
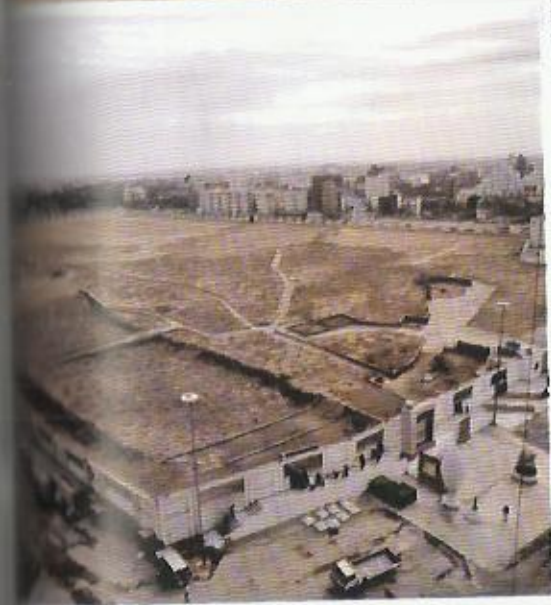
جنت البقیع

طیبہ کا قدیم قبرستان، جو آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے قدموں کی طرف واقع ہے۔ پہلے یہ جگہ ایک قسم کی
یوں سے بھری ہوئی تھی، اس لیے اسے "بقیع الغرقد" کہا جاتا تھا۔

انصار میں سے اسعد بن زرارہؓ اور مہاجرین میں سے عثمان بن مظعونؓ سب سے پہلے جنت البقیع میں
ہوئے۔ پہلے اہم صحابہ کرامؓ اور اہلِ بیتِ اطہارؑ کی قبروں کی قبوں کے ذریعے نشاندہی تھی۔ اب قبے ختم
دیے گئے ہیں اور کسی بزرگ ہستی کے بارے میں معلوم نہیں ہوتا کہ ان کی قبر کی جگہ کونسی ہے۔ بخشیش
کی کوشش میں کچھ لوگ زائرین کو کچھ اطلاعات دیتے ہیں لیکن ایسی نشاندہی پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔

البتہ اس قبرستان میں حضرت عثمان ذوالنورین، سیدنا ابراہیم بن رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، عبدالرحمٰن بن
سعد بن مالک (ابی وقاص)، سعید بن زید، عباس بن عبدالمطلب، ابوسفیان بن حارث بن
المطلب، عقیل بن ابی طالب، امام حسن، امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر صادق، عبداللہ بن جعفر طیار،
سعید خدری (رضی اللہ عنھم)، امہات المومنین میں حضرت عائشہ صدیقہ، حضرت سودہ، حضرت صفیہ،
حضرت اُمِ حبیبہ، حضرت حفصہ، حضرت اُمِ سلمہ، حضرت [illegible] جحش، حضرت زینب بنت [illegible] اور حضرت
ماریہ (رضی اللہ عنھن)، بنات النبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)، سیدہ زینب، سیدہ رقیہ، سیدہ اُمِ کلثوم اور سیدہ فاطمۃ الزہرا
(رضی اللہ عنھن)، حضرت فاطمہؓ بنت اسد، حضرت حلیمہ سعدیہؓ اور امام مالک رحمۃ اللہ علیہ اور دوسرے
بزرگ آسودہ ہیں۔

راقم اس لیے اندر نہیں جاتا کہ جہاں اس وقت بقیع کا گیٹ ہے، وہاں بھی اہلِ بیت کے مزار تھے، نیز اندر
کی نشاندہی نہیں ہے، اس لیے خوف ہے کہ کہیں کسی بزرگ ہستی کی قبر پر پاؤں نہ پڑ جائے۔

آل و صحابہ کی بنی جب سے قیام گاہ
رشکِ بہشت تب سے ہوئی جنت البقیع
پھر اس کو اور عظمت و رفعت عطا ہوئی
آئے ہیں جب سے پدرِ نبیؐ جنت البقیع

خوش قسمتی اس کی ہے کہ تدفین کی خاطر
قدموں کی طرف جس کو بھی آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے جگہ دی

روح اُس کی قربِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) پا گئی
جو بقیعِ پاک میں مٹی ہوا

جنّت البقیع
{قدیم مناظر}
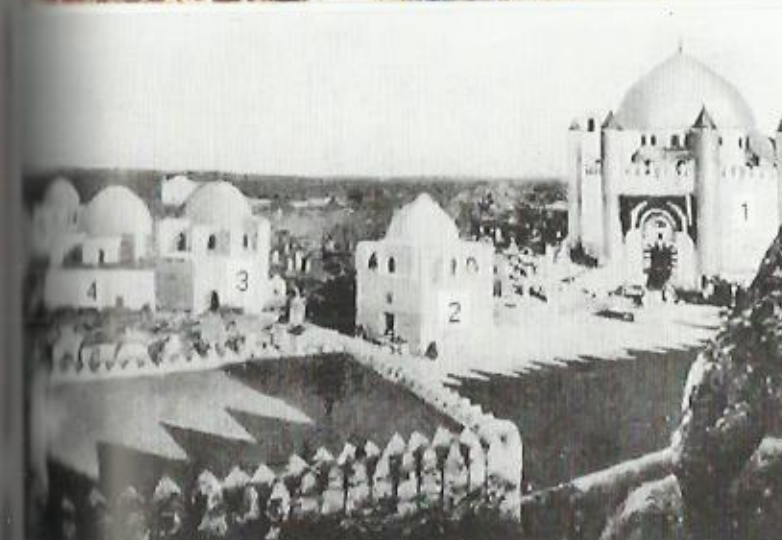
1
2
3
4

جنت البقیع {قدیم مناظر}
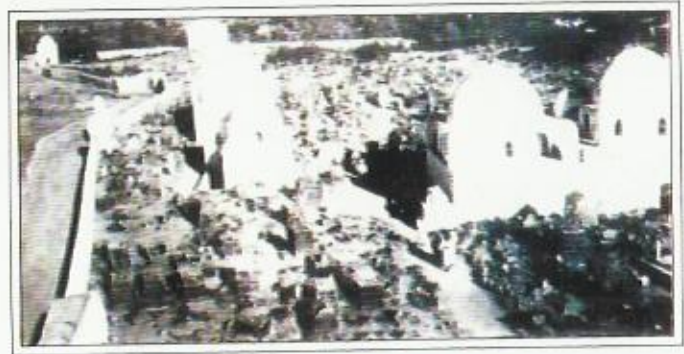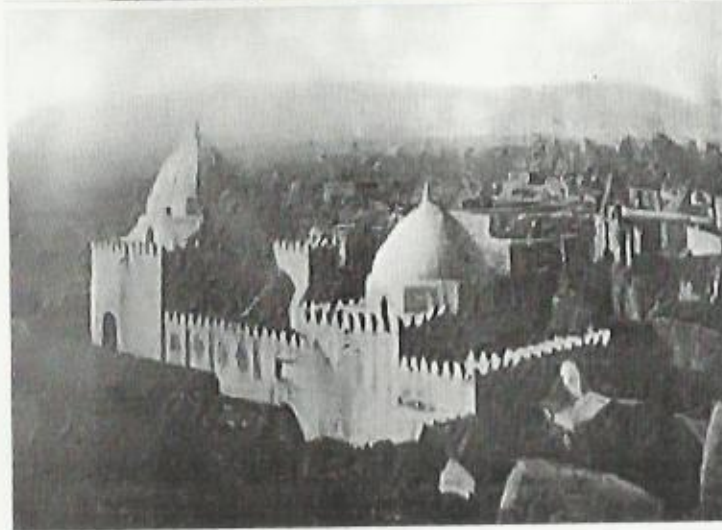
أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝٢
الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣

وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ

کیا ہم نے آپ کا سینہ کشادہ نہ کیا۔
اور آپ پر سے آپ کا وہ بوجھ اتار لیا
جس کا آپ کی پیٹھ پر دباؤ تھا۔
اور ہم نے آپ کی خاطر آپ کا ذکر بلند کر دیا

أَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝١ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝٢
الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ ۝٣ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝٤ (الم نشرح ۹۴: ۱-۴)

"لکَ" (آپ کی خاطر) سے عیاں کیسی ہوئی ہے
اُسلوب کی ندرت "ورفعنا لک ذکرک"

مسجدِ اجابہ

...ن کے کنارے واقع ہے۔ اوس کے قبیلے بنو معاویہ کی اس جگہ پر
...ور سید المرسلین (ﷺ) نے دو رکعتیں پڑھیں اور تین دعائیں مانگیں۔

مسجدِ اجابہ ہے وہ جگہ جہاں لوگو!
دو دعائیں آقا (ﷺ) کی پا گئیں قبولیت

جب دعائیں رب نے سرور (ﷺ) کی یہاں پر کیں قبول
کیوں نہ ہو اپنی دعاؤں کی قبولیت یہاں

مسجدِ سبق

مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے شمال مغرب میں واقع جس میدان میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حکم پر صحابہ کرامؓ، گھڑ سواری، دوڑ اور دوسری مشقیں کیا کرتے تھے، وہاں بنائی گئی مسجد اب کسی بڑی بلڈنگ کی تیاری کے باعث شہید کر دی گئی ہے۔

مصنف ۲۰۰۲، ۲۰۰۳ کے دوران دن میں کئی بار اس کے سامنے سے گزرتا تھا کیونکہ ان دنوں اس کا قیام پاکستان ہاؤس سے متصل واقع دارِ طلحہ میں رہا۔

۲۰۰۳

مسجد ابو ذر غفاری رضی اللہ عنہ

حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے مروی ہے کہ یہاں حضور خیر الوریٰ علیہ الصلوٰۃ والثناء نے نماز میں طویل سجدہ فرمایا۔ صحابہ کرام کے استفسار پر آپ نے فرمایا کہ جبریل نے پیغام پہنچایا ہے کہ جو شخص رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم پر درود بھیجے گا اللہ تعالیٰ اس پر رحمتیں نازل کرے گا۔

وقد جاءهم

رسول مبین

وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۳﴾

(الدخان۔۴۴:۱۳)

حالانکہ ان کے پاس رسولِ مبین

(ﷺ) تشریف لا چکا

"اطیعوا الرسول" آیا حکمِ الٰہی
مطاعِ دل و جاں "رسولٌ مبین"

مسجد عنبریہ

(نزد ریلوے سٹیشن)

مسجدِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے مغرب کی طرف مسجد ہے یہ
قربِ ''اسٹیشن'' میں منظر جس کا ہے جاذب نظر
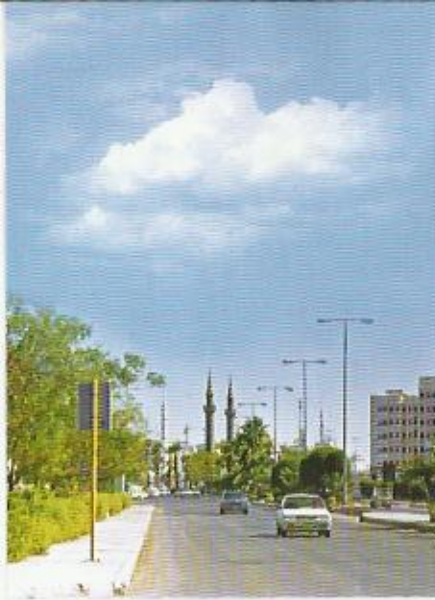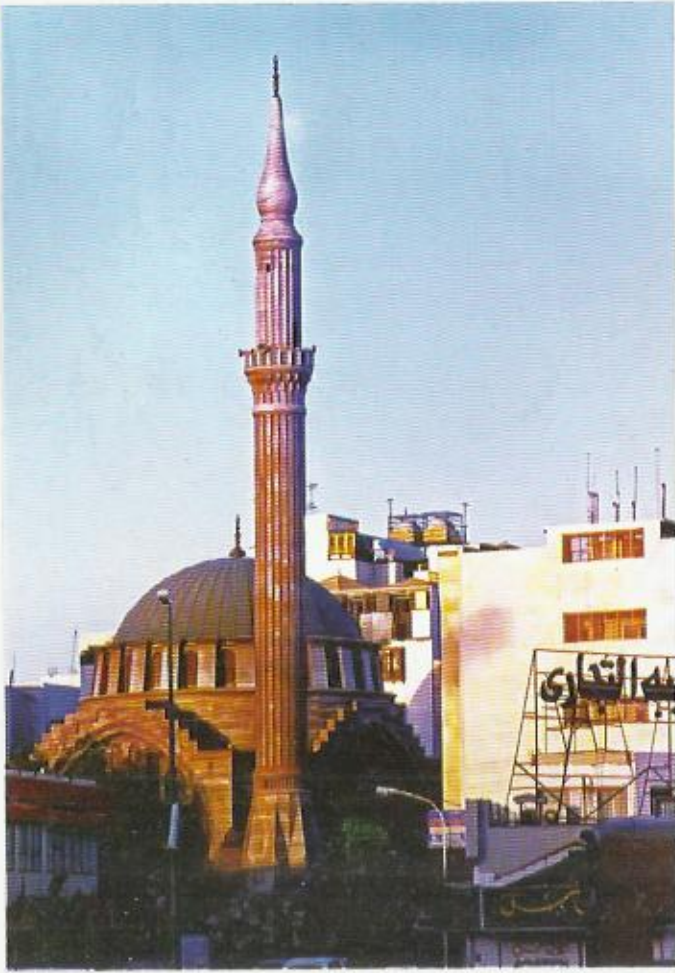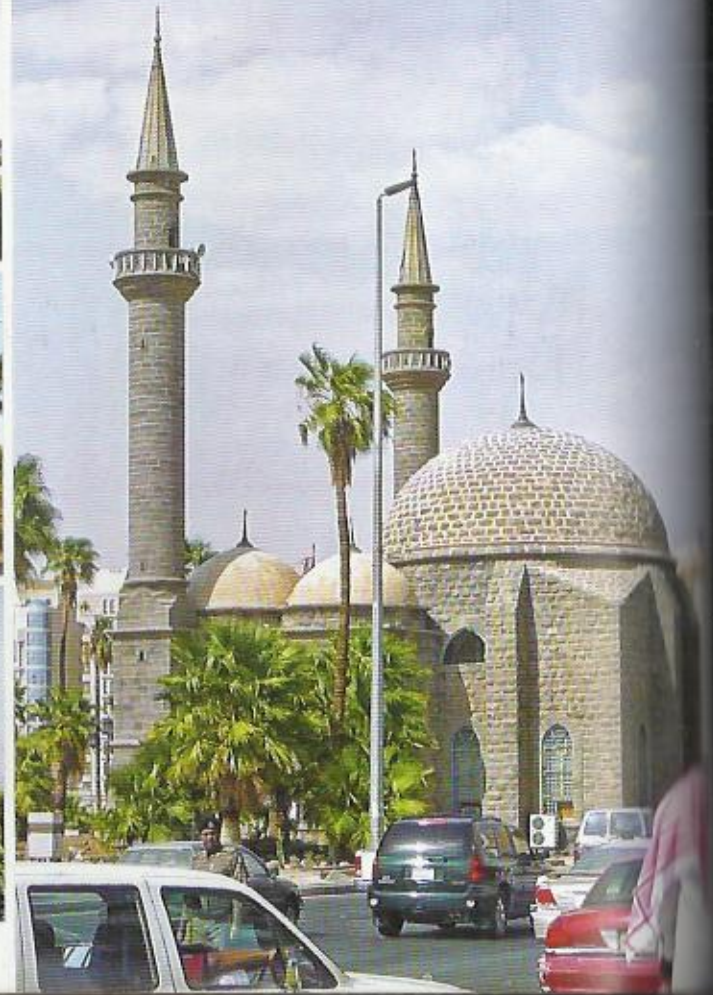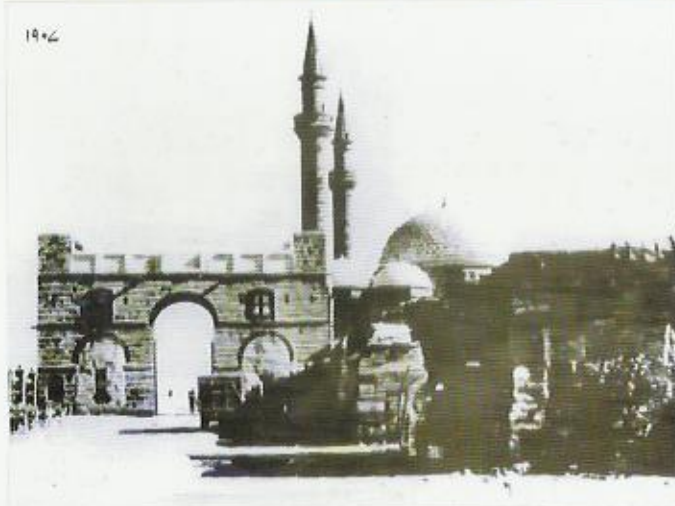
مسجد سقیا

حضورِ پُرنور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے بدر کو جاتے ہوئے حضرت سعد بن ابی وقاص زہری رضی اللہ عنہ کی ملکیت کی اس جگہ پر نماز پڑھی۔
ترکوں نے یہاں مسجد بنادی جو ریلوے سٹیشن، مدینہ منورہ سے متصل واقع ہے۔ اسے ''قبۃ الرءوس'' بھی کہتے ہیں۔
آج کل اس میں نماز نہیں ہوتی۔

عنبریہ اور اسٹیشن سے بالکل متصل
مسجدِ سقیا کی ہے تصویر اپنے سامنے

لقد من اللہ

علی المومنین اذ بعث فیہم رسولا

لَقَدْ مَنَّ اللّٰہُ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ اِذْ بَعَثَ فِیْھِمْ رَسُوْلًا

(آل عمران ۳:۱۶۴)

بے شک اللہ کا مومنوں پر بڑا احسان ہے کہ اس نے
انھی میں سے ان میں رسول بھیجا

آمدِ سرکارِ ہر عالم (ﷺ) پہ ہم خوش کیوں نہ ہوں
بعثتِ سرکار (ﷺ) میں نکتہ ہے من اللہ کا

اسلام کی پہلی مسجد جس کے بارے میں رب کریم جل وعلا نے فرمایا کہ پہلے دن سے اس کی بنیاد تقویٰ پر رکھی گئی ہے۔ اس کی تعمیر میں آپ سرکار (ﷺ) نے اپنے اصحاب کرامؓ سے مل کر حصہ لیا۔ یہ جگہ حضرت کلثوم بن ہدمؓ نے مسجد کے لیے وقف کی تھی۔

فرمان حضور (ﷺ) ہے کہ جو شخص گھر سے نیت کر کے آئے اور یہاں کوئی نماز پڑھ لے اسے عمرے کا ثواب ملے گا۔

خود محبوب رب کریم (ﷺ) ہفتے کے دن فجر کی نماز کے بعد اس مسجد میں تشریف فرما ہوتے تھے۔

زائرین کو چاہیے کہ یہاں زیادہ سے زیادہ حاضری دیں عمرے کریں اور سعادتیں حاصل کریں۔

توسیع کے لیے موجودہ عمارت ۱۹۸۶ میں مکمل ہوئی۔ ابتدا میں اس کا صرف ایک منار تھا۔ اب چار منار اور ۶ گنبد ہیں۔
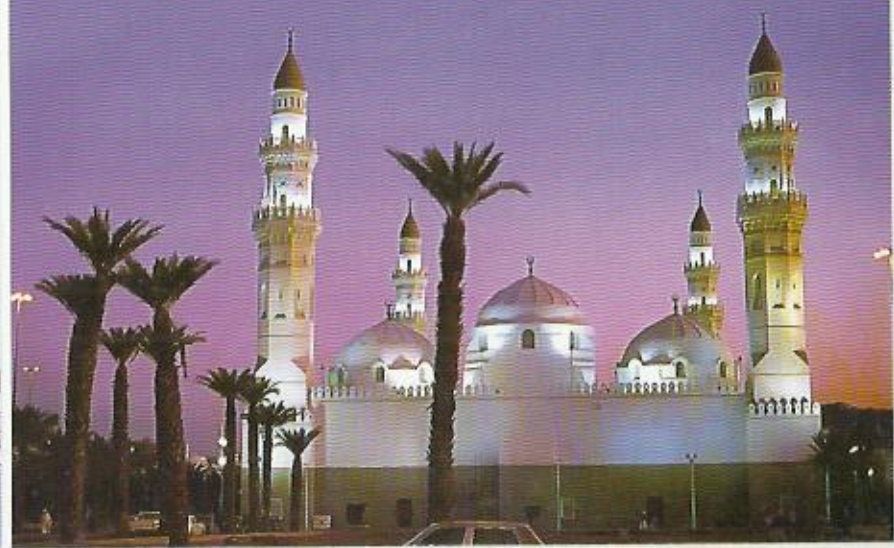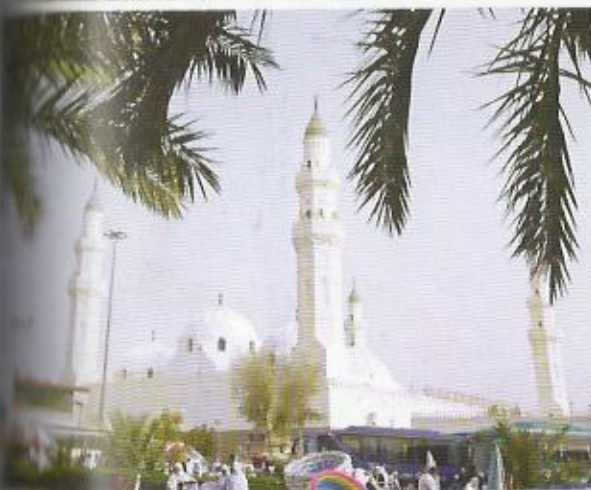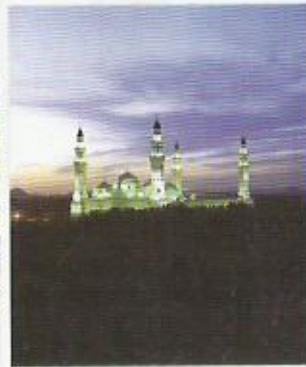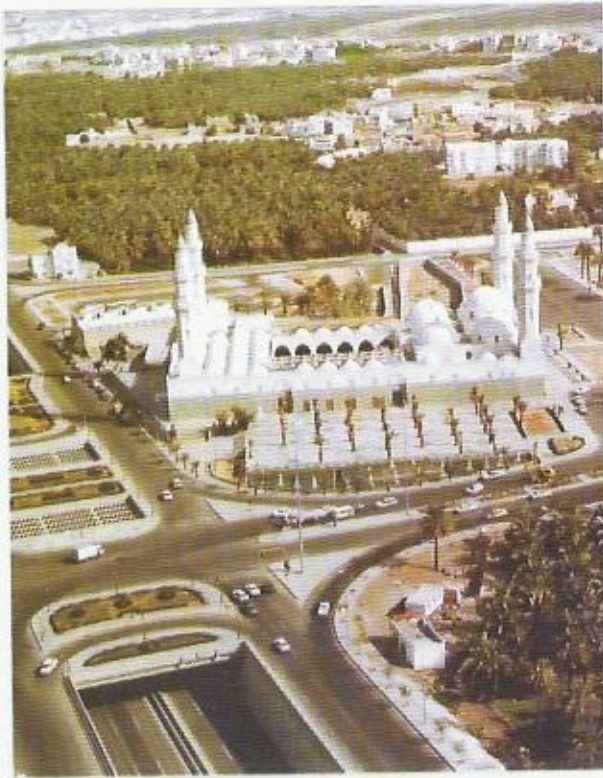
مسجدِ قُبا

یہاں بنائی پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے مسجدِ اول
ہے میرے دل میں اسی واسطے قبا کا ادب

ممنون ہوں میں حضرتِ عبدالمجید کا
ہر روز لے کے جاتے رہے ہیں مجھے قبا

محمود شہرِ پاک میں "صلِ علیٰ" کے ساتھ
کرتا تھا بعدِ فجر میں پیدل قبا کا رُخ
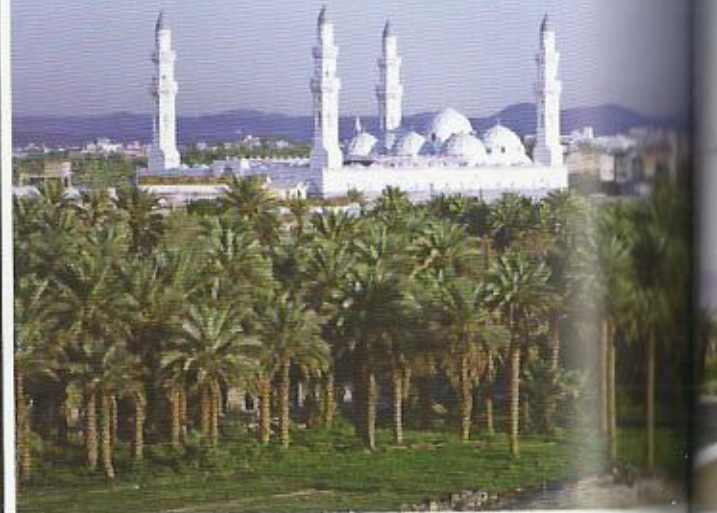
اندرونِ مسجدِ قُبا

مسجد قُبا {قدیم مناظر}

بئرِ خاتم
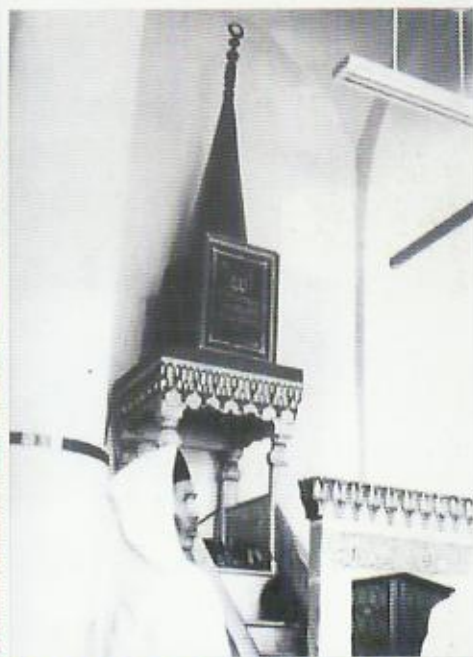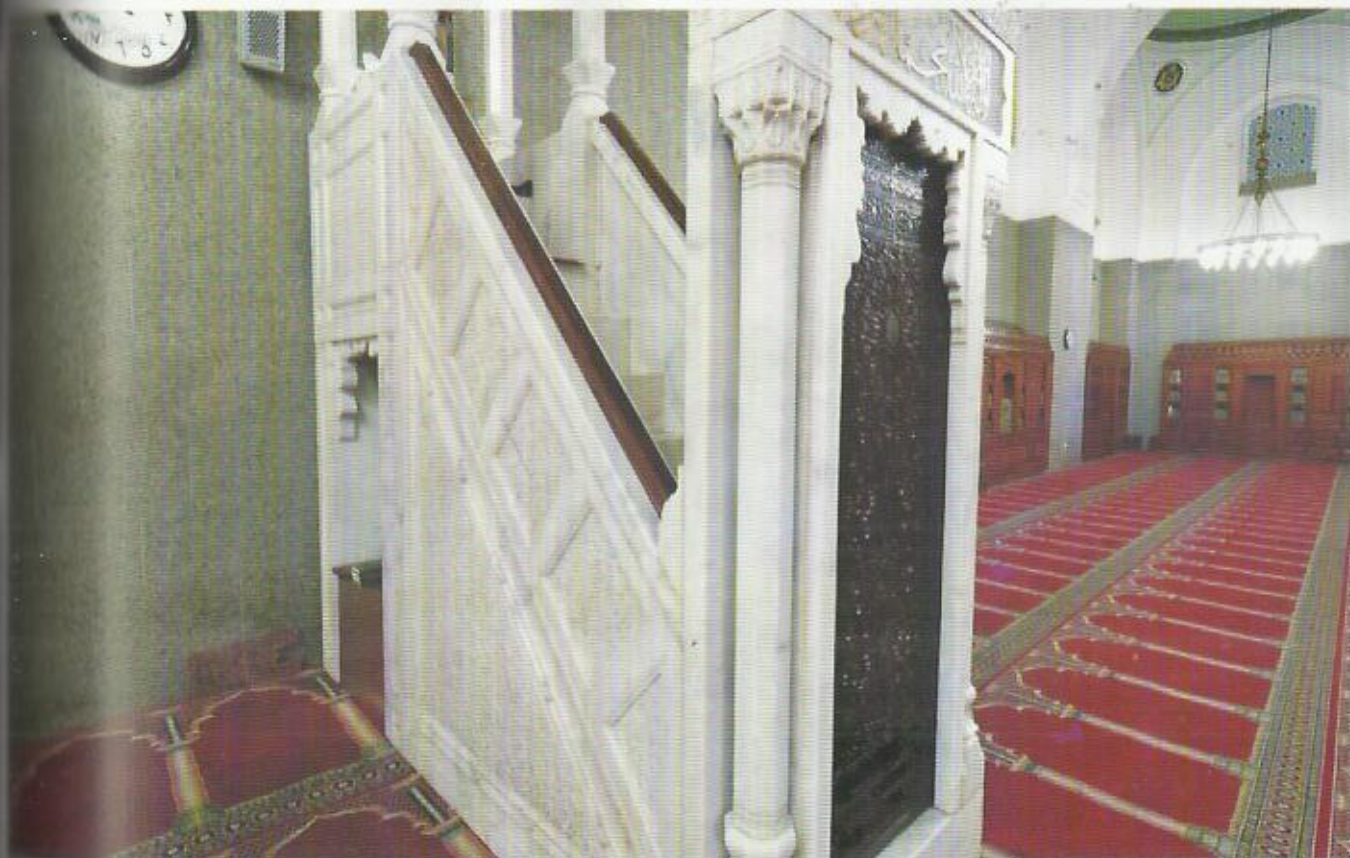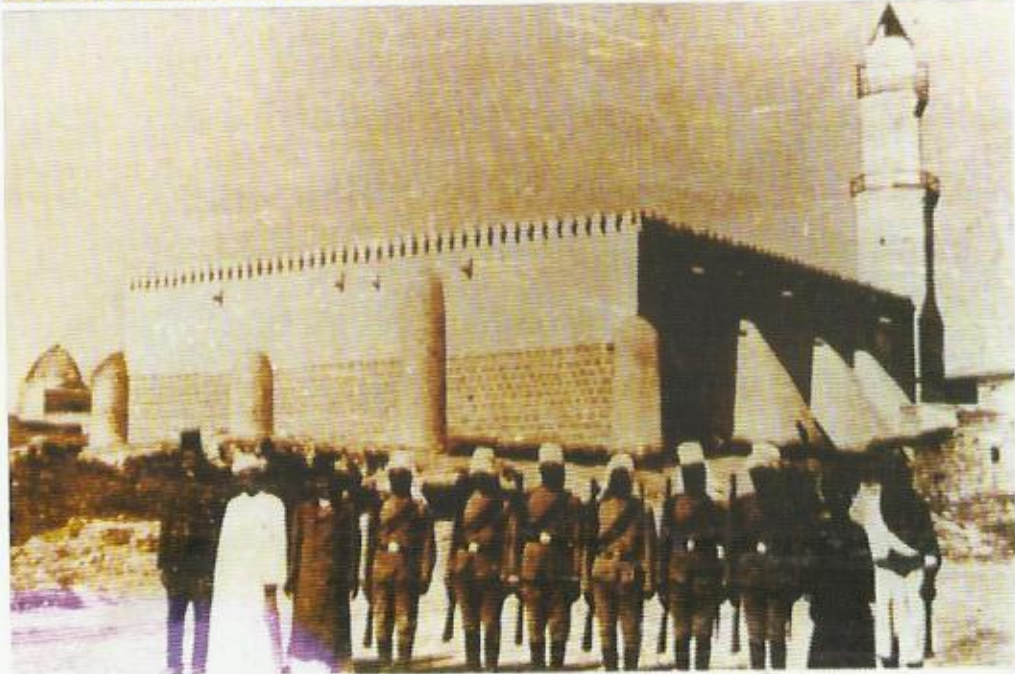
اسے بئر اریس بھی کہا جاتا ہے۔ اریس ایک یہودی کا نام تھا' بنیادی طور پر جس کی ملکیت میں یہ کنواں تھا۔ مسجد قبا کے پہلو میں واقع اس کنوئیں پر حضور (ﷺ) اصحابِ ثلاثہ کے ساتھ بیٹھے تھے کہ حضور (ﷺ) کی انگوٹھی حضرت عثمانؓ کے ہاتھ سے کنوئیں میں گر گئی اور کوشش کے باوجود نہیں ملی۔ اب اس مقام پر فوارے نصب کر دیے گئے ہیں۔

مسجد قبا سے متصل قبرستان
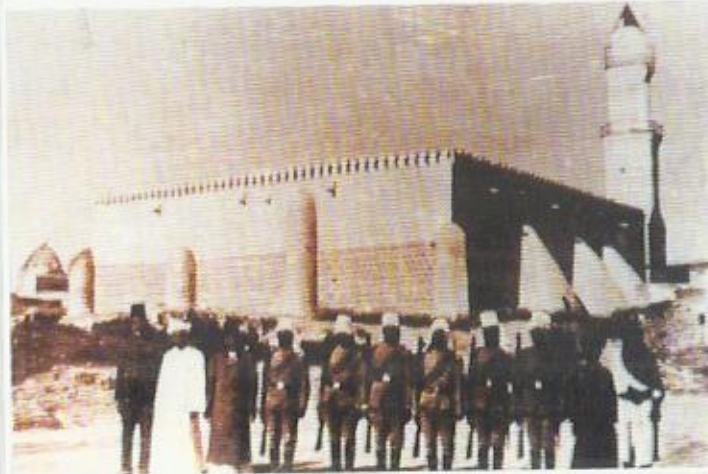
دار کلثوم بن ہدمؓ

حضور سرکارِ ہر عالم (ﷺ) نے مکہ مکرمہ سے ہجرت فرمائی تو قبا میں یہاں دو ہفتے کے قریب قیام فرمایا۔
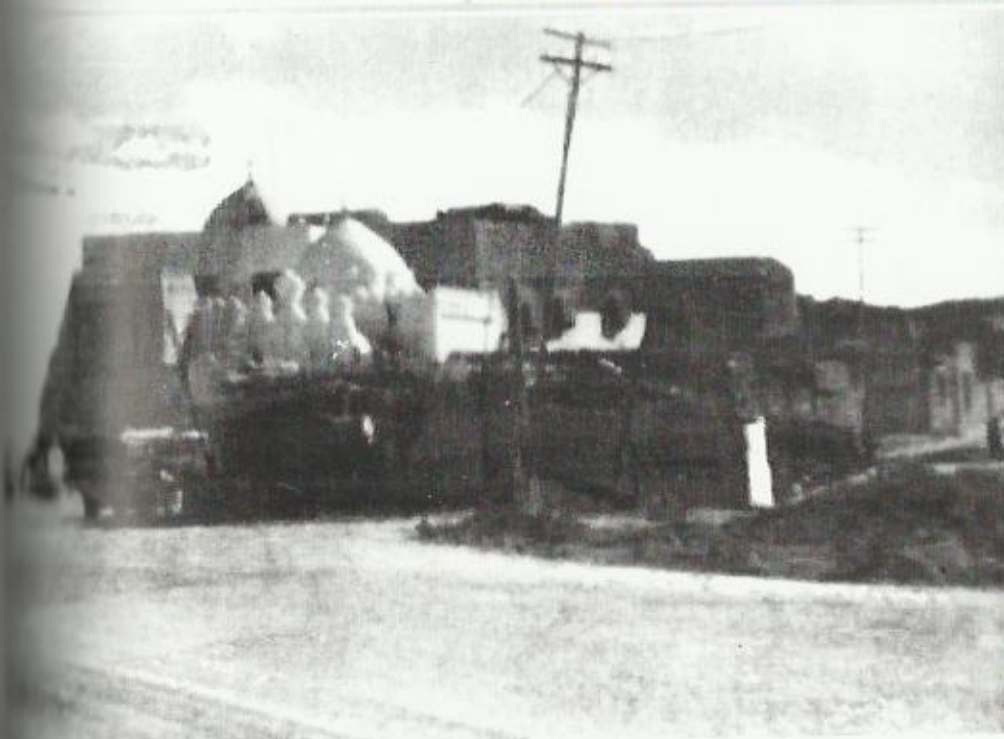
قلعہ قُبا
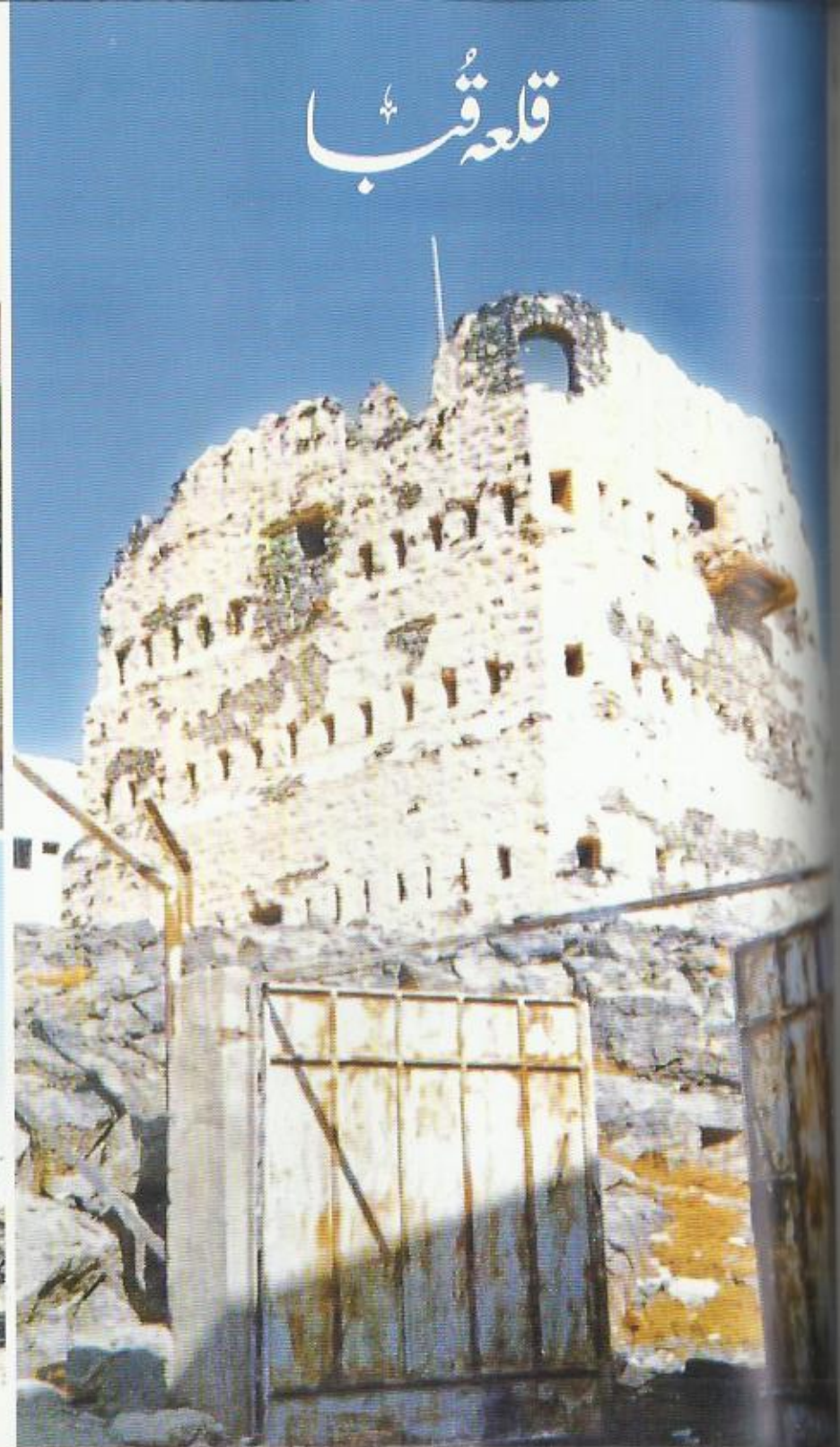
1164
والقلم
ومایسطرون
ماانت
بنعمۃ ربک
نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ۝١ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ
(القلم ۶۸:۱)
ن۔ قسم ہے قلم کی اور اس کی تحریر کی۔ آپ تو اللہ کے فضل سے مجنون نہیں
پیار خالق کو ہے اپنے محبوب (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے
ہے نشاں درمیاں سورہ ن کا

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا

بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ

تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰى بَعْضٍ مِنْهُمْ مَّنْ كَلَّمَ اللّٰهُ وَرَفَعَ بَعْضَهُمْ دَرَجٰتٍ (البقرہ۔۲:۲۵۳)

یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک کو دوسرے پر افضل کیا۔ ان میں سے کسی سے اللہ نے کلام کیا اور کوئی وہ جسے سب درجوں پر بلند کیا

ذات تھی پیشِ نظر اس کے، حبیبِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی ○ جب مرے خالق نے فرمائی ہے "فضلنا" کی بات

قدیم تصویر

مسجد جمعہ

(محلّہ بنی سالم بن عوف میں)

یہاں حضور سرکارِ مدینہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے پہلی نمازِ جمعہ پڑھائی تھی۔ اس وقت آپ قبا سے مدینہ منورہ کی بستی کی طرف تشریف لے جا رہے تھے۔

جب پڑھایا جمعہ سرکارِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے یہاں
خالقِ کون و مکاں نے فرض اسے فرما دیا

جمعۃ المبارک کی تھی نماز جو پہلی
سرورِ دو عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) نے اس جگہ پڑھائی تھی

۲۰۰۵
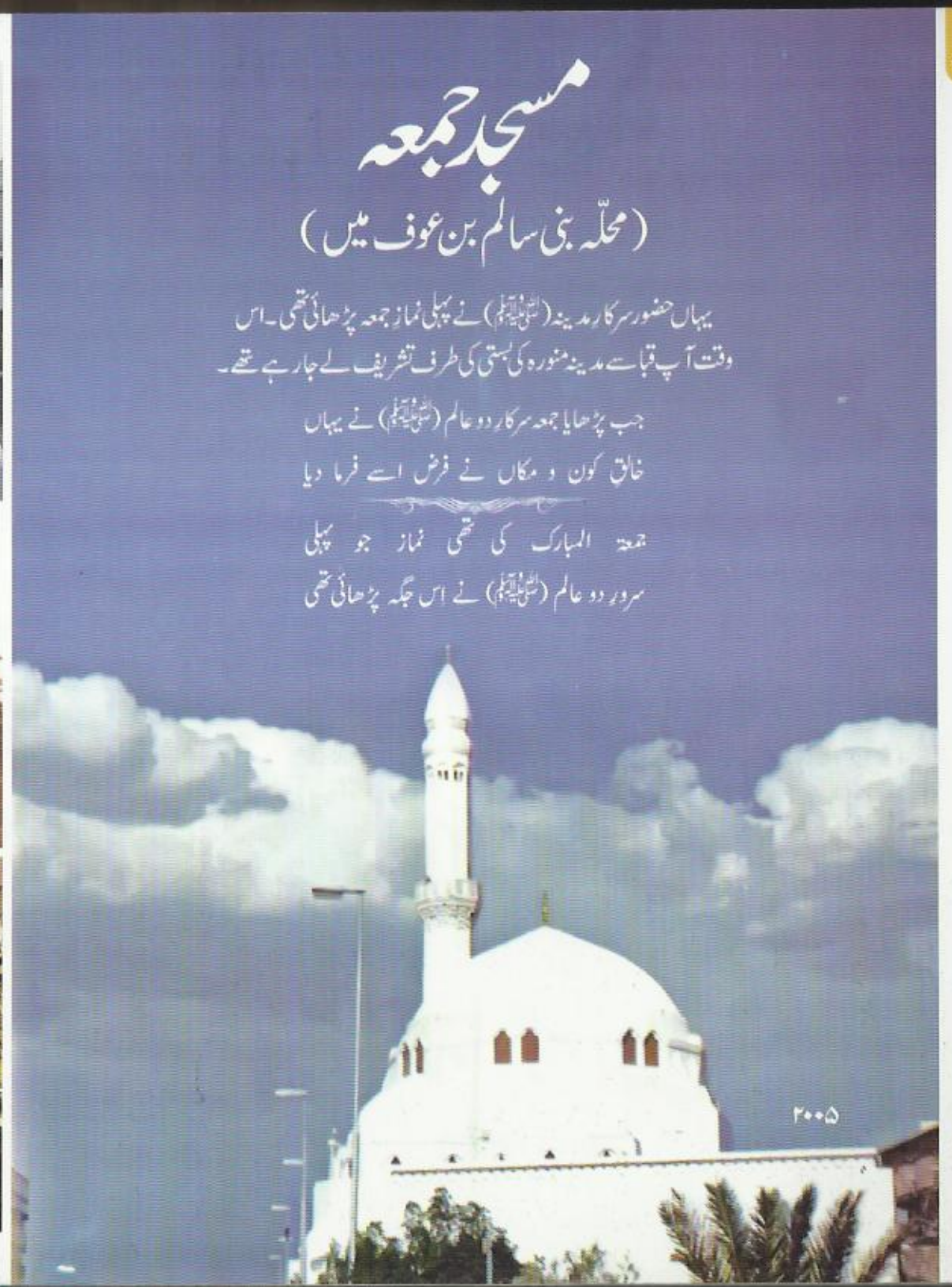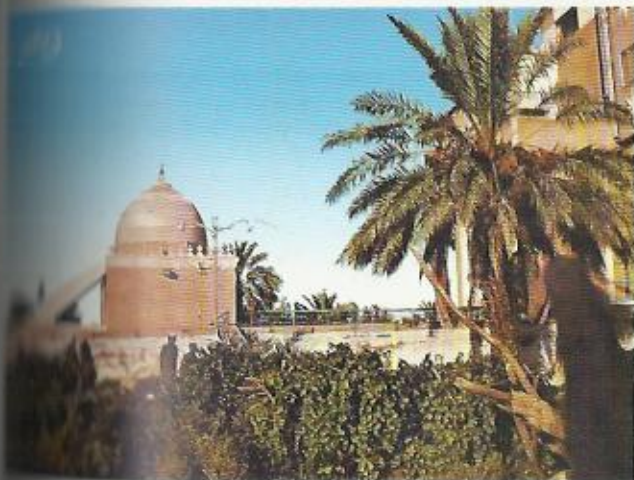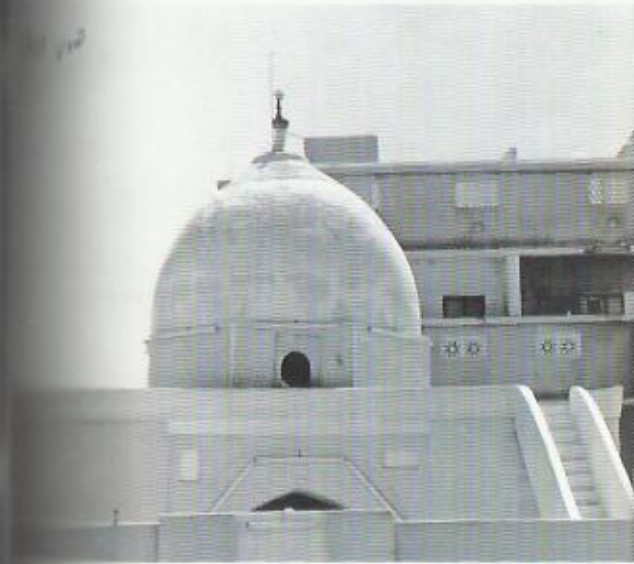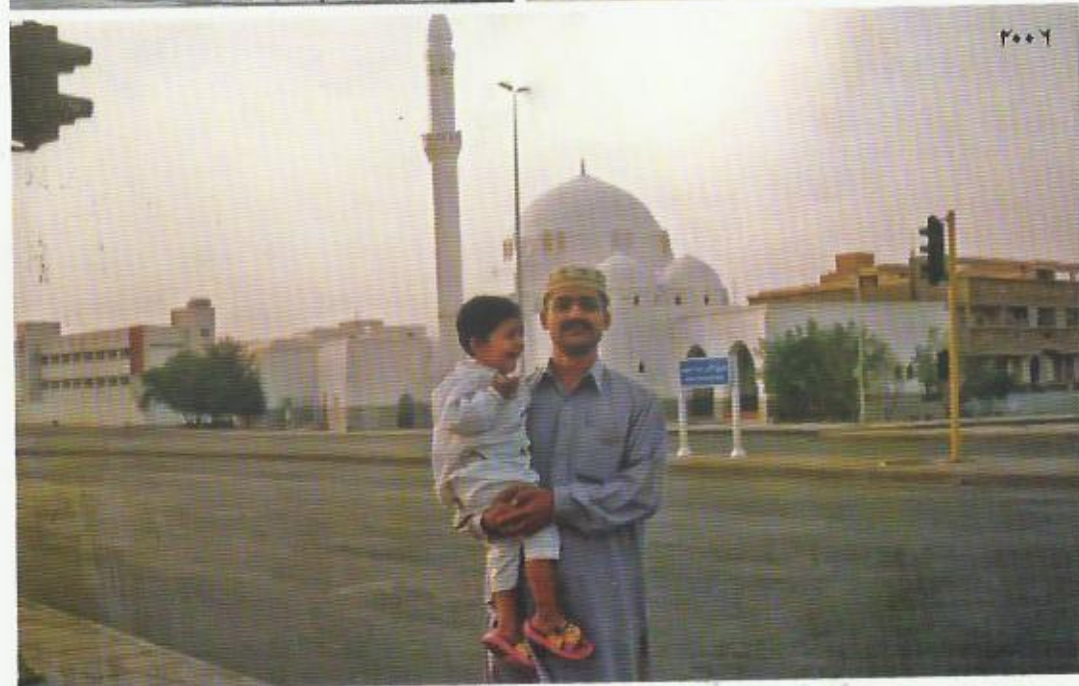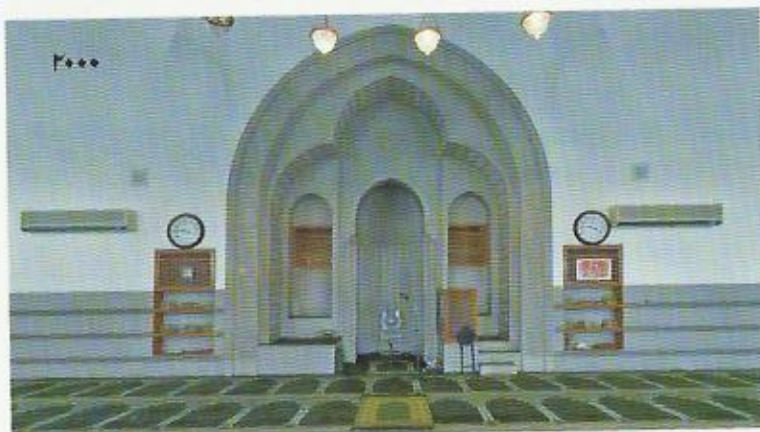
مسجد جمعہ
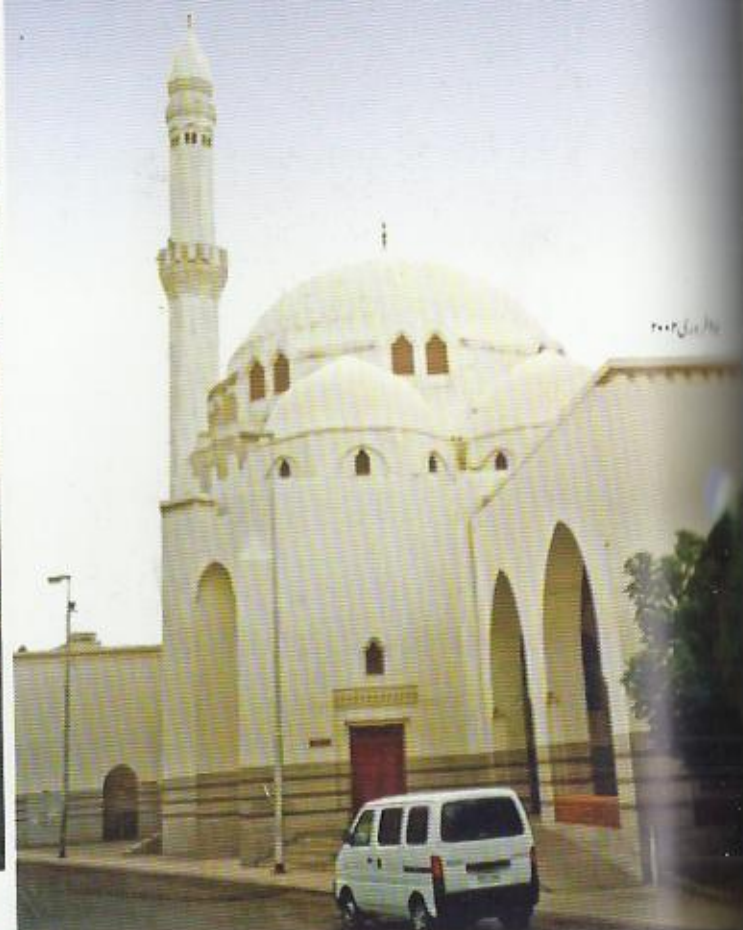
مسجدِ بناتِ بنو نجّار

جہاں بنونجار کی بچیوں نے حضور رسولِ اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی مدینۂ طیبہ میں تشریف آوری پر خیر مقدمی گیت گائے تھے۔ یہ مسجد اب شہید ہو چکی ہے۔ مصنف نے یہاں ۱۹۸۹، ۱۹۹۱ میں نفل پڑھنے کی سعادت پائی تھی۔

بچیاں معصوم جو گاتی تھیں اس جا پر کھڑی
سب سے پہلی نعت بعدِ ہجرت آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) تھی وہ

۱۹۹۱

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً تَرْضٰهَا

(البقرۃ ۲:۱۴۴)

ہم آپ کا بار بار آسمان کی طرف منہ کرنا دیکھ رہے ہیں۔ تو ضرور ہم آپ کو اس قبلے کی طرف پھیر دیں گے جسے آپ چاہتے ہیں

ترضٰها

قَدْ نَرٰى تَقَلُّبَ
وَجْهِكَ فِي السَّمَآءِ
فَلَنُوَلِّيَنَّكَ قِبْلَةً

سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وسلم) کی مرضی ہی کو اہمیت ملی
خالقِ عالم کو بھی مرغوب ترضٰها رہا

مسجد قبلتین

اس مسجد میں نمازِ ظہر کے دوران میں حضور محبّ و محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء کی خواہش پر قبلہ تبدیل کرنے کی اجازت ہوئی اور بیت المقدس کے بجائے کعبۃ اللہ کو منہ کر لیا گیا۔ اسے دو قبلوں والی مسجد کہا جاتا ہے کہ پہلے کعبے کی طرف پشت تھی اب بیت مقدس کی طرف ہے۔

بجائے اقصیٰ جو کعبہ ہمارا قبلہ ہوا
نظر میں لائیے اس فیصلہ کا پس منظر

مرے آقا (ﷺ) نے منہ موڑا جو اپنا بیتِ مقدس سے
نبی (ﷺ) کے پیچھے کعبے کو صحابہؓ پھر گئے سارے
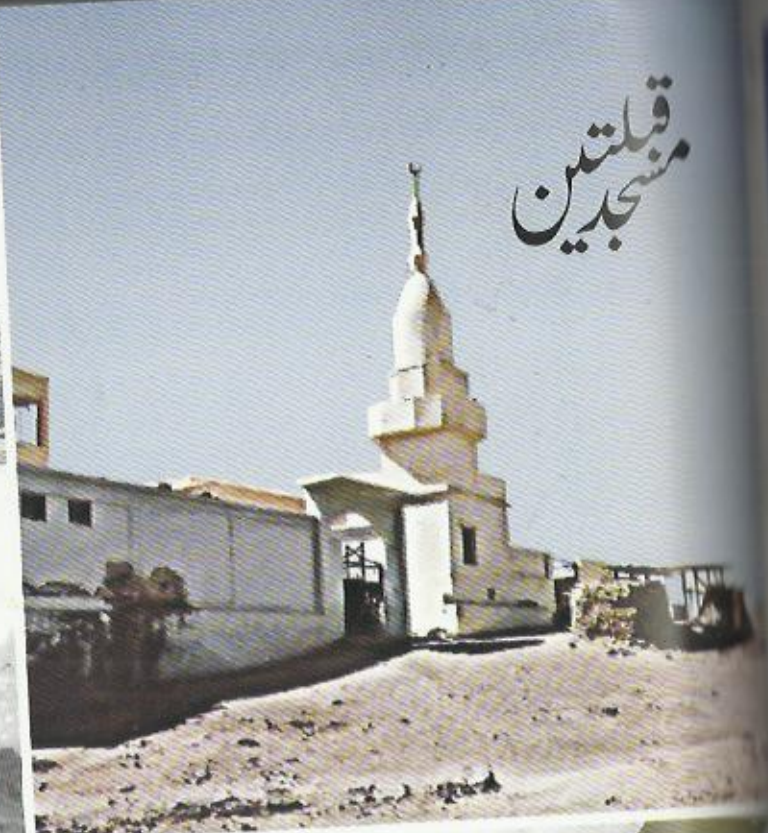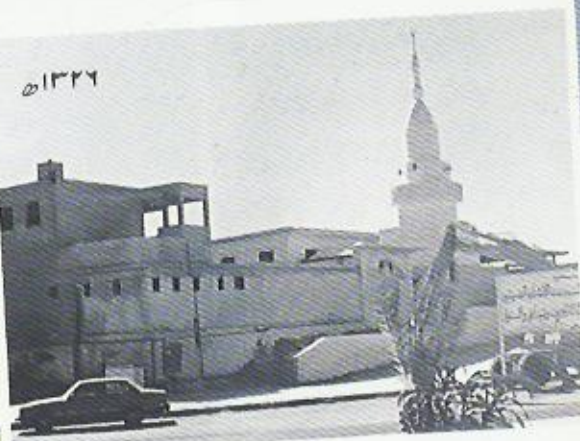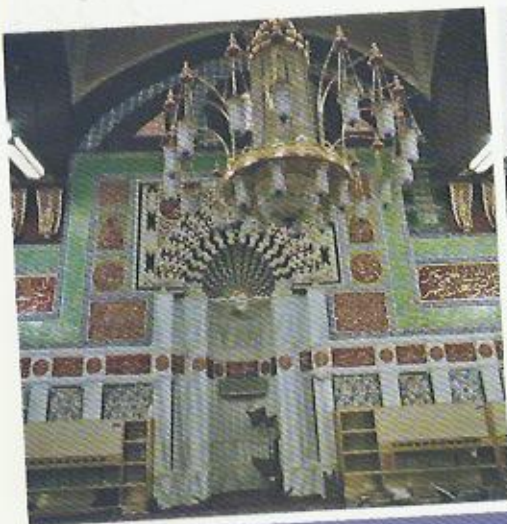
مسجد قبلتین
۱۳۲۶ھ
۲۰۰۸
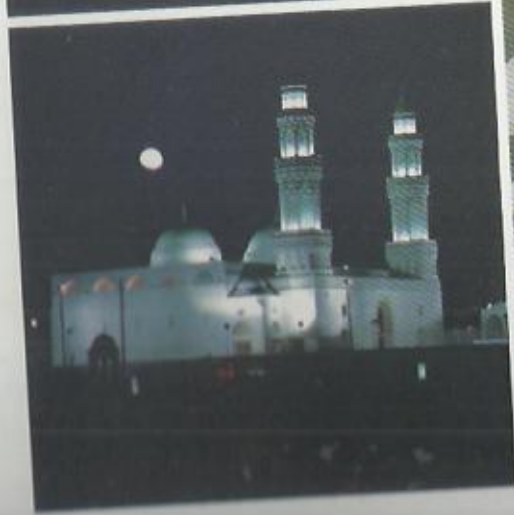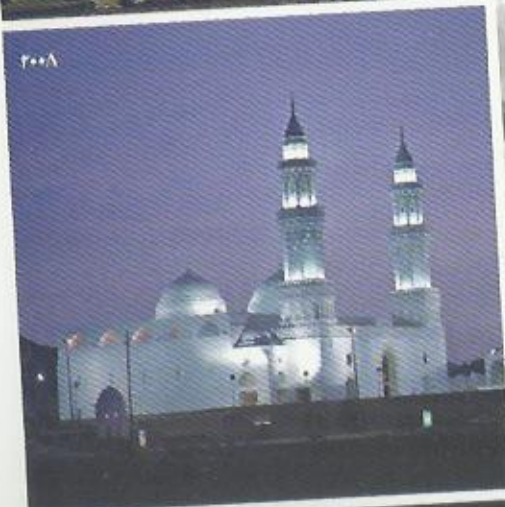
بنی سعد کا قبرستان

مسجد قبلتین سے ملحقہ اس قبرستان میں بنی سعد کی قبریں ہیں

تصاویر: اگست ۱۹۹۸

مشربہ اُمِّ ابراہیمؓ ماریہ قبطیہ رضی اللہ عنہا

یہ جگہ بنو قریظہ کے شمال جانب عوالی میں ہے۔ یہاں اُم المومنین حضرت ماریہ قبطیہؓ رہتی تھیں۔
یہیں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے صاحبزادے ابراہیمؓ پیدا ہوئے تھے۔

مشربہ سے مراد باغ ہے۔ اس کی دیوار کے باہر موجود یہ جھاڑی
کئی بار اکھاڑی گئی، پھر ہو جاتی ہے۔
احقر نے اس کے متبرک پتے کھائے۔

مسجدِ الرایہ {طرق العیونی}

جنگِ خندق کے موقع پر یہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا جھنڈا تھا۔
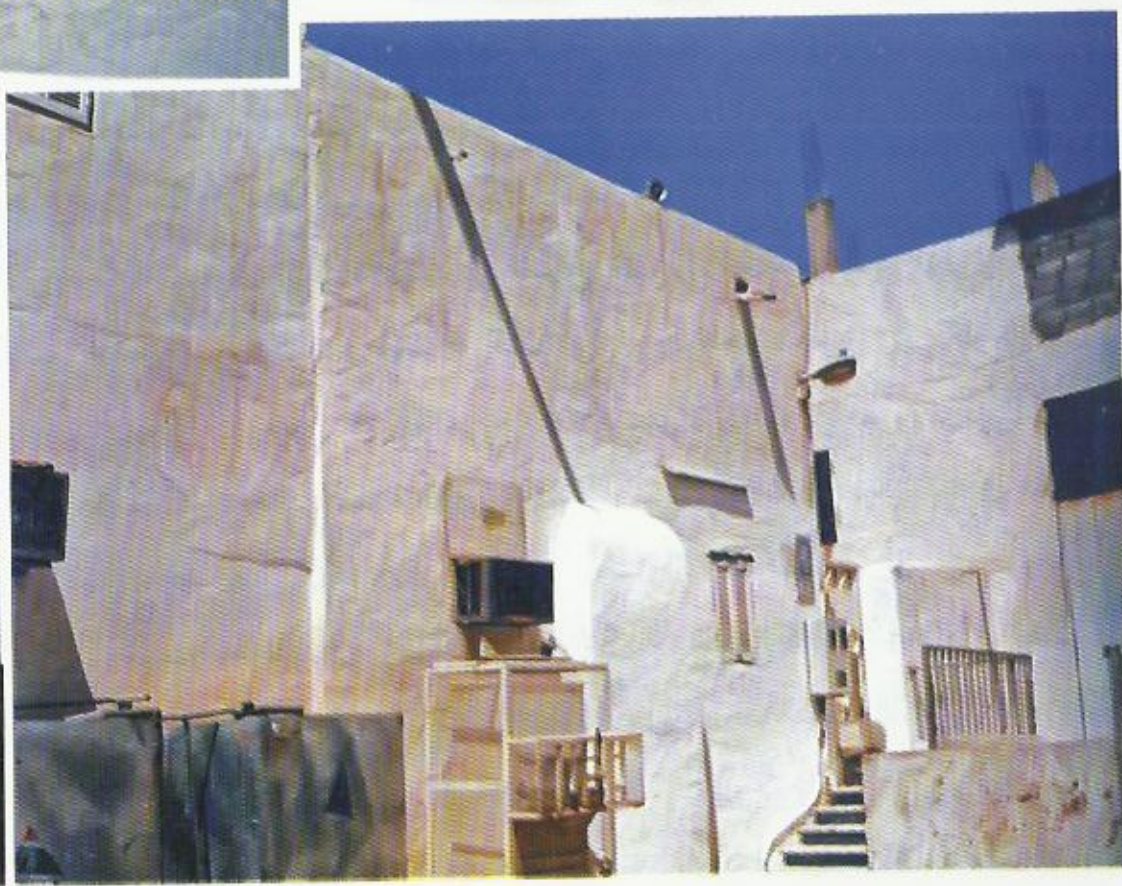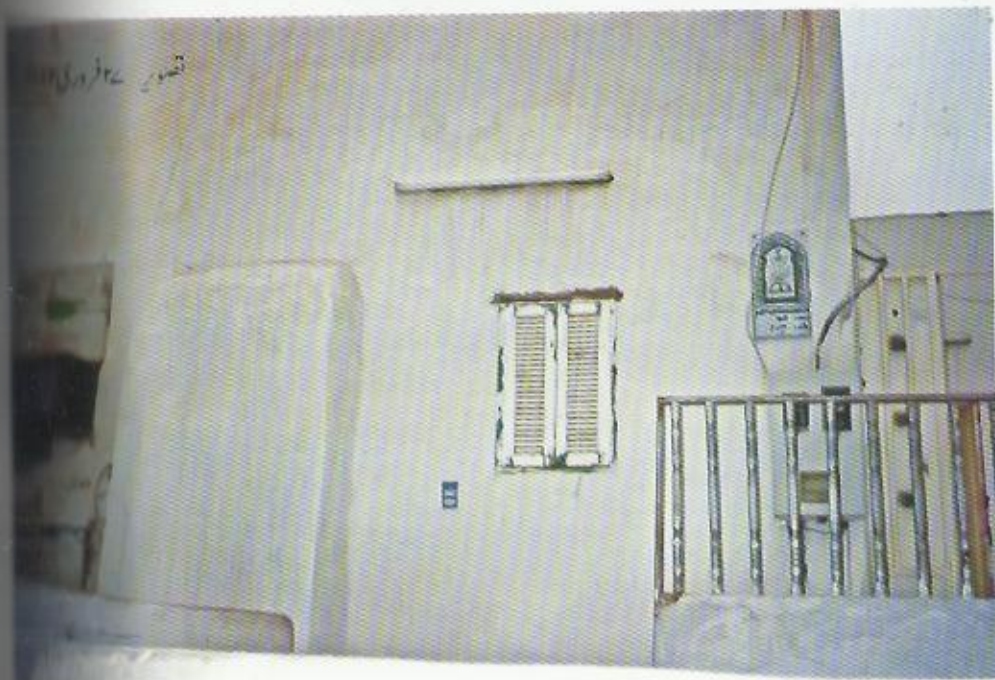
مسجد المستراح / استراحہ

ہے طریقِ سید الشہداؓ پہ مسجد مستراح
اس جگہ آرام فرمایا تھا کچھ دیر آپ (ﷺ) نے

۲۲ فروری ۲۰۰۲
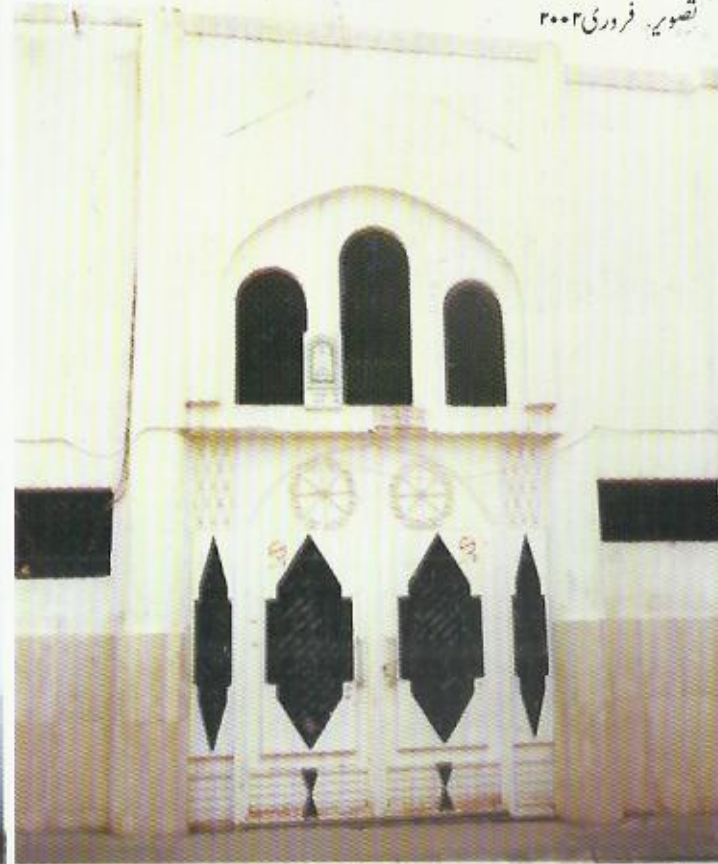
تصویر فروری ۲۰۰۲

اگست ۱۹۹۸

تصویر ۲۰۰۱

مسجد الشیخین / مسجد درع / مسجد الخیر

(طریق سید الشہداءؓ)

احد کو تشریف لے جاتے ہوئے سرکارِ ابد قرار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے یہاں فجر کی نماز پڑھی تھی۔ یہاں سے یہودی اور منافقین واپس ہو گئے تھے۔
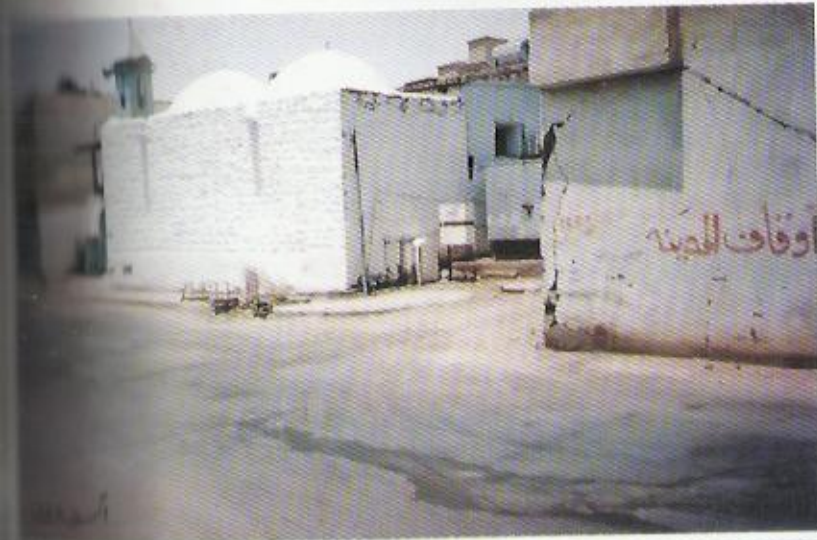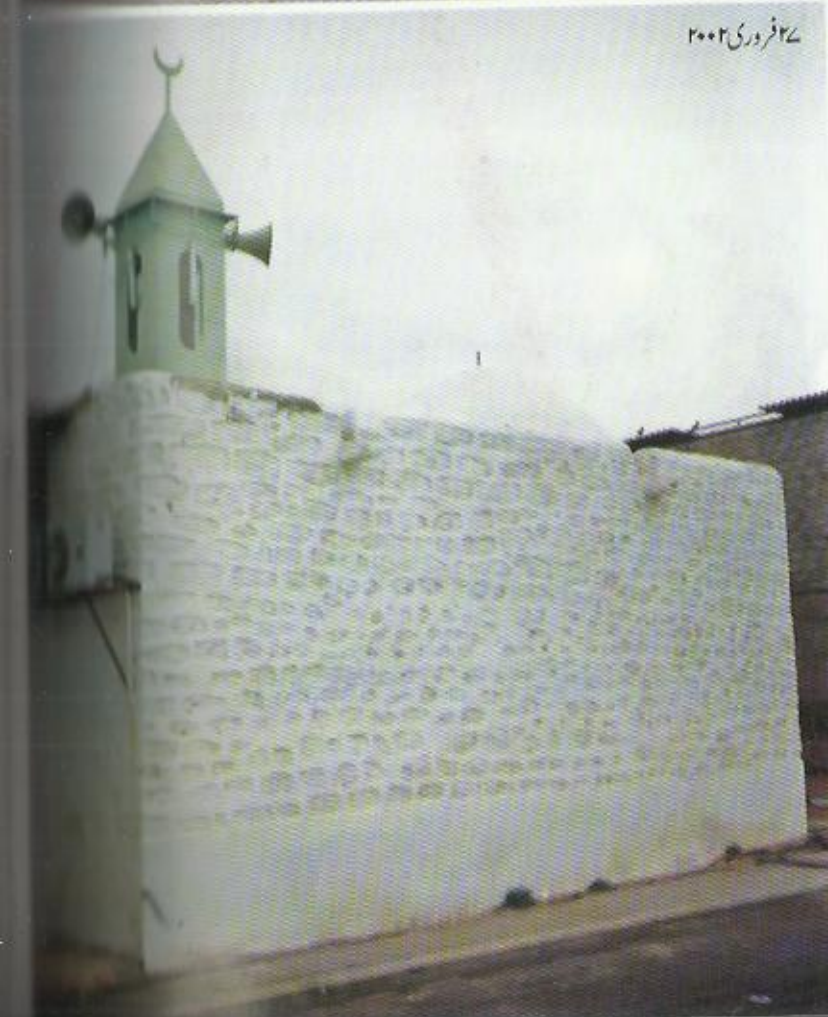
مسجد المالحہ

(قبا روڈ اور پرانی جدہ روڈ کے درمیانی محلے میں)

تصاویر: ۳ مارچ ۲۰۰۲

مسجد بنوانیف

یہ قبیلہ بنی انیف میں واقع تھی۔ اسے مسجد مصبح بھی کہتے ہیں۔
حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے یہاں دو مرتبہ نماز پڑھائی۔

تصاویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

مسجد مغیلہ

جو مسجد بنی دینار بن النجار الخزرج
کے نام سے بھی مشہور ہے۔
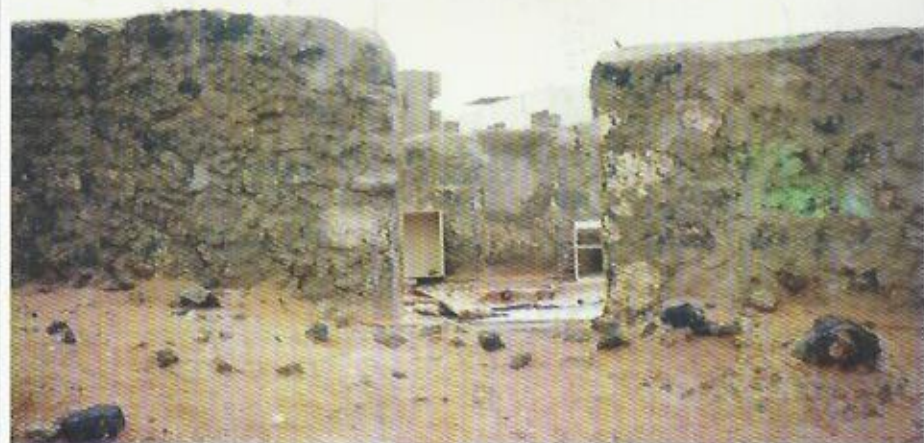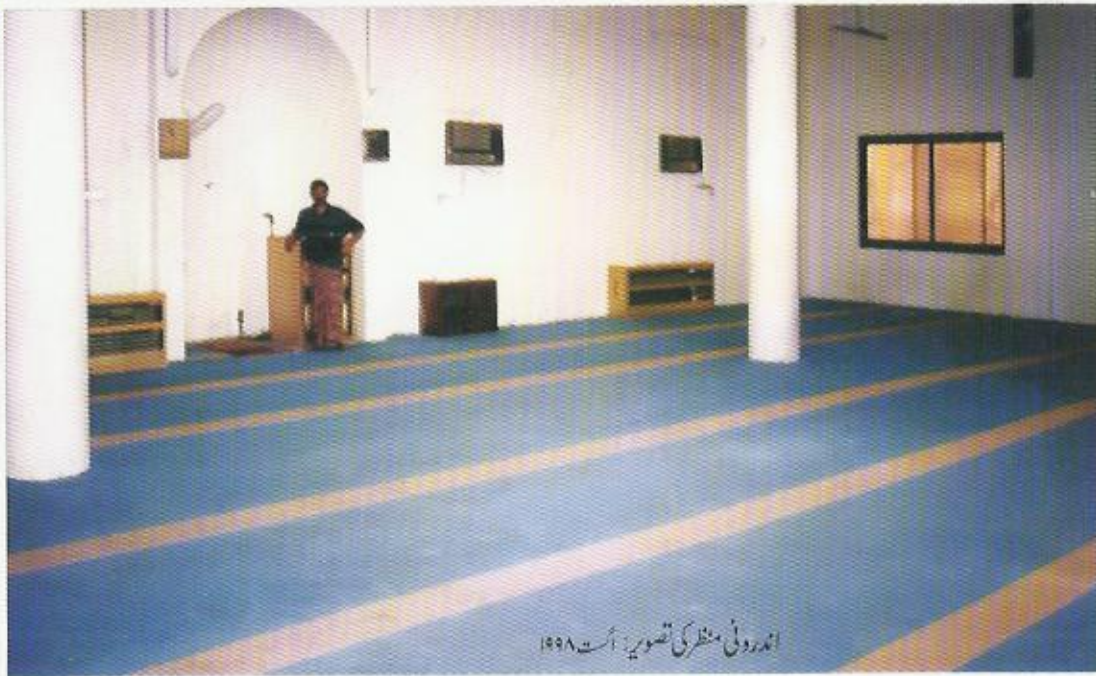
اندرونی منظر کی تصویر: اگست ۱۹۹۸

تصویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

مسجد کہف بنی حرام

جبلِ سلع پہ یہ مسجد حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی اجازت سے بنی۔ چودھویں صدی کے نصف میں اس مسجد کے آثار تلاش کر کے دوبارہ تعمیر کرائی گئی۔
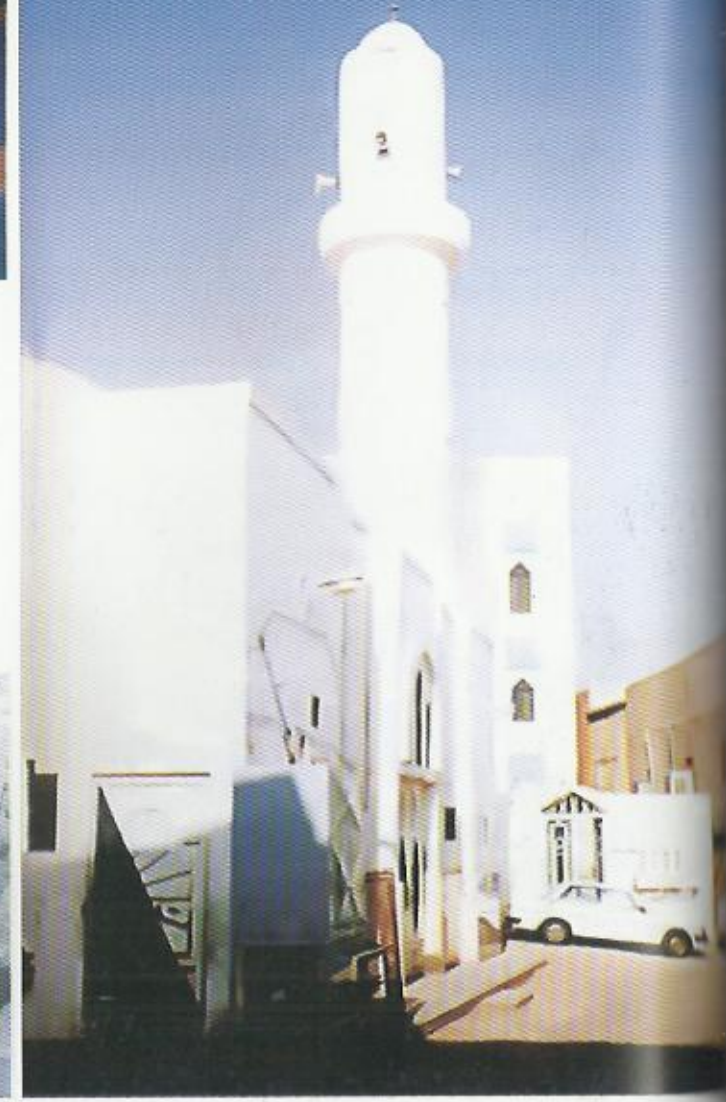
لَعَمْرُكَ
اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ
لَعَمْرُكَ اِنَّهُمْ لَفِیْ سَكْرَتِهِمْ یَعْمَهُوْنَ ۝
(الحجر۔ ۱۵:۷۲)
آپ کی جان کی قسم! بے شک وہ اپنے نشے میں بھٹک رہے ہیں
یہ سوگند جانِ رسولِ خدا (ﷺ) ہے
کہ قدرت کا رنگِ وفا ہے لعمرک

مسجدِ شمس / مسجدِ فضیخ

شراب حرام ہوئی تو مسجد قبا اور العوالی کے مشرق میں واقع اس جگہ صحابہ کرامؓ نے شراب کو ایک گڑھے میں انڈھا دیا۔ فضیخ شراب کی قسم تھی اس لیے اس کا نام مسجد فضیخ پڑ گیا۔ چونکہ یہ مسجد ایسے اونچے مقام پر واقع ہے کہ قریب کے تمام مکانات سے پہلے طلوع ہوتے ہوئے سورج کی کرنیں اس پر پڑتی تھیں اس لیے اسے مسجد شمس کہا جاتا تھا۔ راقم نے ۱۹۹۱ نے وہ گڑھا بھی دیکھا تھا جہاں شراب کے مٹکے خالی کیے گئے تھے۔ اب یہاں کچھ نہیں۔

جب حضور پُرنور (ﷺ) نے بنو نضیر کا محاصرہ فرمایا تو چھے دن تک یہاں نماز ادا فرمائی تھی۔

بعض عامی یہ کہتے ہیں کہ یہاں سورج لوٹانے کا معجزہ ہوا تھا لیکن یہ بات غلط ہے۔ وہ واقعہ خیبر کے قریب صہبا کے مقام پر پیش آیا تھا اور حضور (ﷺ) نے حضرت علیؓ کو نمازِ عصر لوٹانے کے لیے سورج کو مغرب سے عصر کی طرف لوٹا دیا تھا۔

تصویر: ۲۲ ستمبر ۲۰۰۵
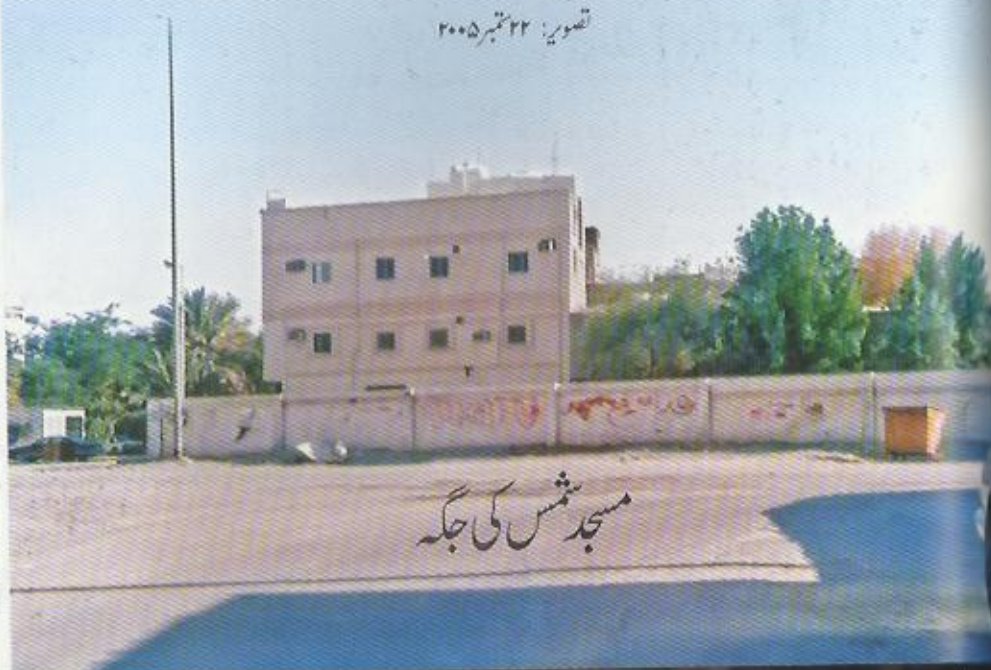
مسجد شمس کی جگہ
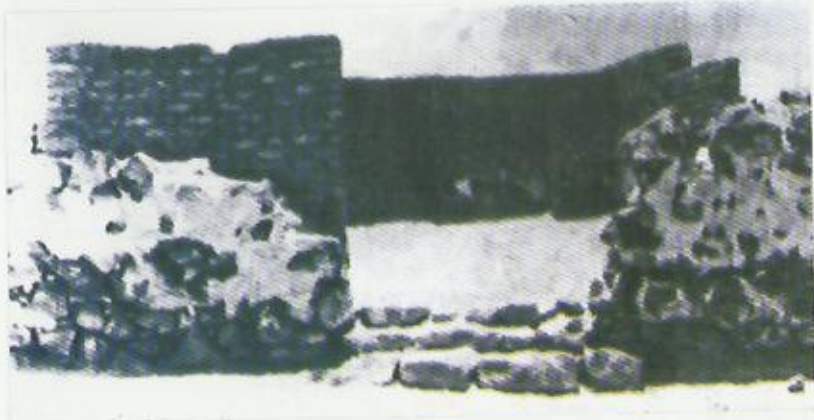
آثارِ مسجد الفتح

(نزد جبل اُحد)

حضور (ﷺ) نے جنگِ اُحد ختم ہونے کے بعد یہاں ظہر اور عصر کی نمازیں ادا فرمائی تھیں۔

دامنِ جبلِ اُحد میں، پہلے اک مسجد تھی یہ امتدادِ وقت سے جو ہو چکی ہے منہدم

۲۷ فروری ۲۰۰۲
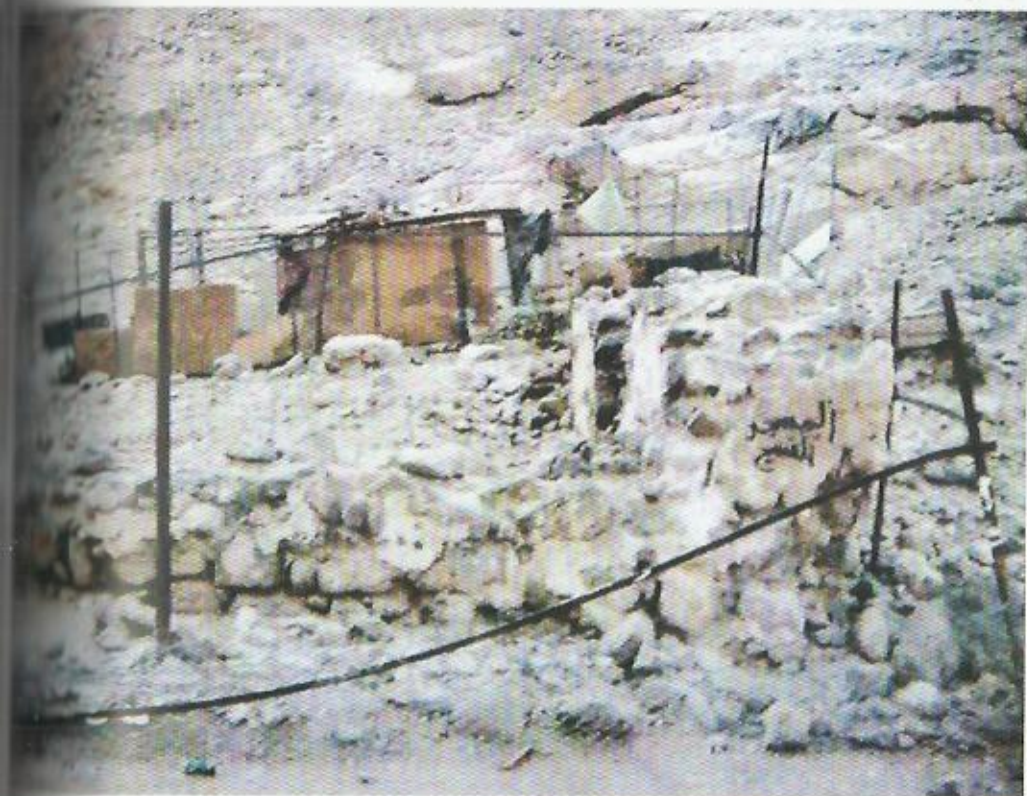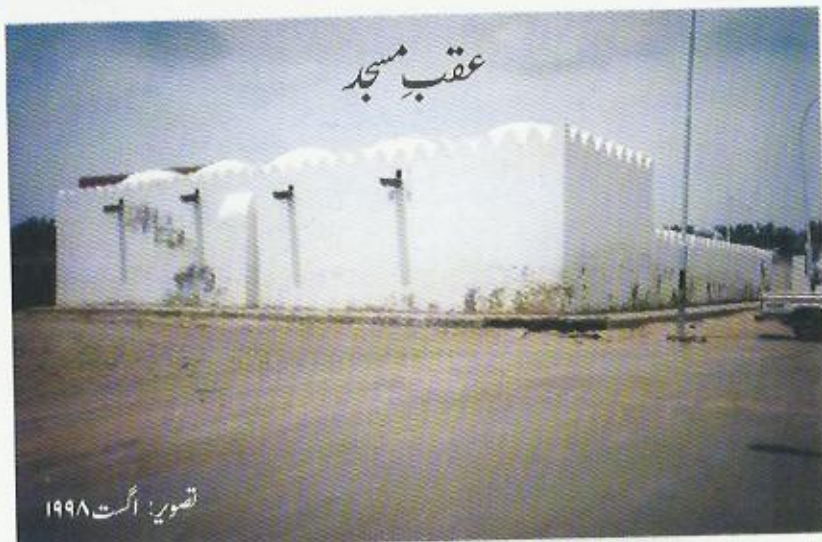
مسجد بنی قُریظہ

بنوقریظہ کے محاصرے کے دوران یہاں
سرکارِ والا تبار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے نماز ادا فرمائی تھی۔

عقب مسجد

تصویر: اگست ۱۹۹۸

صحن مسجد۔ اگست ۱۹۹۸

۲۰ ستمبر ۱۹۸۳

محراب مسجد۔ اگست ۱۹۹۸

۲۷ فروری ۲۰۰۲ (منہدم مسجد)

آثارِ مدینہ
مدینہ منورہ کا تصویری البم
قدیم و جدید زیارات مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ
719 تصویریں
والمدینۃ خیر لہم لو کانوا یعلمون
راجا رشید محمود

آثارِ مدینہ

مدینہ منوّرہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

719 تصاویر

راجا رشید محمود

مدنی گرافکس (رجسٹرڈ)

آثارِ مدینہ

مدینہ منورہ کا تصویری البم

قدیم و جدید زیاراتِ مدینۃ النبی ﷺ کا حسین گلدستہ

اشاعتِ اول:
شعبان المعظم ۱۴۳۲ھ
جولائی ۲۰۱۱ء

صفحات : ۲۵۶

طابع/ناشر: مدنی گرافکس (پرنٹرز پبلشرز) لاہور۔ پاکستان

ہدیہ
=/1592 روپے
=/75 سعودی ریال
=/40 امریکن ڈالر

تحقیق، تدوین، بعض تصاویر، شاعری:

راجا رشید محمود

مدیرِ اعلیٰ ماہنامہ "نعت" لاہور۔ صدر ایوانِ نعت رجسٹرڈ
چیئرمین "سید ہجویرؒ نعت کونسل (محکمہ مذہبی اُمور و اوقاف پنجاب)
جنرل سیکرٹری مجلسِ سخن رجسٹرڈ۔ معتمدِ عمومی انجمن خادمانِ اُردو

ڈیزائننگ، خطاطی، کمپوزنگ:

اظہر محمود

ڈپٹی ایڈیٹر ماہنامہ "نعت"۔ ڈائرکٹر "مدنی گرافکس"

ترتیب، انتظامِ طباعت و اشاعت:

راجا اختر محمود

ڈائرکٹر "مدنی گرافکس" (ڈیزائنرز، پرنٹرز، پبلشرز)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں

جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

جو بِسم اللہ کہ کر بات کی محمودؔ مومن نے

تو فقرہ فقرہ قولِ دانش و حکمت نظر آیا

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَعَلٰى آلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ

آثارِ مدینہ

قبورِ آقا ﷺ و شیخینؓ کے گرد پنج گوشہ (چھت تک بند) دیوار پر آویزاں غلاف کی قریب سے لی گئی تصویر

حرفِ مؤلف

سعادتوں کے خواہش مند عقیدت کیشوں کے لیے شہر کرم مدینۃ النبی (ﷺ) کے شعائر و آثار کی نشان دہی اور زائرین کی متمنی نگاہوں کی رہنمائی نہایت اہم ہے۔ شہر حضور (ﷺ) کی جو مساجد اور دیگر عمارات منہدم ہو چکیں اور جو اہم آثار زیارت کے لیے موجود نہیں ہیں، ان کی تاریخی حیثیت و اہمیت سے واقفیت تمام اہلِ ایمان کی ضرورت ہے۔

اس مقصد کے لیے مختلف زبانوں میں کئی کتابیں سامنے آئیں لیکن کہیں معلومات کا حصہ نہایت طویل ہے، کہیں تصویروں کے ساتھ صرف نام میں ضروری معلومات نہیں دی گئیں۔ بیشتر کتابوں میں ایک سی معلومات درج ہیں اور کئی مقامات کا ذکر نہیں ہو سکا یا ان کی تصاویر دستیاب نہیں ہوئیں۔ معلومات اور تصاویر کے حصول میں ہماری محنت کا عرصہ کم و بیش آٹھ سال پر محیط ہے۔ ان شاء اللہ بیسیوں بار کی حاضریوں والے اور دسیوں کتابوں سے معلومات کشید کرنے والے اربابِ عشق و اخلاص بھی اس البم سے کچھ نئی معلومات حاصل کر سکیں گے۔ اس سلسلے میں تگ و دو کی توفیق ہمیں رب کریم جل شانہ العظیم کے کرم اور حضور حبیب رب العلا علیہ التحیۃ والثناء کی رحمت سے ملی ہے۔ اسی لیے ہم ان کے حضور سرنگوں رہتے ہیں۔

اس کام میں جو حضرات ہمارے مددگار و معاون رہے ان میں محمد نواز کھربائی مدنی، اعجاز خورشید احمد مدنی، اصغر علی نظامی، محمد اسلم گجر ایڈووکیٹ، محمد ارشد اچھی، عبدالمجید خان مدنی، سجاد حسن (بحرین)، افتخار احمد حافظ قادری، غلام احمد قادری مدنی، محمد اشفاق بھٹی مدنی، ڈاکٹر کرنل (ر) راجا محمد یوسف قادری، محمد رضوان قادری ابن رفیع الدین ذکی قریشی، مظہر سلیم مجوکہ اور شاہ اسحان کے اسماءِ گرامی اہم ہیں۔ عزیزم اظہر محمود نے خطاطی، کمپوزنگ اور ڈیزائننگ کی اور عزیزم راجا اختر محمود نے حسنِ طباعت و اشاعت کی ذمہ داری محبت سرکار (ﷺ) کے جذبے سے نبھائی۔ اللہ ان سب کو جزائے خیر دے۔

اگر اس کتاب کے حوالے سے تحقیق اور ترتیب و تدوین، ڈیزائننگ یا ترتیب کے سلسلے میں ہماری کوئی کاوش قارئین و ناظرین محترم کو اچھی لگے تو میرے والدین اور میری بیگم کے درجات کی بلندی کے لیے دعا فرمائیں اور یہ بھی کہ رب ذوالجلال جل و علا میرے لیے مدینہ طیبہ میں موت اور جنت البقیع میں تدفین کے احکام جاری کرنے کا کرم فرمائے۔

(ر ر م)

انتساب

بقیعِ پاک میں مدفون

بزرگ ہستیوں کے نام

اِس گزارش کے ساتھ کہ مجھے بھی اپنے قریب جگہ دلوانے کی دُعا کریں

خدا بھی جانتا ہے، اس سے واقف ہیں پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) بھی ○ مرا دفنِ بقیعِ پاک ہی مقصودِ واحد ہے

81

GRATIS

اجازة تدفين الفقيد

حيث أن الإجازة من الورثة القانونية لتدفين الفقيد المسلم من ضرورة الشريعة الإسلامية الغراء،

وحيث أن رغبة الفقيد يتحسن من الورثة تنفيذه،

أنه يعلن بأن السيد راجا رشيد محمود ابن راجا غلام محمد، أظهر منزل، ستريت رقم ٥/١٠، نيو شليمار كولوني، ملتان رود، لاهور والد...

ونحن الموقعين ورثته القانونية.

أن السيد راجا رشيد محمود له رغبة كاملة في تدفينه بجنة البقيع بالمدينة المنورة في مجال وفاته بالمدينة المنورة.

ونحن الورثة راجا رشيد محمود نرى رغبة والدنا باحترام والاهتمام ...

ونحن نعتبر بأنه من واجباتنا أن نقوم بتكميل رغبته.

لذا نحن الورثة القانونية للمذكور راجا رشيد محمود نسعد بمنح الإجازة لدفنه في مقبرة جنة البقيع بالمدينة المنورة.

١- أظهر محمود (ابن)

٢- اختر محمود راجه (ابن)

أظهر منزل، ستريت رقم ٥/١٠، نيو شليمار كولوني، ملتان رود، لاهور - الباكستان

Bureau:
AL-MUSTAFA
For Legal Arabic & English Translation Services
Anarkali, Lahore.

تدفینِ بقیعِ پاک کے سلسلے میں مصنف کا پاکستانی وزارتِ خارجہ اور سعودی سفارت خانے سے منظور شدہ وصیت نامہ

PAKISTAN 81 GRATIS 100 RS.

ONE HUNDRED RUPEES

PERMISSION FOR BURIAL OF DEAD BODY

Whereas permission of the legal heirs is a "Shariah requirement" for burial of the dead body of Muslim;

A N D whereas desire/will of the deceased is obligatory to be honoured by the legal heirs of the deceased so far as burial of his dead body is concerned;

It is therefore, declared hereby that *Raja Rasheed Mahmood* Son of *Raja Ghulam Mohammad* r/o Azhar Manzil, Chowk Gali No 5/10, New Shalimar Colony, Multan Road, Lahore (Pakistan) is our father and we the under-Signed are his legal heirs.

The said *Raja Rasheed Mahmood* has earnest desire to be buried, in case of his death at *Madinah al-Munawwarah*, in *Jannat al-Baqih*.

We the legal heirs of *Raja Rasheed Mahmood* have great respect and regard for the desire of our father and consider it our duty to honour his will/wish.

Wherefore, we the legal heirs of the said *Raja Rasheed Mahmood* hereby, give Permission for the burial of his dead body in *Jannat al-Baqih, Madinah al-Munawwarah*.

Sd/-
Raja Rasheed Mahmood
Azhar Manzil, Chowk Gali No 5, New Shalimar Colony, Multan Road, Lahore (Pakistan)

Sd/-
1- Azhar Mahmood (Son)
2- Raja Azhar Mahmood (Son)

ATTESTED

والمدینة خیر لهم لو کانوا یعلمون
اور مدینہ ان کے حق میں بہتر ہے اگر وہ جان لیں
(صحیح مسلم۔ کتاب الحج۔ باب ترغیب الناس فی سکنی المدینة عند فتح الامصار)
حدیث رسول ﷺ
والمدینة خیر لهم
لو کانوا یعلمون

مدینہ منورہ - سرزمینِ محبت

- ☆ ہر شہر، شہر ہے لیکن اپنے خاص نام سے پہچانا جاتا ہے۔
- ☆ دنیا میں البتہ ایک شہر ایسا بھی ہے جسے صرف ''شہر'' کہیں تو ہر رنگ، ہر نسل، ہر ملک کا مسلمان جانتا ہے کہ کس شہر کا ذکر کیا جا رہا ہے۔
- ☆ مدینہ شہر کو کہتے ہیں۔
- ☆ دنیا کی کوئی زبان بولنے والا بھی جب مدینہ کہتا ہے یا سنتا ہے تو اسے علم ہوتا ہے کہ مراد مدینۃ النبی (ﷺ) ہے۔
- ☆ یہی اک شہر تو ہے جو جائے امن و سکون ہے۔ جہاں جا کر واپس آنا روتے دھوتے ہی ممکن ہے۔ جہاں جا جا کر جی نہیں بھرتا۔
- ☆ مدینہ منورہ سرزمینِ محبت ہے۔ مومنِ اول تبعِ اول حمیری سے پوچھو یا آج کے کسی آلودۂ عصیاں نام لیوا سے، جواب یہی ملے گا۔
- ☆ مدینہ طیبہ کی کشش روحوں کے لیے ہے، طائرِ روح قفسِ جسد میں ہو یا اس قید سے رہائی پا چکا ہو اس کے لیے جائے قرار یہی ہے۔ وہ یہاں کی مقناطیسیت کے اثر سے آزاد نہیں ہو سکتا۔
- ☆ روح قیدی کی صورت میں وہاں پہنچے تو جسم کو اس سرزمینِ محبت کا قیدی بنا دینا چاہتی ہے، انسان ایک بار وہاں سے ہو آئے تو بار بار وہاں جانے کے لیے تڑپتا ہے، صبح و مسا یادوں کی معیت میں دوری کے کرب جھیلتا ہے، قرب کی تمنا میں زبان کو درود و سلام سے لال رکھتا ہے۔
- ☆ یہ شہر عقیدتوں کا مرکز و محور ہے، محبتوں کا امین ہے۔
- ☆ یہ شہر ایثار و اخلاص کی سرزمین پر آباد ہے۔
- ☆ یہاں پہنچ کر انسان کا رواں رواں شدتِ عجز و ارادت سے سجدہ کناں ہو جاتا ہے۔
- ☆ یہاں سے بٹنے والی خیرات پر کائنات پلتی ہے۔
- ☆ شہر جو ہجرت کرانے والی ہستی کو بہت پسند تھا، جو ہجرت کرنے والی ہستی کا شہر کہلایا۔
- ☆ شہر جس کو حضور رسول انام علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی مستقل معیت کا اعزاز عطا فرما رکھا ہے۔
- ☆ یہاں حاضری ہر کسی کا مقدر نہیں ہوتی۔
- ☆ حاضری..... جس سے دلوں کے علاقے مستحکم ہوتے ہیں۔
- ☆ رتجگے..... جن کے نشے میں اہلِ دل نیند کا تصور حرام جانتے ہیں۔
- ☆ نسبتیں..... جن کے حوالے معتبر ہیں۔
- ☆ زیارتیں..... جو عہدِ بہترین کے بہترین لمحوں کی یادگار ہیں۔
- ☆ فضاؤں میں رچی بسی خوشبوئیں، جن سے اربابِ بصیرت مشامِ جاں کو معطر کرتے ہیں۔
- ☆ یہاں سورج پہلے گنبدِ خضریٰ کو جھانکتا ہے، پھر قدمین کی طرف سے برآمد ہوتا ہے۔
- ☆ مرحبا وہ لوگ، جو اس تاک جھانک کے شاہد ہیں۔
- ☆ مرحبا وہ زائر، جو سعادتیں سمیٹنے میں ماہر ہیں۔
- ☆ مرحبا وہ خوش مقدر، جو ان مظاہر کے لیے دل کی آنکھیں کھلی رکھتے ہیں۔

ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھ

وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھ

مدینہ منوّرہ کا نقشہ

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسماءِ مُبارکہ

- ارض الله
- الحبيبه
- سيدة البلدان
- غلبه
- المحبوبه
- المقر
- الجابره
- المحببه
- المطيبه
- السلقه
- ارض الهجره
- اكالة البلدان
- الحرم
- الشافيه
- القاصمه
- المحفوظه
- المقدسه
- دارالسنه
- المحبه
- المقدسه
- ظباب
- ذات الحجر
- اكالة القرىٰ
- حرم رسول اللهؐ
- طابه
- قرية الانصار
- المحفوفه
- الموفيه
- دارالسلام
- المحبوره
- المقر
- السلقه
- ذات النحر
- الايمان
- حسنه
- طيبه
- قرية رسول اللهؐ
- مدخل صدق
- ذات النخل
- دارالهجره
- المحرمه
- المكينه
- دارالسنه
- الباره
- البلد
- الخيره
- العاصمه
- المباركه
- مدينة الرسولؐ
- دار الفتح

جو کیے ہیں جمع پہلی مرتبہ محمودؔ نے ○ ہیں ۹۹ نام شہرِ سرورِ کونین ﷺ کے

احادیث مقدسہ میں سے شہرِ کرم مدینہ منورہ کے ۹۹ نام پہلی مرتبہ جمع کیے گئے ہیں

شہرِ کرم مدینہ مُنوّرہ کے 99 اسمائِ مُبارکہ

الدرع الحصینه	المحروسه	الناجیه	دارالسلامه	البرره	بیت الرسول
الدار	العذراء	المومنه	المرحومه	البارہ	ذات الحرار
المختاره	نبلاء	تندر	الهذراء	جزیرة العرب	دار الابرار
العرا	قلب الایمان	المرزوقه	البره	طابه	المدینه
[illegible]	البلاط	یندر	الجنه	دارالایمان	العروض
[illegible] الحلال والحرام	مضجع الرسولؐ	البحیره	طبابا	المسکینه	المکتان
المجبره	النحر	الحصینه	قبة الاسلام	الغرا	المجبوره
مهاجر الرسولؐ	البحیره	الفاضحه	المسلمه	المطیبه	
المکنیه	مبدأ الحلال والحرام				

عکسِ شہرِ مُصطفٰی کو دیکھتے ہی دوستو ○ روح کی پوروں پہ اسمائِ مدینہ کو پڑھو

مدینۃ النبی ﷺ کی فضیلت

کتبِ احادیث میں اپنائیت اور محبت کے اس دیار کی فضیلت میں بہت سی احادیث ملتی ہیں۔ آقا حضور (ﷺ) نے اللہ تعالیٰ کے اس پسندیدہ شہر کو مکہ معظمہ کی طرح حرم قرار دیا۔ اس کے لیے دعا فرمائی۔ یہاں سکونت کی فضیلت بتائی، یہاں سے مستقلاً جانے کو ناپسند فرمایا۔ فرمایا کہ یہ شہرِ عزیز طاعون اور دجّال سے محفوظ رہے گا۔ اسے طیبہ اور طابہ کا نام دیا۔ یہاں کے پہاڑ (اُحد) کو جنت کا پہاڑ فرمایا۔ فرمایا کہ اُحد ہم سے محبت رکھتا ہے، ہم اس سے محبت فرماتے ہیں۔ مسجدِ نبوی (ﷺ) میں نماز کی فضیلت بیان فرمائی۔ مُسندِ احمد اور جامع ترمذی میں ہے کہ جسے یہ توفیق نصیب ہو کہ مدینہ طیبہ میں اسے موت آئے تو وہ اسے ترجیح دے۔ یہاں مرنے والوں کی میں شفاعت کروں گا۔

متفق علیہ حدیث پاک ہے: حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ نے دعا فرمائی کہ یا اللہ! تو نے جتنی برکت مکہ معظمہ کو عطا فرمائی، مدینہ منورہ کو اس سے دوگنی برکت عطا فرما۔

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضور رحمتِ ہر عالم (ﷺ) نے یہ دعائیہ کلمات کہے کہ اے اللہ! مدینہ کو ہمارے لیے مکہ کی طرح بلکہ اس سے بھی زیادہ محبوب بنا دے۔ اس خطے کو صحت کا گہوارہ بنا اور یہاں کے "صاع" اور "مد" میں ہمارے لیے برکتیں عطا فرما۔

جبل عیر کے بارے میں حضور (ﷺ) نے فرمایا۔
"یہ پہاڑ ہم سے بغض رکھتا ہے۔ یہ جہنم کے ایک دروازے پر ہے"۔

حدودِ حرمِ مدینہ

مشکوٰۃ المصابیح کے "باب حرم المدینہ حرسہا اللہ تعالیٰ" کی پہلی حدیث حضرت علی کرم اللہ وجہہٗ سے روایت ہے کہ محبوب کبریا علیہ التحیۃ والثناء نے فرمایا کہ جبل عیر سے جبل ثور تک کا علاقہ میرا حرم ہے۔ اب جو اس علاقے میں ترمیم کرے یا ترمیم کرنے والے کی مدد کرے اس پر اللہ تعالیٰ اس کے فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے۔ جبل ثور اور جبل عیر جنوب اور شمال میں پندرہ کلومیٹر کے فاصلے پر ہیں۔

تصویر: ۲۰۱۰

جبلِ عیر

جبلِ ثور

آب و ہوائے طیبہ کو تکریم بخش دی
یثرب کو جب حرم کیا آقا حضور (ﷺ) نے

بیتِ خدا سے کم نہیں بیتِ حبیبِ رب (ﷺ)
حرمت میں ہے یہ اس کے برابر، یقین کر!

۱۹۸۹

شہرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
شہرِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بھی حسیں، اس کے سبھی آثار بھی
یہ مقامِ امن بھی ہے، جائے استقرار بھی
ملے گا دیکھنا جس شخص کو طیبہ نظر بھر کر
وہ گویا دیکھ لے گا خلد کا نقشہ نظر بھر کر

مدینۂ طیبہ اور مرکزِ مدینہ

با ادب، با ملاحظہ، ہوشیار

یہ نکتہ بتاتا ہوں تجھ کو مجرّب
مؤدّب رہا کر مدینے میں آ کر

تصویر: دسمبر ۱۹۹۷

طیبہ پہنچو منزلیں سب معرفت کی مار لو ○ قریۂ محبت میں حاضری جونہی پاؤ
لوحِ محفوظِ طریقت پر ہے یہ لکھا ہوا ○ دیکھتے رہا کرنا مرکزِ مدینہ کو

مسجدِ نبوی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی تین میناروں والی پرانی تصویر

مدینۂ منوّرہ - پرانی تصاویر

قریۂ محبت کی یہ قدیم تصویریں
طائرِ تصور کو سیر کیا کراتی ہیں

ہیں عماراتِ فلک بوس اب یہاں پر سیکڑوں
پہلے لیکن یہ حبیبِ کبریا (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا شہر تھا

مدینہ منوّرہ - پرانی تصاویر

۱۹۱۲ کی محمد محی الدین حسین کی رپورٹ کے مطابق مدینہ طیبہ کے اردگرد فصیل تھی جو سلطان سلیمان بن سلیم نے ۱۵۳۲ء میں بنوائی تھی۔
عشا کے بعد شہر کے سب دروازے بند کر دیے جاتے تھے۔ اگر کوئی قافلہ رات کو آتا تو رات بھر باہر قیام کر کے صبح اندر داخل ہو سکتا تھا۔

تصویر: ۱۹۱۲ء

تصویر: ۱۳۲۵ھ

مدینہ منورہ کے قدیم بازار اور گلیاں

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ

فَاتَّبِعُوۡنِیۡ

یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ

قُلۡ اِنۡ کُنۡتُمۡ تُحِبُّوۡنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوۡنِیۡ یُحۡبِبۡکُمُ اللّٰہُ (آل عمران-۳:۳۱)

آپ فرما دیجئے کہ لوگو اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو اللہ تم سے محبت کرے گا

ان (ﷺ) کی اطاعت رب کی اطاعت سے مشتق محمود ہوئی ○ رازِ حقیقت کو کھوجو تو فاتبعونی اِفشا ہے

قُبّہ اَخضر دستارِ زمیں

سب سے پہلے ۶۷۸ھ میں ملک منصور قلدون نے روضہ اقدس پر لکڑی کے تختوں اور سیسے کی پلیٹوں سے گنبد بنوایا۔ ۸۸۶ھ میں ملک اشرف قایتبائی نے گنبد پر سفید رنگ کروایا۔ اسے "قُبّۃُ البیضاء" کہا جاتا تھا۔ ۱۸۳۷ء میں سلطان عبدالحمید نے اسے سفید کے بجائے سبز رنگوایا۔ گنبدِ اخضر ہر مومن کی نگاہوں میں بستا اور دلوں میں نور بکھیرتا ہے۔

[illegible] (ﷺ) کے دم سے ہے نظمِ کائنات
[illegible] قائم ہیں سبھی شادابیاں

[illegible] ہماری چشمِ گوہر بار نے دیکھا
[illegible] لی ہم نے بھی رحمت کی گھٹا گویا

[illegible] تھی نیّتوں کی کہ طیبہ مرجعِ گُل ہو
[illegible] (ﷺ) کا گنبدِ پُرنور دستارِ تمنا ہے

[illegible] لگا اُس روشنی میں گنبدِ خُضرا
[illegible] مدینہ پہ جو آبِ چشمِ تر چمکا

[illegible] پاک (ﷺ) کے گنبد کا کیا نظارہ ہے
[illegible] تو رہی دیکھتی نظر منظر

[illegible] سرکار (ﷺ) کے گنبد نے بخشا
[illegible] کو خوش نمائی کا تصوّر

[illegible] سرکار (ﷺ) کا جب سے نظارہ کر لیا
[illegible] و اندوہ کا ہم نے مداوا کر لیا

[illegible] ہو کہ دیکھو نبی (ﷺ) کے گنبد کو
[illegible] کی طرح اپنی چشمِ تر میں رہو

گنبدِ خضرا

کھُبے جو قبۂ خضرا کا عکسِ محترم دل میں
تو خود کو بارگاہِ خالقِ کُل تک رسا کہیے

جیسے مطاف ہو یہ سب نوریوں کی خاطر
مجھ کو تو یوں لگا ہے آقا (ﷺ) کا سبز گنبد

میں مُلک میں تھا تو کیفیتِ انقباض کی تھی
جمالِ قبہ ہے وجہِ کشودِ دیدہ و دل

جب بھی خیالِ طیبۂ اقدس میں بند ہو
ہوتا ہے میری آنکھ پہ گنبد ہرا طلوع

میں جب سے دیکھ آیا ہوں نبی (ﷺ) کا گنبدِ اخضر
مقابل سبز کے، کیسے نہ ہر اک رنگ پھیکا ہو

بسا لایا نظروں میں قُبہ نبی (ﷺ) کا
میں یوں دیکھتا ہوں یہ منظر مسلسل

جب تک بہارِ قُبۂ خُضرا نہ دیکھ لی
گلشن مری اُمیدوں کا نذرِ خزاں رہا

ہے قُبۂ حضور (ﷺ) کی شادابی مستقل
جو اور تازگی تھی، وہ تھی تارِ عنکبوت

مری نظریں ہیں یوں محوِ طوافِ گنبدِ خُضرا
اسے تلخیص کہتا ہوں جہاں بھر کی بہاروں کی

اخضریت نور زا طیبہ میں آتی ہے نظر
اور بھی دیکھی کہیں تم نے ہری نورانیت؟

ہرے گنبد سے جس کو بھی تعلق تھا عقیدت کا
وہ بندہ امتحانِ حشر میں بھی سُرخرو نکلا

سبز گنبد دیکھنے کو کھولنا آنکھوں کو پھر
پہلے کِشتِ رُوح کو کر لے ہرا اچھی طرح

برکت ہے یہ سب گنبدِ اخضر کی، عزیزو!
جنت کی سڑک پر جو اشارے ہیں، ہرے ہیں

ہر بلندی ترے قدموں میں نظر آئے گی
پیشِ قُبہ جو جھکائے گا تو سر کو آ کر

جب کر ہی چکے گنبدِ خُضرا کا نظارہ
سمجھو کہ چمک اٹھا مقدر کا ستارہ

دامانِ طلب اپنا، عزیزانِ گرامی!
پھیلایئے، وہ گنبدِ خُضرا نظر آیا

دستار ہری سر پہ رہی شہرِ کرم کے
یوں دُور مدینے سے کہیں دورِ خزاں ہے

اپنی شادابیٔ تقدیر ضروری سمجھیں
ایک لمحے کو ذرا روضہ ہرا دیکھیں تو

اگر دل کی نظر سے دیکھنا ہو گنبدِ خضرا
نظر کے سامنے پھیلائی جائے شبنمی چادر

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے

رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے روضے کا خوشنما گنبد
ہے گویا کشتیٔ اُمت پہ بادبانِ شکیب

سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے گنبد کی تصویرِ حسیں
میرے گھر میں ہے مرے گھر بھر کو چمکاتی ہوئی

نگاہیں ہوں مصفّٰی خواہشِ دیدار سے پہلے
وضو لازم ہے دیدِ قبۂ سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) سے پہلے

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ

- جس مقام پر کسی نبی کا اپنے رب تعالیٰ سے مستقل وصال ہوتا ہے نبی کو قیامت تک وہیں رہنا ہوتا ہے۔
- اگر مسجد اقصیٰ قبلہ رہتی تو سب نمازوں کی پشت حضور حبیب خدا علیہ التحیۃ والثناء کی طرف رہتی۔
- خالق و مالک جل وعلا نے یہ بات پسند نہ فرمائی اور اپنے کعبہ کو قبلہ بنا دیا۔
- اب نمازیوں کا رخ بارگاہ حضور (ﷺ) (مرکز مسجد نبوی) کی وساطت سے کعبۃ اللہ کی طرف ہوتا ہے۔

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ
تصویر: ۱۹۹۰
۲۰۰۷
۱۱نومبر ۱۹۹۳

مرکزِ مسجدِ نبوی ﷺ

۲۰۰۸

تصویر ۱۹ دسمبر ۱۹۹۲

گنبد اور منارِ نور

جب منارِ نور و قبہ پر پڑے پہلی نظر ○ آنکھ کا سجدہ تو لوگو، تم سرِ منظر کرو

۱۶ نومبر ۱۹۹۲

گُنبد اور منارِ نُور

اہلِ محبت کے لیے قُبّہ خضرا اور منارِ نور لازم و ملزوم ہیں اور حضورِ پُرنور (ﷺ) کے روضۂ اقدس کی شناخت ان دونوں سے ہوتی ہے۔

[illegible] زدہ ہے مینارِ پاک ان کا
[illegible] (ﷺ) کا سبز گُنبد گویا کُلاہِ طیبہ

[illegible] مینار بھی (ﷺ) ہی کی درخشانی ہے
[illegible] ہے نور فزا چہرۂ زیبائے حجاز

[illegible] گنبد و مینارِ مدینہ کا ثناگر
[illegible] کے ہمراہ جو ہے طُرّۂ انوار

[illegible] ہے منار نور طُرّے کی طرح
[illegible] ہے دستارِ رفیع المرتبت

[illegible] میں نے قُبّہ و مینارِ نور کو
[illegible] دل میں اُنس کے نقشے جما دیے

اس پر درودِ طیبہ کی جو سبز ہے کلاہ
مینارِ نور، طرۂ دستار کو سلام

جب نظر پہلی پڑی تھی گُنبد و مینار پر
آنکھ کے رستے سے وہ تصویر دل میں آ گئی

نظر جو قُبّہ و مینارِ حضرت (ﷺ) پر پڑی میری
بصیرت ہو گئی وافر، بصارت ہو گئی سیدھی

جب منارِ نُور و قُبّہ پر پڑے پہلی نظر
آنکھ کا سجدہ تو لوگو! تم سرِ منظر کرو

روح کی صحت کی خاطر چاہیے محمود کو
مُصطفٰی (ﷺ) کے گُنبد و مینار کی آب و ہوا

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّکِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۙ

(المائدہ۔۵:۱۵)

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

نبی (ﷺ) کو یہاں بھیجنے کے عمل میں ○ کہے تق تعالی من اللہ نور

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا

اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ ط یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (الاحزاب۔۳۳:۵۶)

بے شک اللہ اور اس کے فرشتے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) پر درود بھیجتے ہیں۔ ایمان والو! تم بھی ان پر درود بھیجو اور خوب خوب سلام

اُمت کی مغفرت کے لیے جو کیا گیا ○ وہ فیصلہ ہے صلوا علیہ وسلموا

بارگاہِ سرورِ کائنات ﷺ کے دو دلفریب منار

منارِ نُور (رئیسیہ)

حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے ۸۸ تا ۹۱ھ کے دوران پہلی مرتبہ مسجدِ نبوی (ﷺ) کے چاروں کونوں پر چار منار تعمیر کرائے۔ ان میں سب سے بڑا منار "منارۂ رئیسیہ" ہے جو گنبدِ روضۂ حضور (ﷺ) سے متصل ہے۔ اشرف قایتبائی نے تین مرتبہ (۱۴۸۴ء، ۱۴۸۶ء، ۱۴۹۰ء میں) اس منار کی تجدید و تعمیر کرائی۔ اس میں سنگ موسیٰ استعمال کیا گیا ہے۔ پانچ سو سال سے یہ منار یہاں موجود ہے۔

قریب گنبدِ اخضر جو اک مینارِ روشن ہے
فیض ہے دید منارِ نورِ سرور (ﷺ) کا فقط
"رئیسیہ" یہی ہے تذکرہ جب ہو مناروں کا
میری آنکھوں میں جو اُتری شبنمی نورانیت

منارِ نورِ پیمبر (ﷺ) پہ جب نظر ٹھہری
اکتساب نور کی خاطر مدینے کو چلو
تو گویا اوڑھ لیا روشنی کے ہالوں کو
ہے منارِ نورِ آقا (ﷺ) پُرضیا آٹھوں پہر

منارِ رحمت

۱۳۰۹ء میں سلطان ناصر محمد ابن قلادن کی تجدید و تعمیر کے بعد سے اب تک یہ منار اسی جگہ موجود ہے۔ اسے منارۂ باب السلام بھی کہا جاتا ہے۔

نظر مینارِ رحمت پر پڑی ہے
ہمارا دیکھنا کیا پوچھتے ہو

جو آقا (ﷺ) کے مینارِ رحمت سے پھوٹا
دلوں میں اسی نور نے روشنی کی

ہو گا طے یوں قربِ حق کا مرحلہ اچھی طرح
پیشِ روضہ اپنی گردن کو جھکا اچھی طرح

ہمارا دیکھنا آقا ﷺ کے روضے کو ہے یوں گویا
نظر کے راستے سے قلب میں ٹھنڈک اتر جانا

پیشِ روضہ جب زباں محمودؔ کی ہوتی ہے گُنگ
بولتی ہے روح اس کی' سر جھکاتا ہے ضمیر

زمانے بھر کی کوئی چیز کیا مخفی رہے اُن سے
ٹکی رہتی ہے جن لوگوں کی روضے پر نظر پیہم

روضۂ سرکار ﷺ کی سبزی کو آنکھوں میں بسا
مزرعِ قسمت ترا شاداب تر ہو جائے گا

جاتے جاتے چشمِ احقر کی بصارت رُک گئی
روضۂ سرکارِ ہر عالم ﷺ کا ہے منظر دلیل

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت
کا دیدہ زیب منظر

مرکزِ مدینہ
پہلے یہ تصویر آئی ہی نہ ہوگی سامنے
مسجدِ سرکار ﷺ کا نایاب منظر دیکھ لو
محمد نواز مدنی

مسجدِ نبوی ﷺ
مرکزِ طیبہ بقیعِ پاک اور شہرِ نبی ﷺ
سامنے تصویر کی صورت میں آتے ہیں نظر
۲۰۰۲
ہے بقیع کی جنت مصطفیٰ (ﷺ) کے قدموں میں
جس جگہ پہنچنے کی دل میں ہیں تمنائیں

مسجدِ نبوی ﷺ

رسول اللہ (ﷺ) کی مسجد میں بہرِ سجدہ تو پہنچے
مکاں ہو سامنے لیکن نظر تیری مکیں پر ہو

رسول پاک (ﷺ) کی مسجد میں کیسے بار پائیں گے
نمازِ عشق جو کرتے رہے اپنی قضا پیہم

مسجدِ نبوی ﷺ

مسجدِ نبوی ﷺ

گوشۂ مسجدِ سرکارِ دو عالم (ﷺ) پائیں
تو اسے اپنے لیے باعثِ راحت سمجھیں

گھوما پھرا میں طیبہ کی سڑکوں پہ بھی، مگر
مسجد میں ان (ﷺ) کی، قلب مرا معتکف رہا

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {1}
گھیر لیتا ہے سرور و کیف روح و قلب
مسجدِ سرکار (ﷺ) کی چھت کا نظارہ

مسجدِ نبوی ﷺ کی چھت کے مناظر {۲}

آثار مسجد منارتین

وادیٔ عقیق کے راستے میں یہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے نماز ادا فرمائی۔ اب یہ منہدم مسجد صرف چند پتھروں کا مجموعہ ہے۔

تصاویر: ۳ مارچ ۲۰۰۲
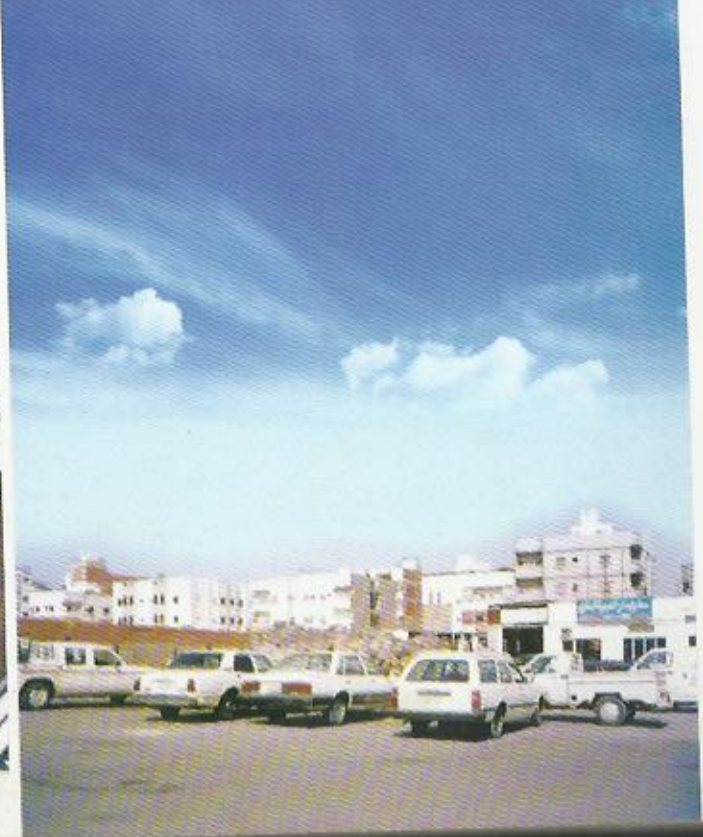
فالذین آمنوا بہ

وعزروہ

ونصروہ واتبعوا النور الذی
انزل معہ اولٓئک ھم المفلحون

فَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا بِہٖ وَعَزَّرُوْہُ وَنَصَرُوْہُ وَاتَّبَعُوا
النُّوْرَ الَّذِیْٓ اُنْزِلَ مَعَہٗٓ اُولٰٓئِکَ ھُمُ الْمُفْلِحُوْنَ
(الاعراف۔ ۷:۱۵۷)

تو وہ جو اس پر ایمان لائیں اور اس کی تعظیم کریں اور اسے مدد دیں اور اس نور کی
پیروی کریں جو اس کے ساتھ اترا وہی بامراد ہوں گے

مومنوں پر فرض ہے الفت نبی پاک (ﷺ) کی
اس پہ اک ارشاد مالک برملا ہے عزروہ

سبعہ مساجد

جہاں جنگِ خندق کے موقع پر
سالاروں کے خیمے تھے
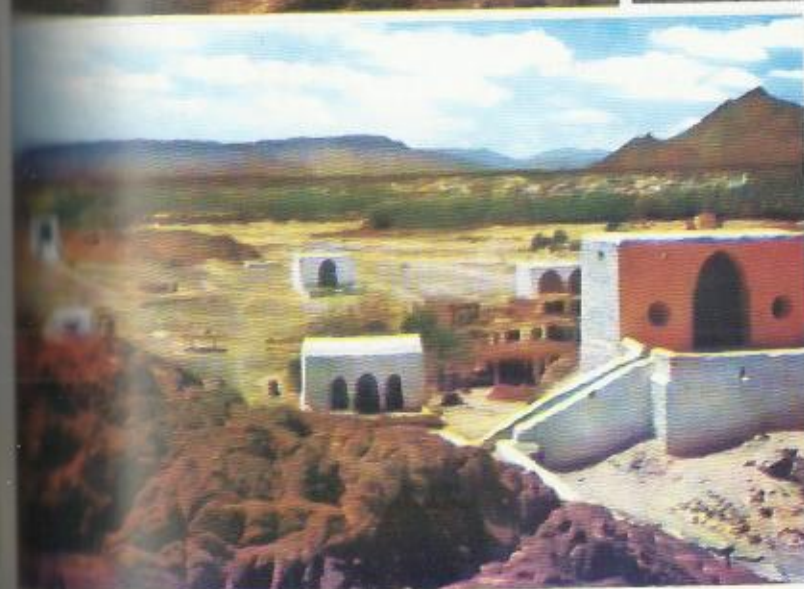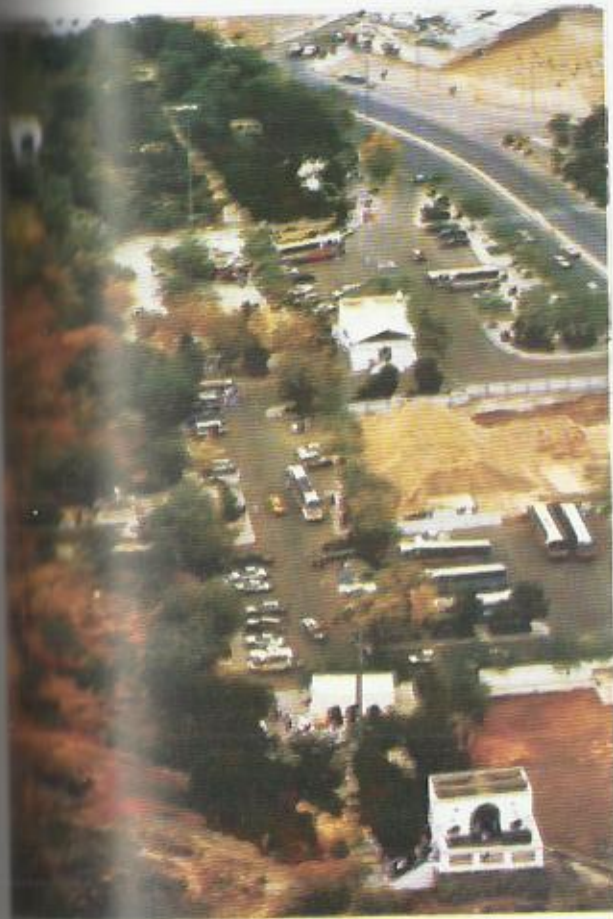
تصویر: فروری ۲۰۰۲
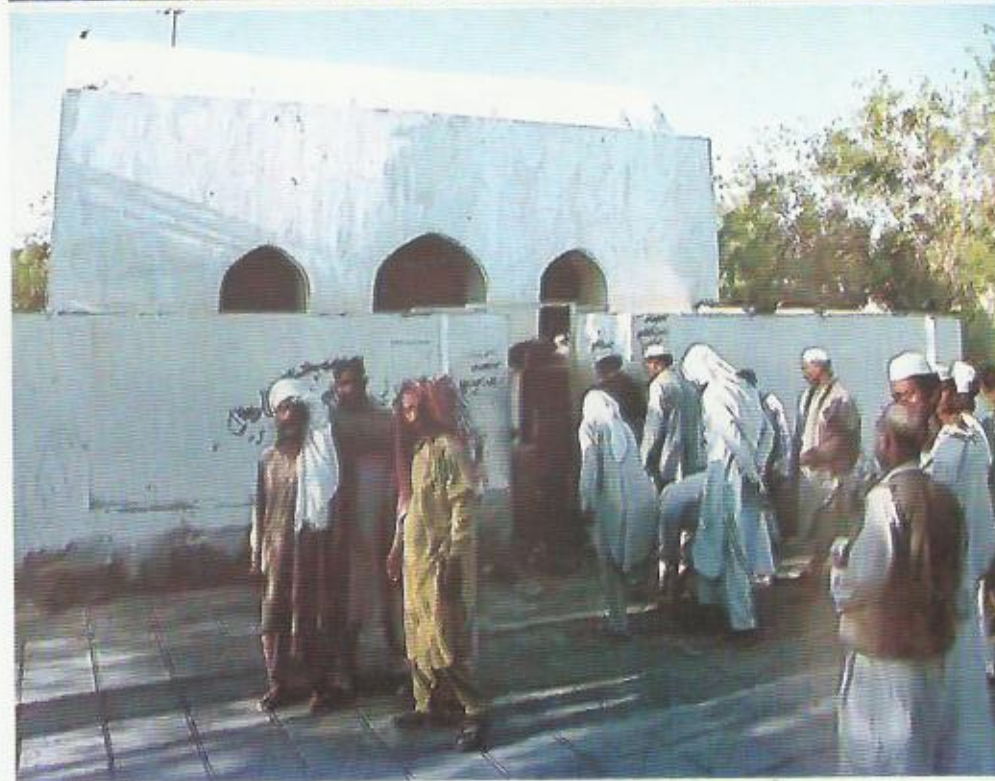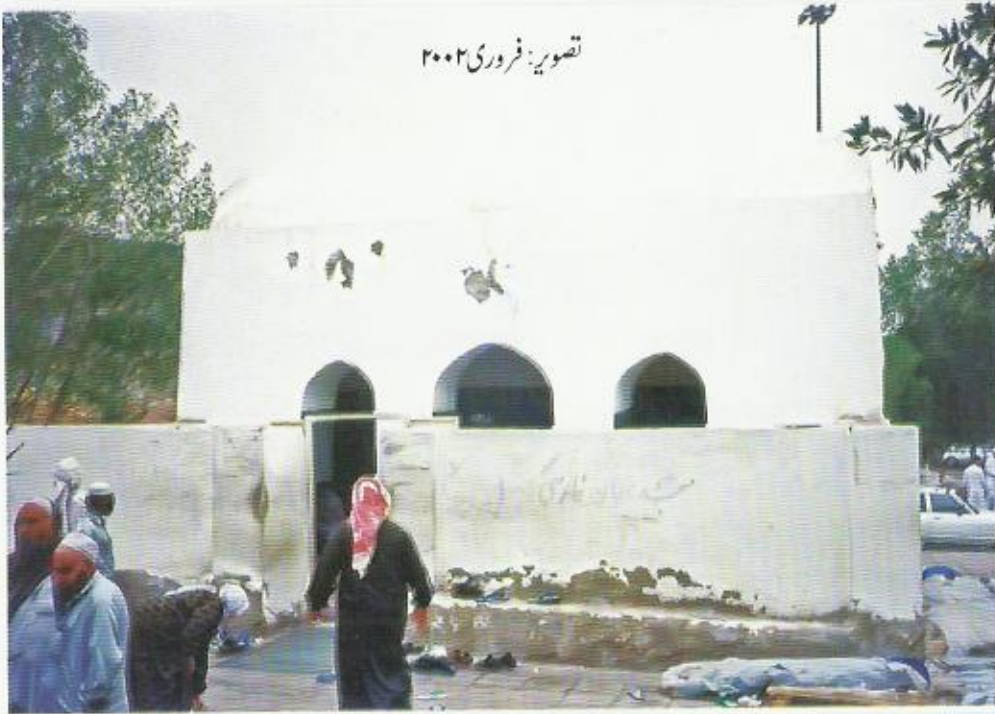
مسجدِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ

اگست ۱۹۹۸

آپؓ کی تجویز پر کھودی گئی خندق یہاں
آپؐ کا خیمہ جہاں تھا' بن گئی مسجد وہاں

موقعِ خندق پہ خیمے کی جگہ پر بن گئی
مسجدِ سلمانِ فارسؓ (جو تھے اہلِ بیت سے)

مسجدِ فتح / مسجدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مقامِ جنگِ خندق پر سپہ سالارِ اعظم حضور رسولِ کریم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے خیمے کی جگہ پر بنائی ہوئی مسجد۔ جو دعاؤں کی قبولیت کی اہم ترین جگہ ہے کیونکہ یہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی دُعا قبول ہوئی تھی اور کفار کو بھاگنا پڑا تھا۔

اسے مسجد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)، مسجد الاحزاب اور مسجد الاعلیٰ بھی کہا جاتا ہے۔

یہ مسجد جبل سلع سے شمال مغرب کی طرف واقع ہے۔ حضرت جابر بن عبداللہ انصاریؓ کہتے ہیں کہ مجھے جب کوئی ضرورت ہوئی میں اس جگہ آ کر دعا کرتا ہوں خدائے قدوس اسے قبولیت کا شرف عطا فرماتا ہے۔

جنگِ خندق میں رسولِ پاک (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے کی جو دعا
رب نے اس سے لشکرِ کفار کو پسپا کیا

یہاں پر جنگِ خندق میں تھا خیمہ سرورِ کُل (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا
دعائیں کرنا اِس جا' چاہتے ہو گر قبولیت

مسجدِ فتح / مسجدِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
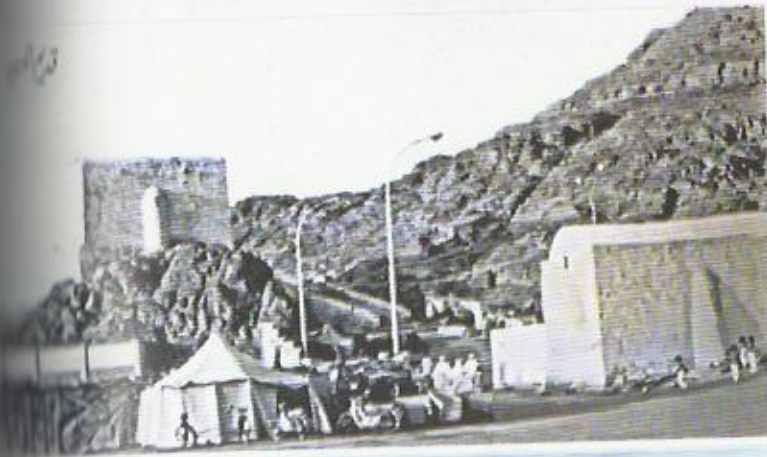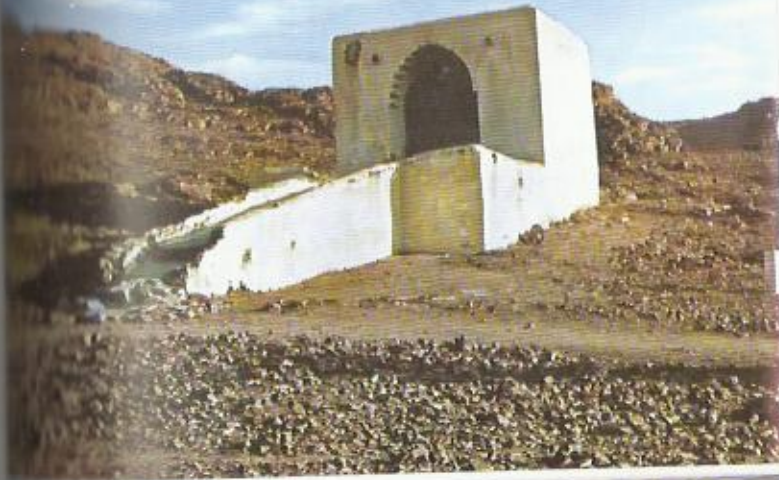
قدیم تصویر
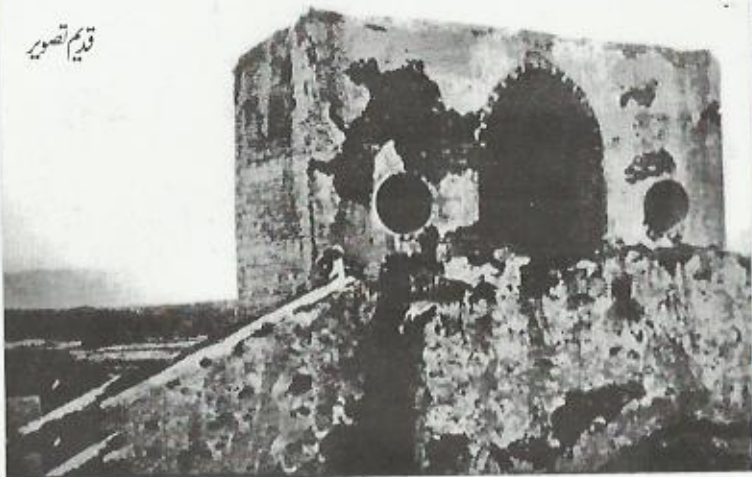
۲۷ فروری ۲۰۰۲
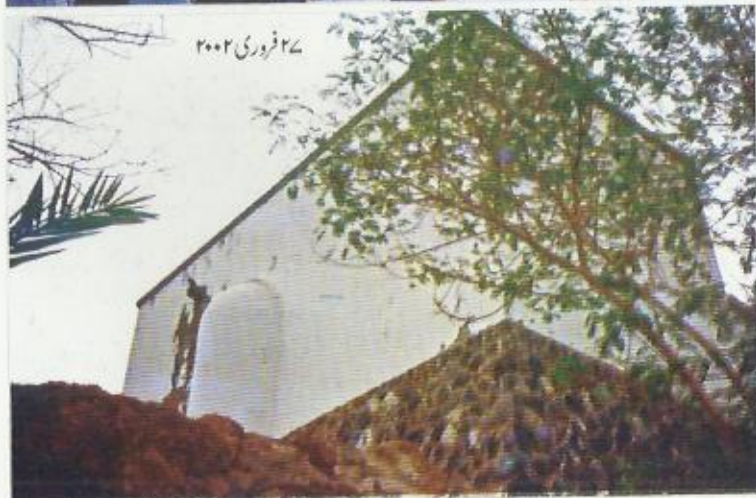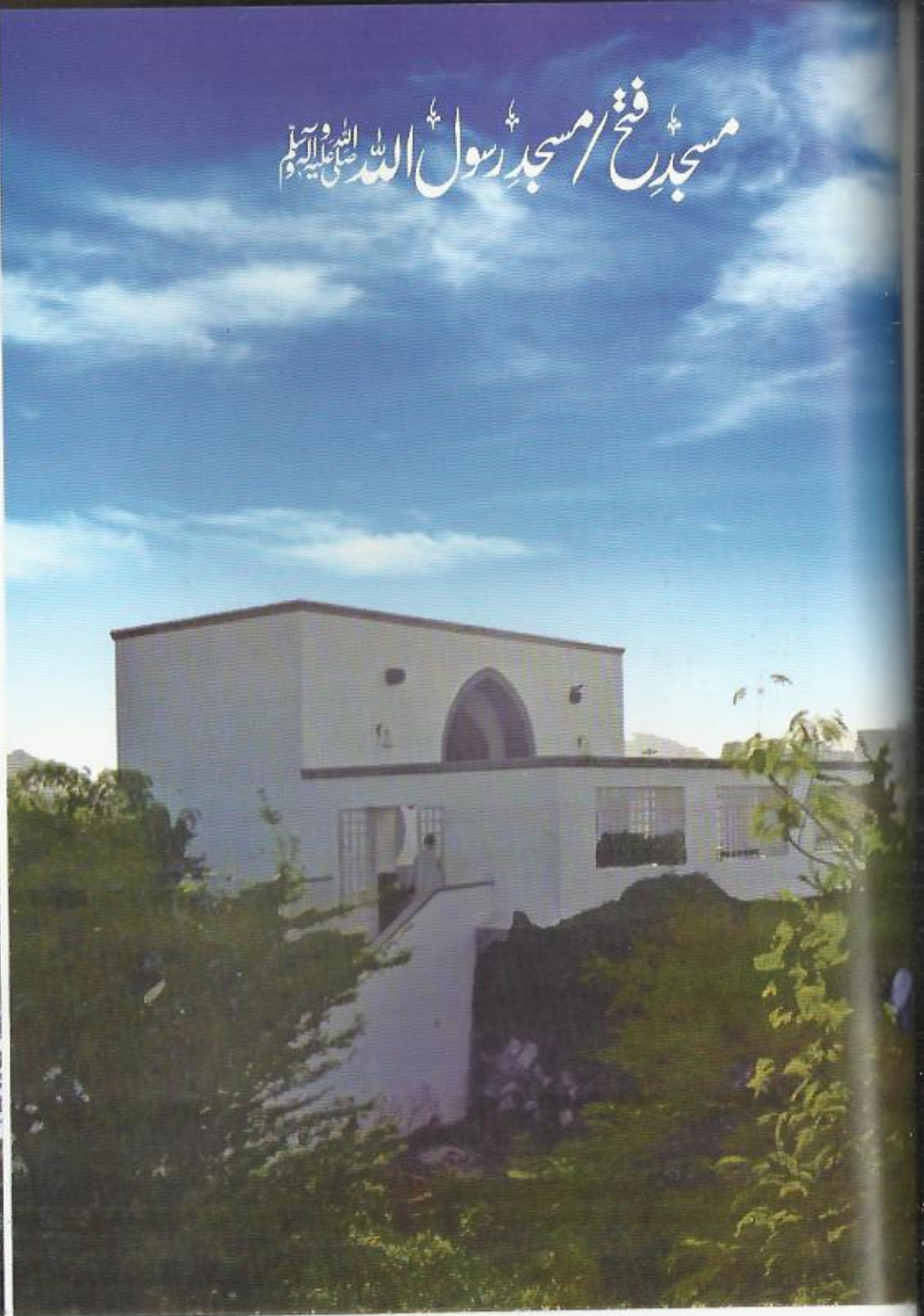
مسجدِ علی رضی اللہ عنہ

جنگِ خندق میں جہاں پر تھے علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ
ترک سلطانوں نے یہ تعمیر کی مسجد وہاں
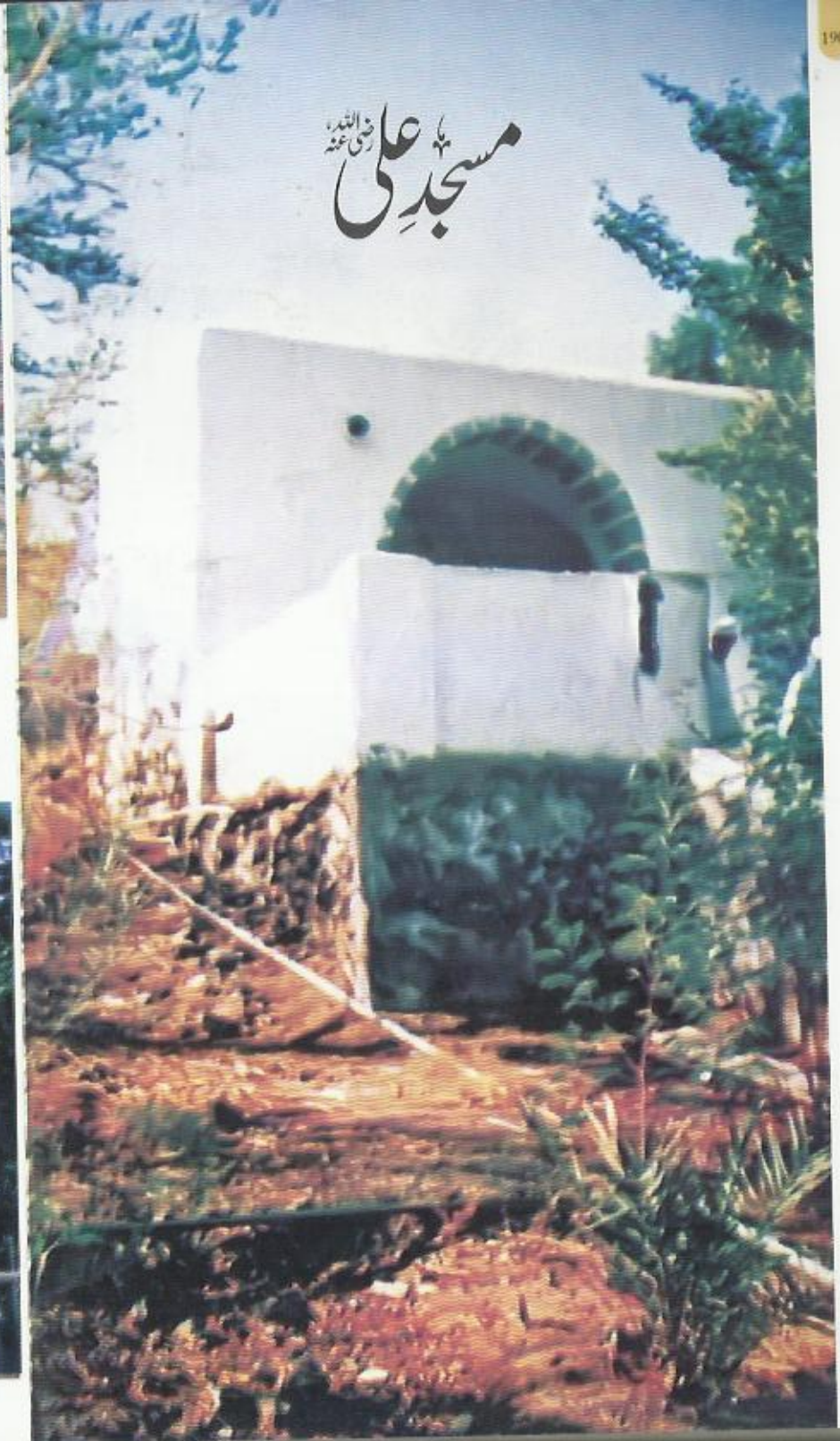
مسجدِ فاطمۃُ الزہرا رضی اللہ عنہا

ـگِ خندق کے موقع پر یہاں سیدہ فاطمہؓ کا خیمہ تھا جہاں ترکوں نے
ـجد بنادی تھی۔ سبعہ مساجد میں سے سب سے پہلے یہی مسجد ڈھائی گئی۔
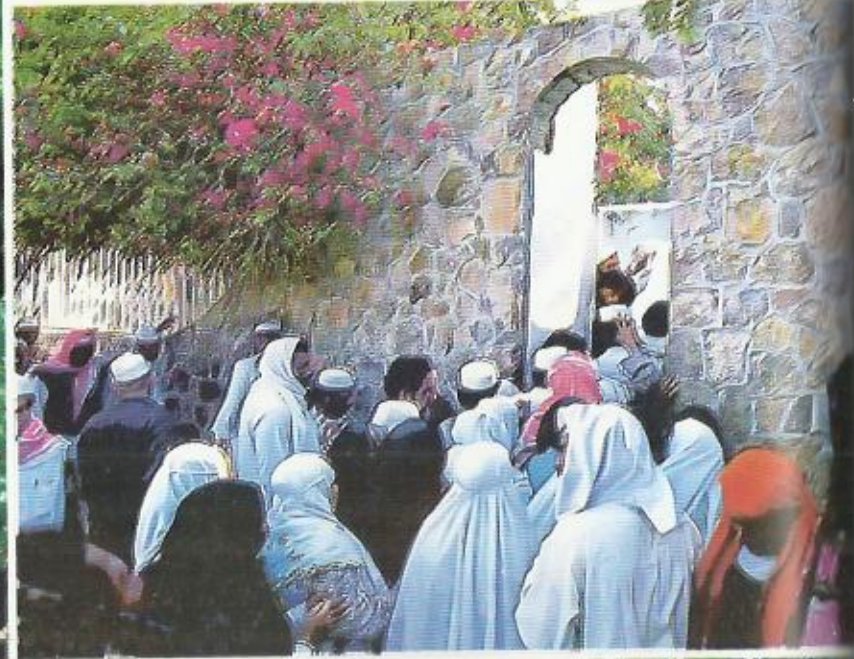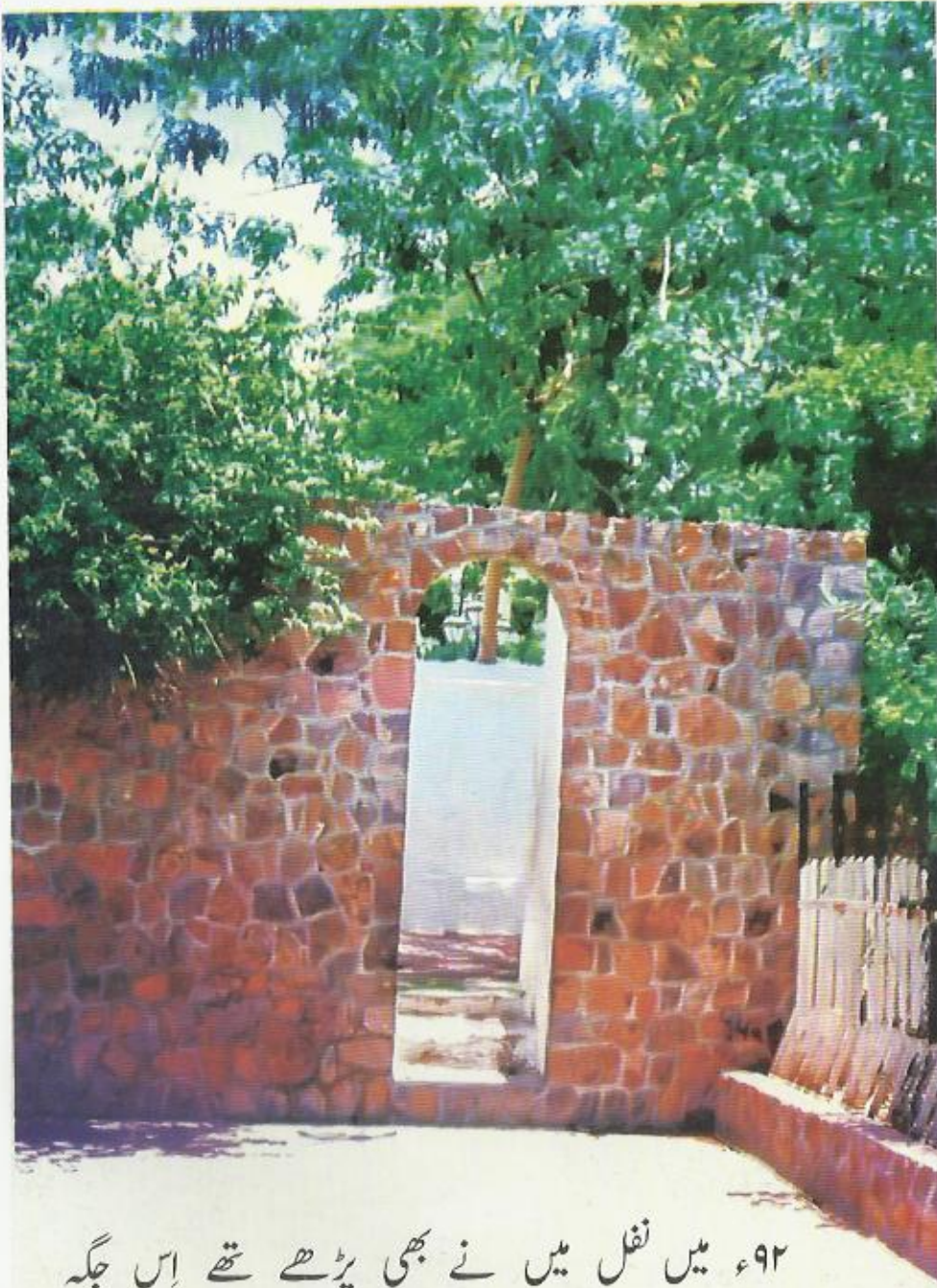
۹۲ء میں نفل میں نے بھی پڑھے تھے اس جگہ
بعد میں ڈھا دی گئی یہ مسجدِ بنتِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

جنگِ خندق کی یادگار - نئی مسجد
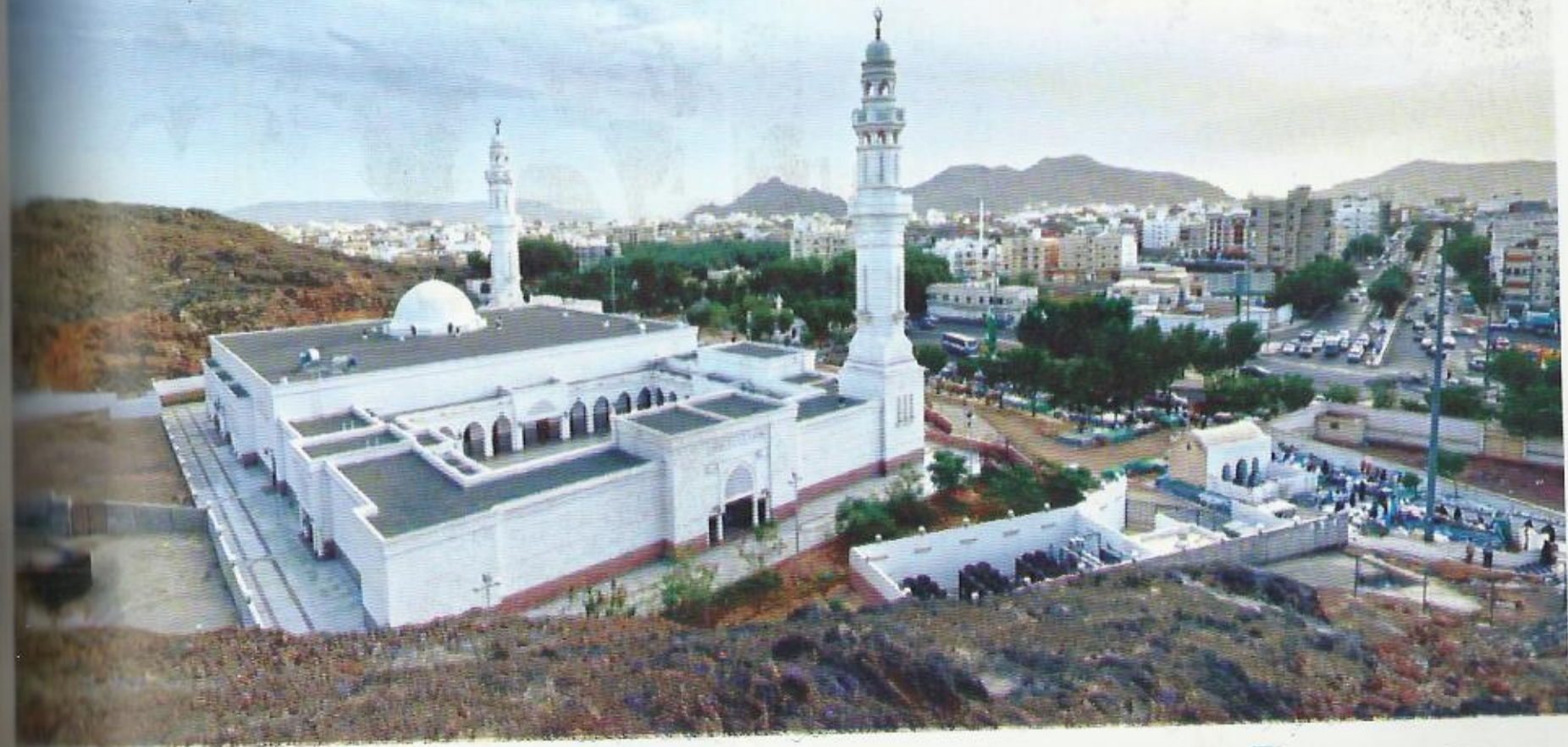
قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّكِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝۱۵

(المائدہ۔۵:۱۵)

بے شک تمھارے پاس اللہ کی طرف
سے ایک نور آیا اور روشن کتاب

کرے دور محمود سب ظلمتوں کو
ہمارا بھروسا من اللہ نورٌ

قد جاءكم من الله نور وكتب مبين

جبلِ اُحُد

جنت کا پہاڑ

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا۔ ''یہ جنت کے دروازے پر ہے۔ یہ ہم سے محبت کرتا ہے' ہمیں اس سے محبت ہے''۔

اُحُد سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا محبوب بھی ہے اور محب بھی ہے
محبت کیوں نہ ہو آخر ہمیں کہسارِ آقا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) سے

جو ہے محبوب و محبِ سرورِ عالم (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) رشیدؔ
ہے اُحُد اک ایسا کہسارِ رفیع المرتبت

آنکھیں ہیں کہ وہ دیکھتی ہیں جبلِ اُحُد کو
اک جنتی کہسار ہے اور دیدۂ حیراں

میں گیا جبلِ احد تو وصل ساماں ہو گئی
پہلے جو تھی ہجر ساماں میری حسِ لامسہ

بنوں مثلِ اُحُد جنت کا باسی
پڑے سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی ٹھوکر کسی دن
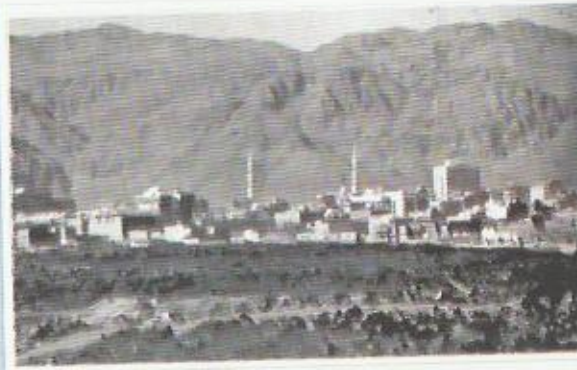
۱۹۹۳
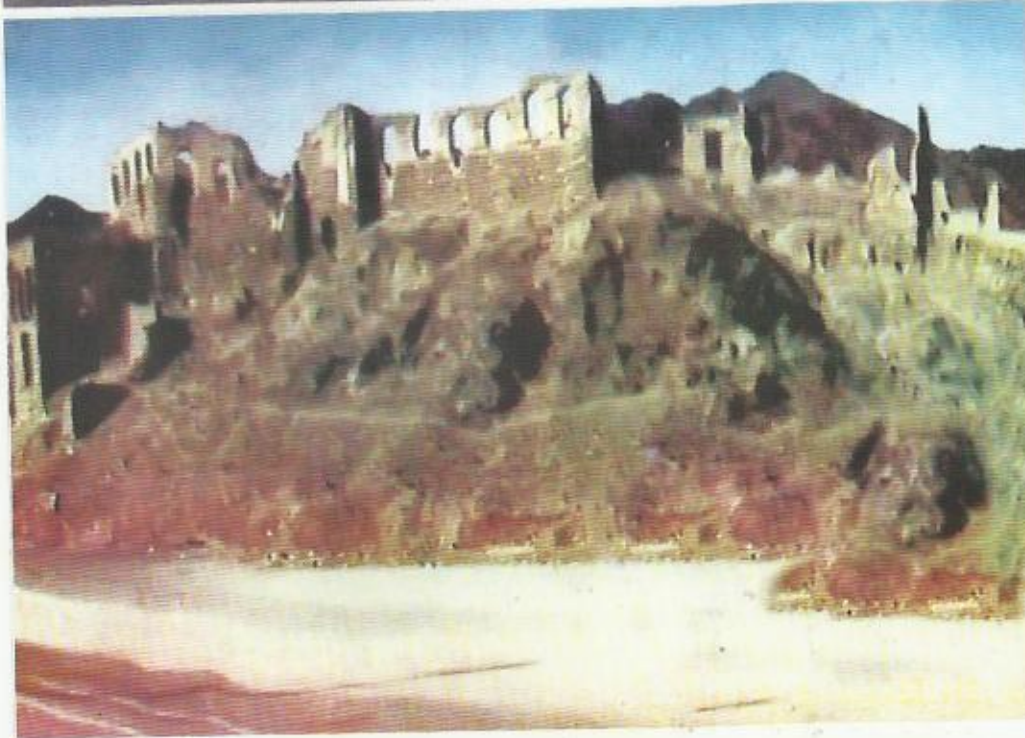
جبلِ رماۃ / جبلِ عینین

جنگِ اُحد میں تیر اندازوں کی ڈیوٹی یہاں لگائی گئی تھی۔ اور ان کی ذرا سی بے احتیاطی نے دشمن کو ادھر سے حملہ آور ہونے اور ستر صحابہؓ کو شہید کر دینے کا موقع دیا۔ یہاں حضور آقا و مولا (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ظہر کی نماز پڑھی تھی۔ اب یہاں ترکوں کی بنائی ہوئی مسجد بھی شہید ہو چکی ہے۔
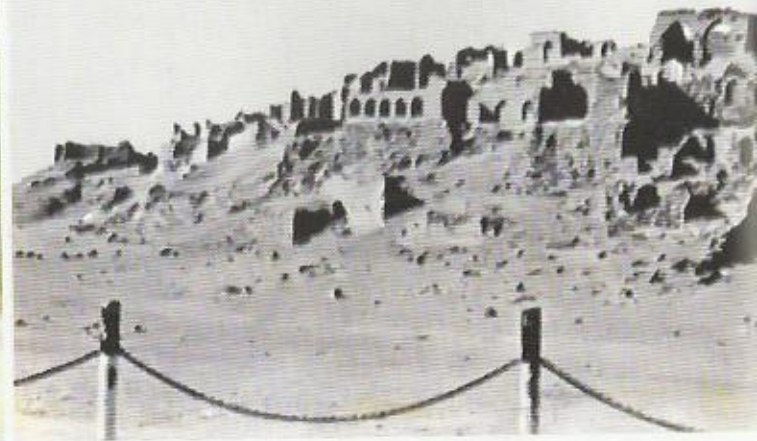
غارِ اُحُد/غارِ استراحہ
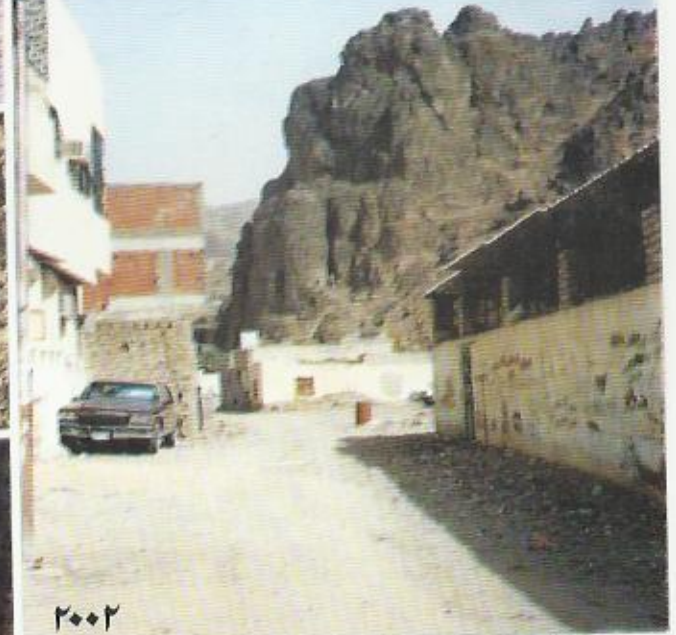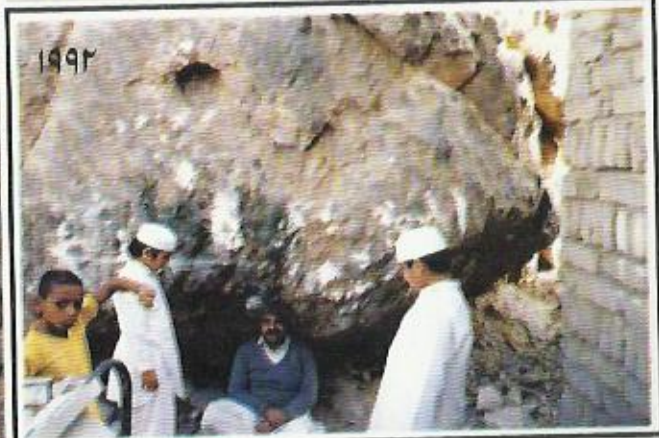
حضور (ﷺ) کے سرِ مبارک کا نشان۔ اوپر حضرت علیؓ کی ڈھال کا نشان ہے

پھر دھیان میں آیا سرِ آقا (ﷺ) کا حسیں نقش

پھر ذہن نے باندھا اسی پتھر کا تصور
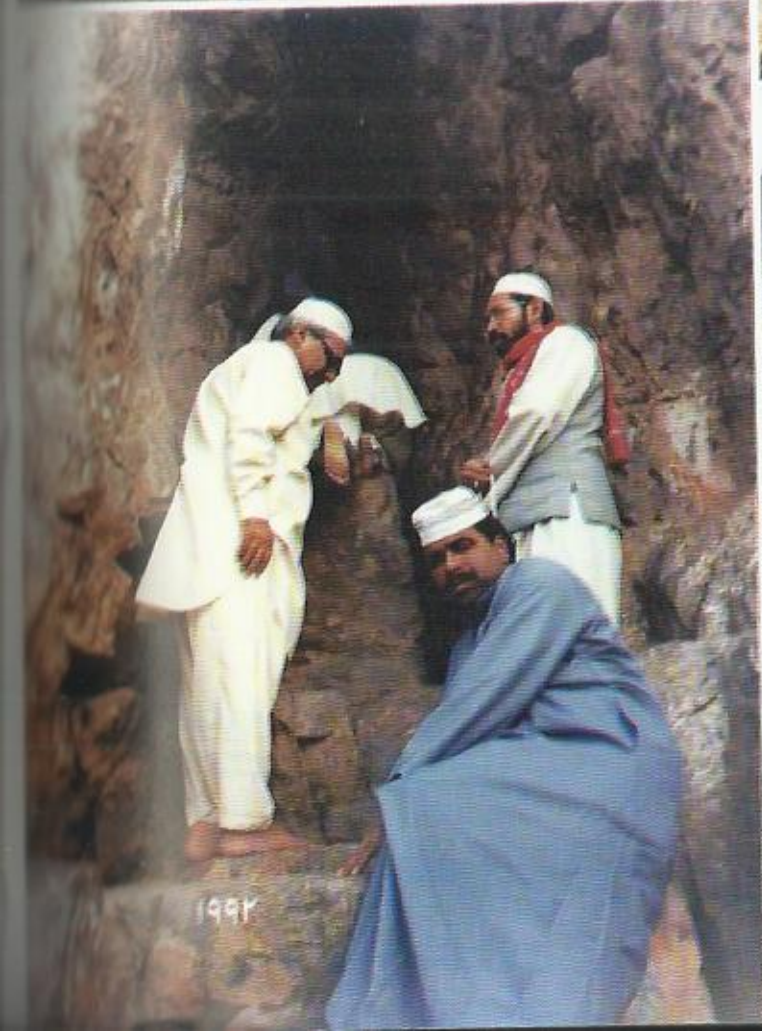
۲۰۰۲

جبلِ سلع

سبعہ مساجد کے ساتھ
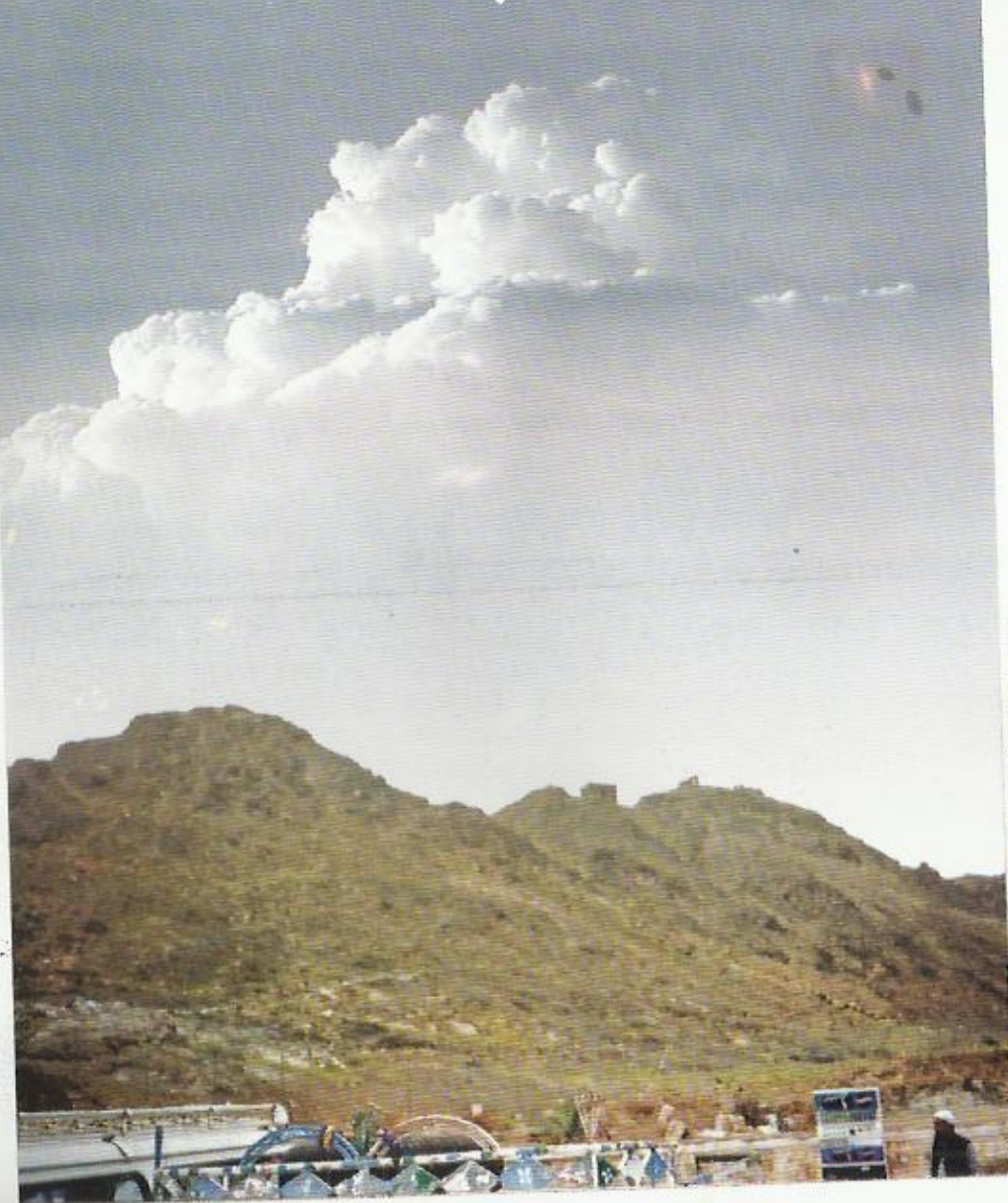
غارِ سجدہ

اسے غار بنی حرام بھی کہتے ہیں۔

جنگِ خندق کے مقام سے قریب، جبلِ سلع کے درمیان سے ذرا بائیں طرف واقع اس غار میں حضور شفیع المذنبین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) تین دن سجدے میں رہے۔
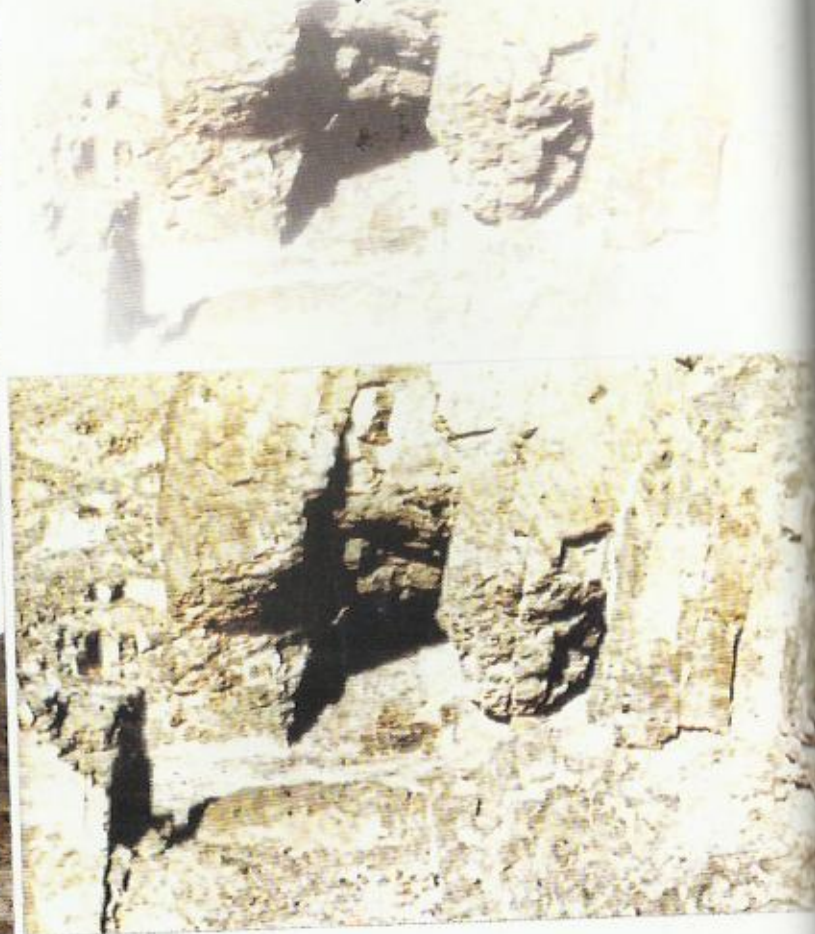
مزارِ سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ / بارگاہِ سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ

(مدینۂ پاک کے روحانی گورنر کی آرام گاہ)

حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے چچا اور رضاعی بھائی، مدینۂ کریمہ کے روحانی گورنر حضرت شیبۃ الحمد امیر حمزہؓ، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے یثرب کے لیے پہلے سفیر حضرت مصعب بن عمیرؓ، حضور (صلی اللہ علیہ وسلم) کے پھوپھی زاد حضرت عبداللہ بن جحش (رضی اللہ عنھم) اور دیگر شہداءِ احد کے مزارات۔ عامۃ المسلمین یہ سمجھتے ہیں کہ سب شہداءِ احد اسی چار دیواری میں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ سڑک کی دوسری طرف بھی کچھ قبریں موجود ہیں۔

چرخِ پامردی پہ یہ لکھا ہوا میں نے پڑھا
"شیبۃ الحمدؓ ابنِ عبدالمطلب، شیرِ خدا"

حمزہؓ اور ابنِ جحشؓ کے ساتھ ہیں سوئے ہوئے
ساتھ انھی کے، خود شہادت پا کے مصعب بن عمیرؓ

مزار سیّد الشہدا رضی اللہ عنہ

قدیم تصویر

۲۰۱۰
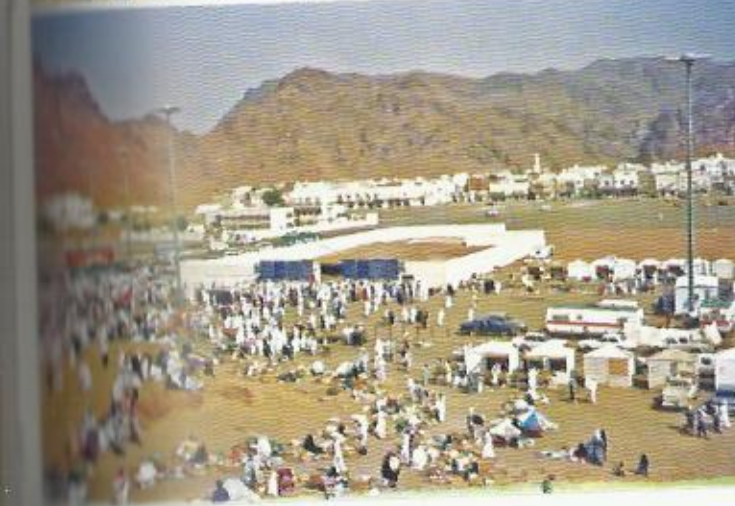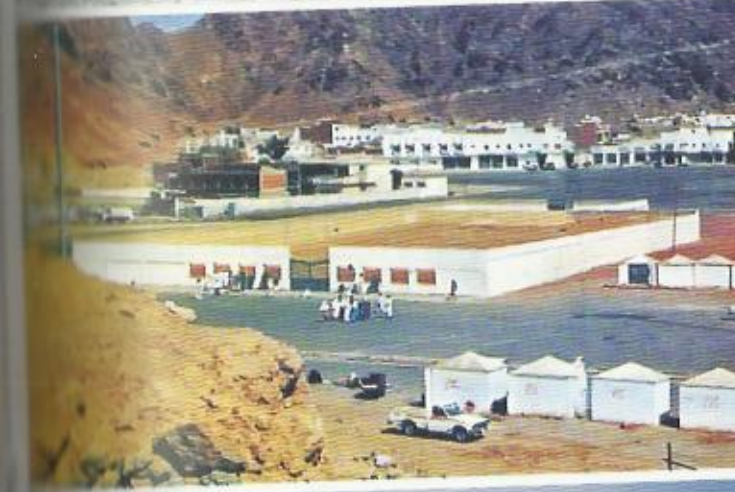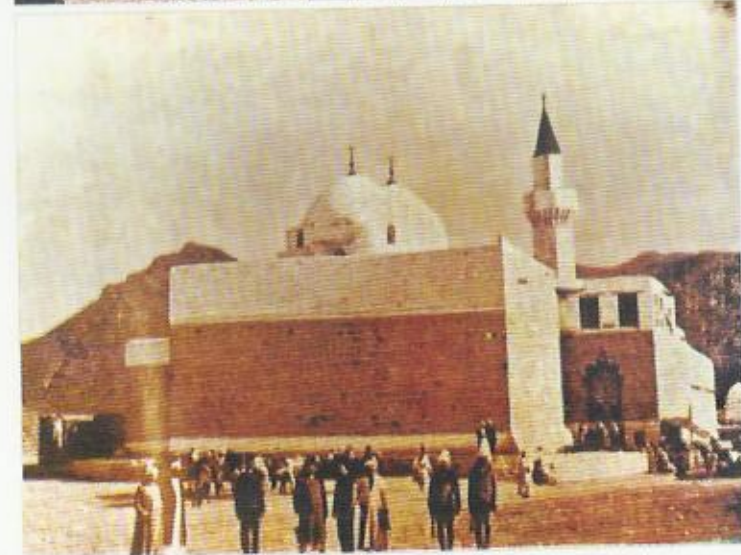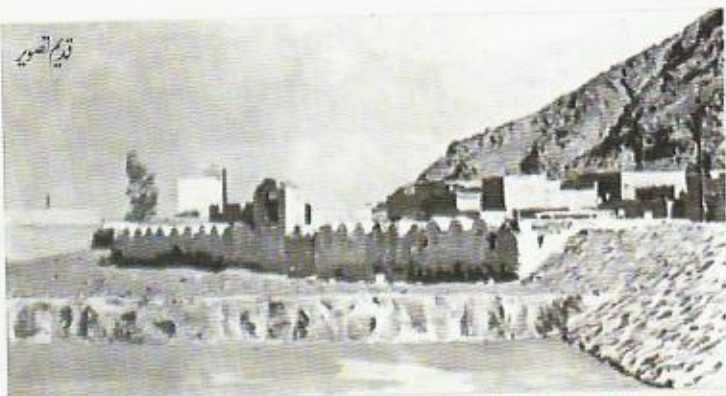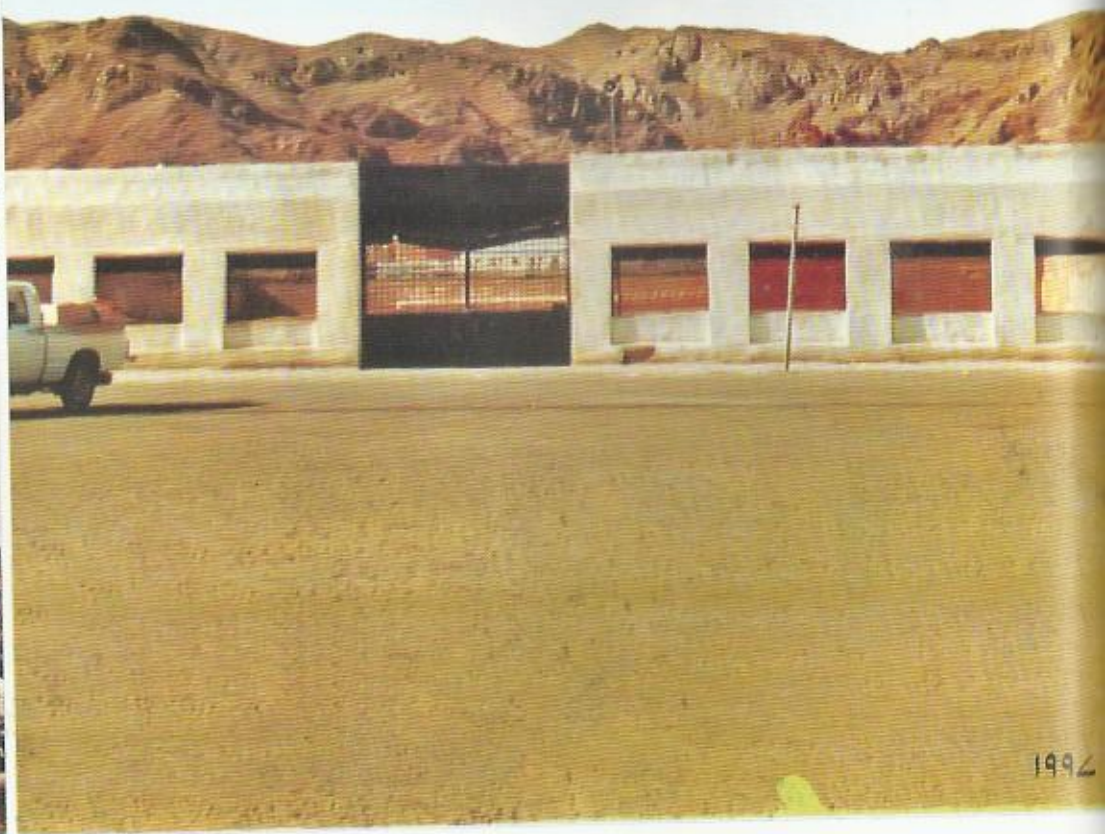
شہدائے اُحُد کا قبرستان {۲}

مدینہ طیبہ سے آنے والی سڑک کے بائیں جانب

عام طور سے مشہور ہے کہ جنگِ احد کے ۷۰ شہدا کی قبریں مزارِ سید الشہدا امیر حمزہؓ کی قبر مبارک کے ساتھ ہیں۔

لیکن واقعہ یہ ہے کہ کچھ قبریں سڑک کے دوسری طرف واقع ہیں۔ اس مقام کی تصویر اوپر دی جا رہی ہے۔
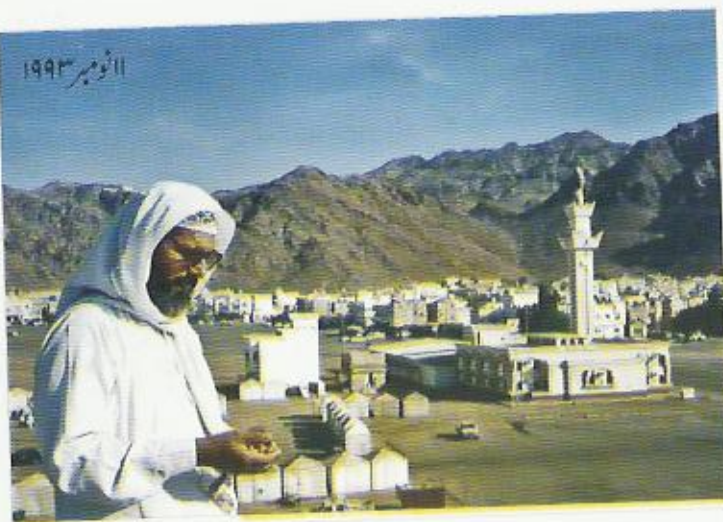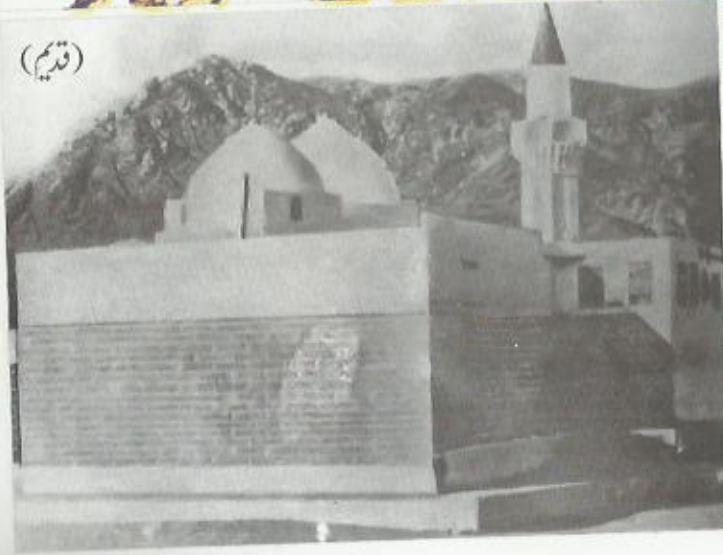
مسجدِ سید الشہدا / مدرسہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ

۱۱ نومبر ۱۹۹۳

(قدیم)

(قدیم)

مدرسہ سید الشہدا رضی اللہ عنہ
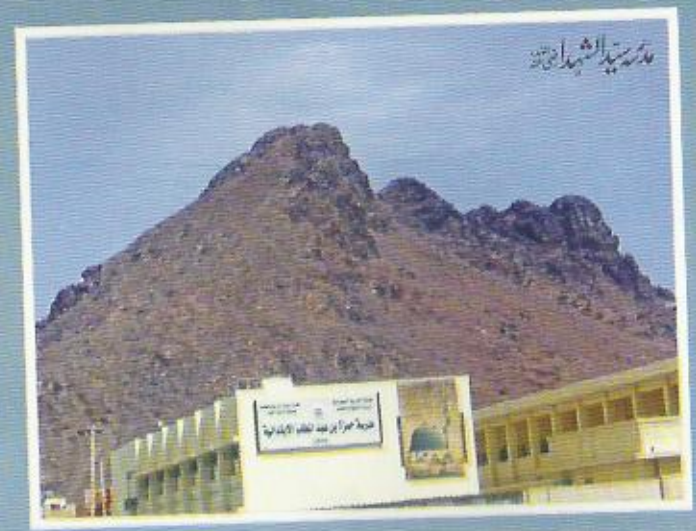
۲۷ فروری ۲۰۰۲
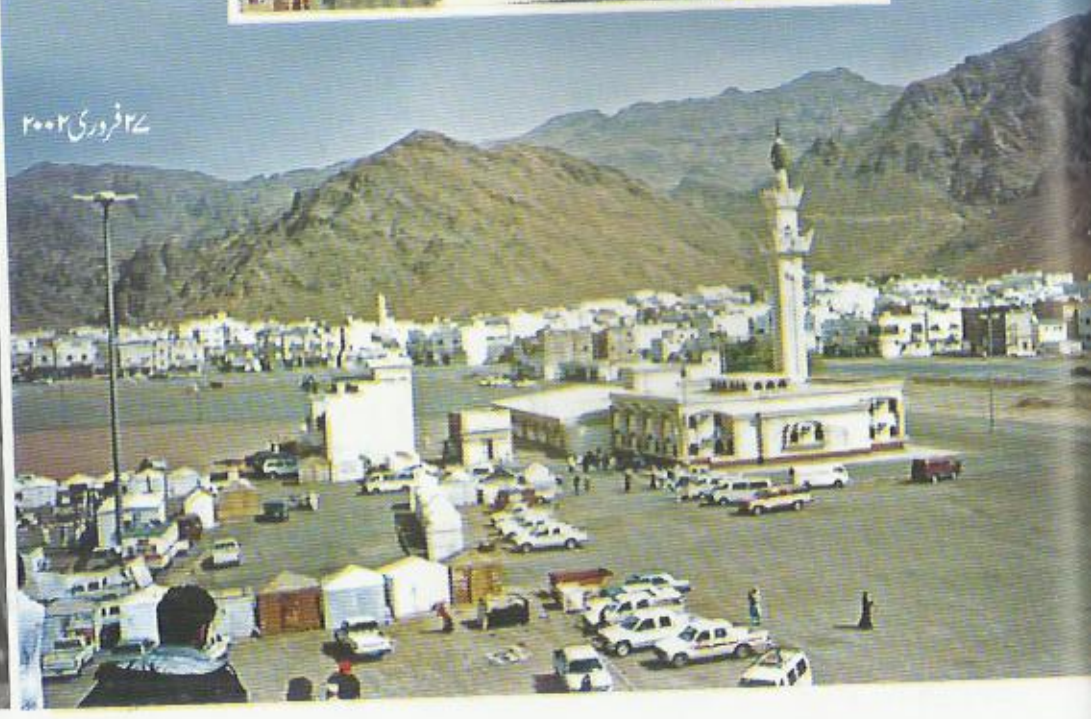
قُبۃُ الثنایا

جنگِ اُحد میں جہاں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے مقدس دانت مجروح و مضروب ہوئے تھے، اس مقام پر بنائے گئے ''قبۃ الثنایا'' کے متعلق ۱۹۱۲ کے زائر محمد محی الدین حسین نے اپنے سفرنامے میں لکھا ہے کہ یہ بارگاہِ سید الشہداؑ سے شمال کی طرف تھا۔ اب یہ نہیں ہے۔

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ

بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ

لَقَدْ جَآءَكُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ عَزِيْزٌ عَلَيْهِ مَا
عَنِتُّمْ حَرِيْصٌ عَلَيْكُمْ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَءُوْفٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲۸﴾

(التوبہ ۹: ۱۲۸)

بے شک تمھارے پاس تشریف لائے تم میں سے وہ رسول جن پر تمھارا مشقت میں پڑنا
گراں ہے۔ تمھاری بھلائی کے نہایت چاہنے والے۔ مسلمانوں پر رؤف و رحیم ہیں

لقب یہ اپنے لیے رب نے بارہا برتے
انھیں (ﷺ) بھی اُس نے ملقّب کیا رؤف رحیم

مسجدِ میقات / مسجد ذوالحلیفہ

حضور رسولِ خدا (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اس جگہ سے عمرہ اور حج کے لیے احرام باندھا تھا۔ چنانچہ مدینۂ منورہ سے حج یا عمرے کے لیے جانے والے یہیں سے احرام باندھتے، نیت کرتے اور نفل پڑھتے ہیں۔ تجدید کی صورت میں مربع شکل کی یہ مسجد زین الدین مصری نے ۱۴۶۰ء میں بنوائی۔ اسے مسجد ذوالحلیفہ یا مسجد شجرہ بھی کہا جاتا ہے۔
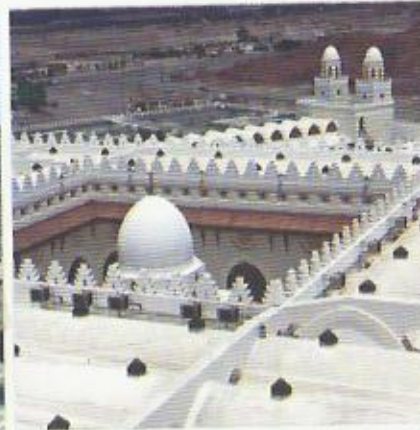
اگست ۲۰۰۲

بئرِ علی رضی اللہ عنہ
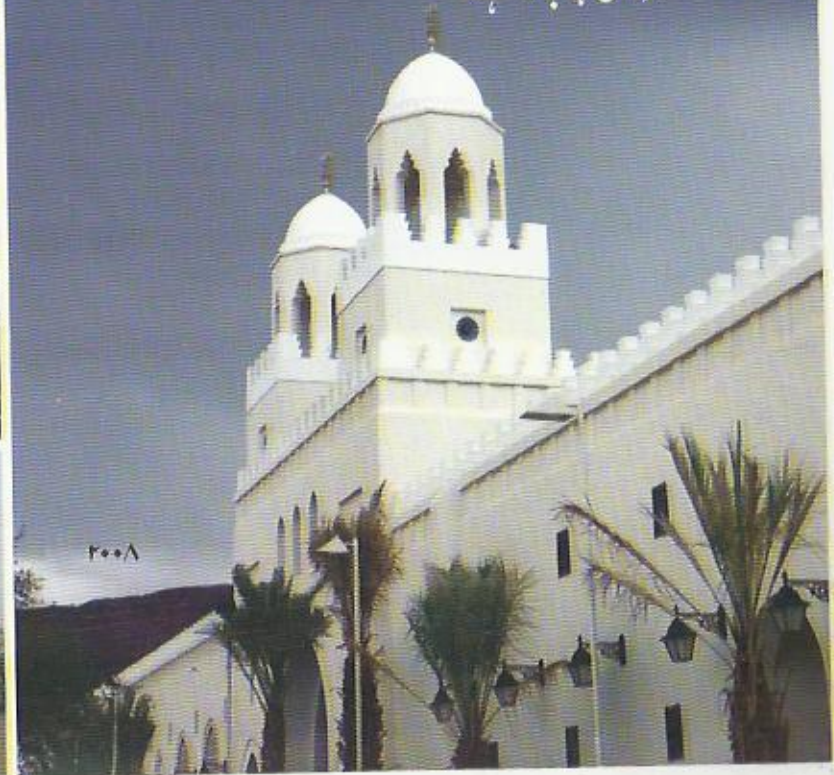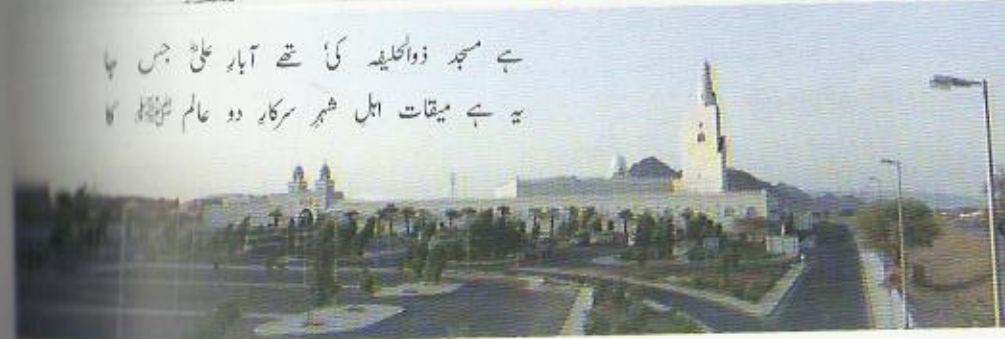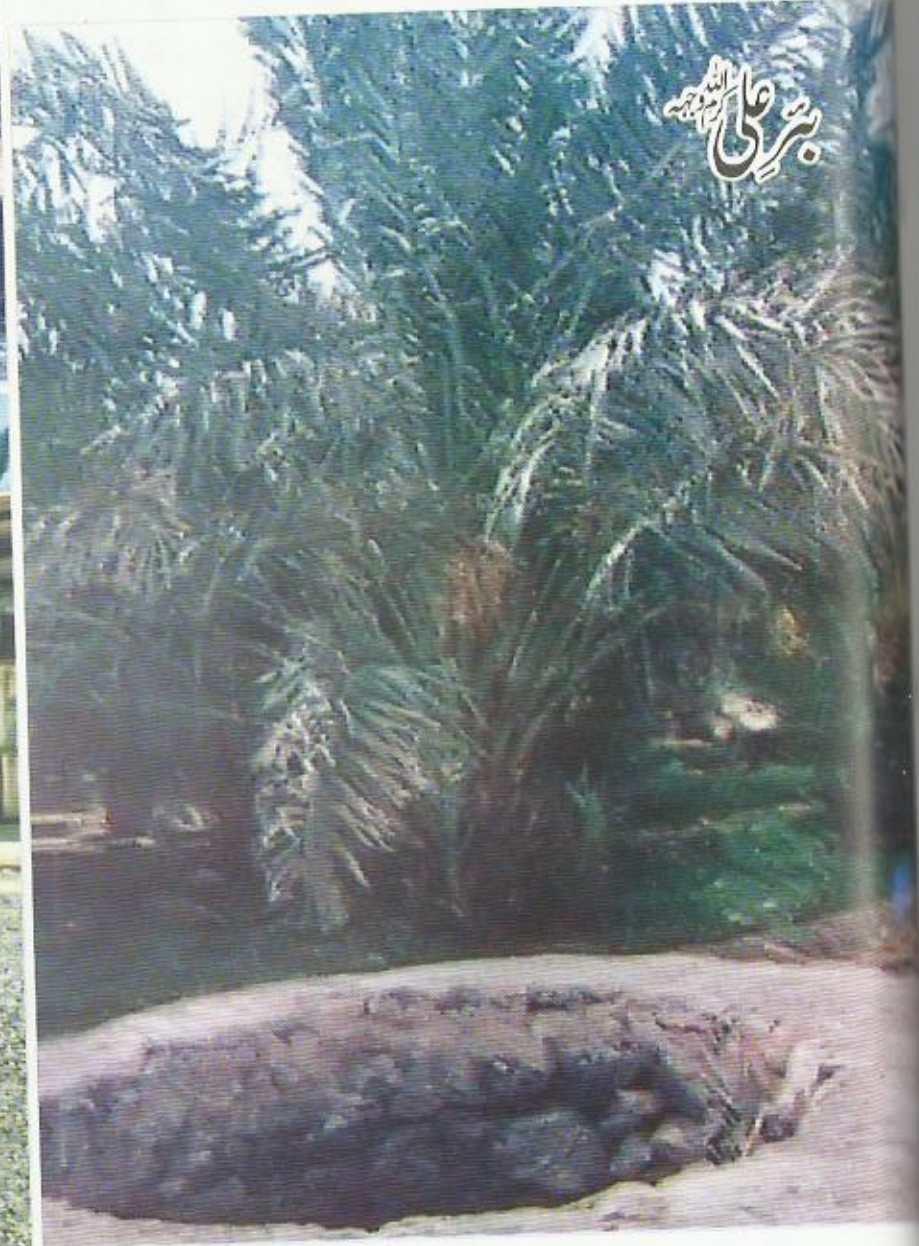
بئرِ حاء

یہاں حضرت ابو طلحہؓ کا باغ تھا۔ حضور سرکارِ دو عالم (ﷺ) کبھی کبھی یہاں تشریف لاتے' آرام فرماتے اور یہاں موجود بئر حاء سے پانی نوش فرماتے تھے۔ یہ کنواں بابِ مجیدی کے بالکل سامنے تھا۔ اب بابِ فہد سے اندر داخل ہوں تو بائیں طرف موجود پہلے قالینوں کے نیچے تین دائروں کی صورت میں اس جگہ کی نشاندہی ہے۔

بابِ فہد کے اندر مسجد میں
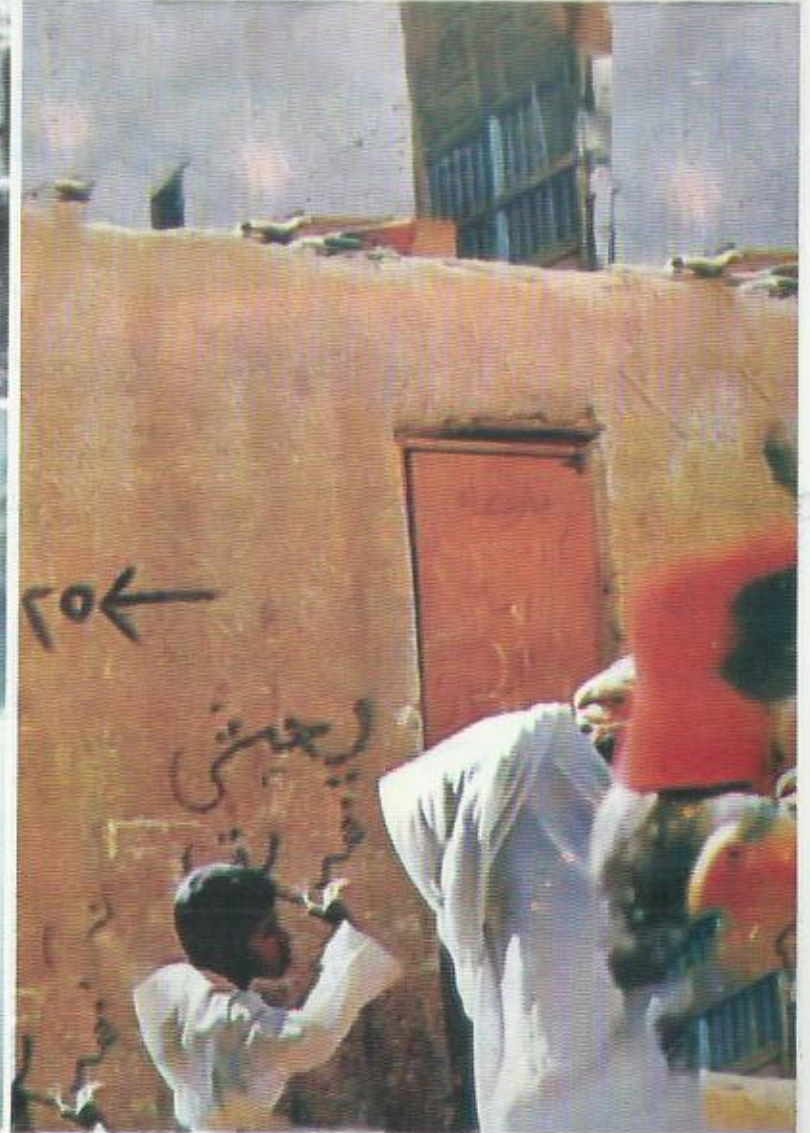
بئرِ رومہ کو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے حکم پر حضرت عثمانِ غنیؓ نے یہودی سے خرید ا اور اس کا پانی عام کر دیا۔ یہ کنواں مسجد قبلتین کے شمال میں ایک کلومیٹر کے فاصلے پر ہے۔ اب یہاں کا پانی ٹیوب ویل کے ذریعے باغ کے لیے تو استعمال ہوتا ہے لیکن زائرین کے لیے کنواں بند ہے۔

احاطہ بئرِ عثمان

تصویر: ۲۷ فروری ۲۰۰۲

بئرِ رومہ کو نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے بئرِ عثمانؓ کر دیا
آج اس سے استفادے کی کوئی صورت نہیں

قدیم تصویر

۱۹۷۰ء
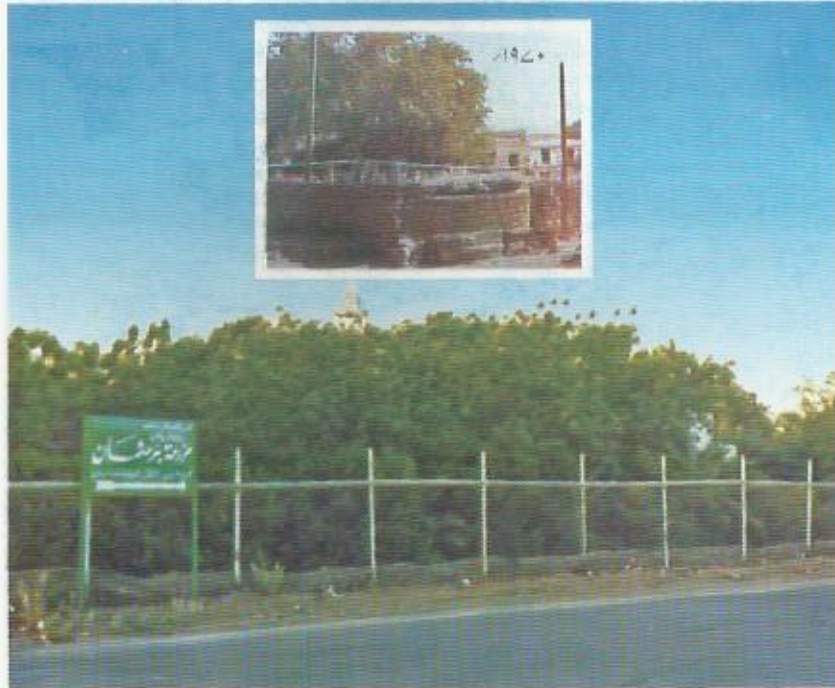
بئرِ بوصہ

(بصّہ) یہ کنواں حضرت ابو سعید خدریؓ کے گھر میں تھا۔ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بیری کے پتے سے اپنا سر مبارک دھویا اور باقی پانی اس کنوئیں میں ڈالا تو یہ میٹھا ہو گیا۔

بئرِ غُرس

یہ کنواں حضرت سعد بن خیثمہؓ کی ملکیت تھا۔ مسجد قبا سے شمال مشرق کی طرف بُستانِ سلمان فارسیؓ کے قریب اس کنوئیں کو حضور (ﷺ) نے اسے جنت کی نہروں میں سے ایک فرمایا۔
حضور آقا و مولا (ﷺ) کے حکم کے مطابق اس کنوئیں کے پانی سے آپ کو غسل دیا گیا۔

یہ مقدس وہ کنواں ہے جس کے پانی سے رشید
غسل آقا ﷺ کو دیا اصحابؓ نے بعدِ وصال

امام نورالدین سمہودیؒ نے ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ کی روایت بیان کی ہے کہ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس کنوئیں کا پانی نوش فرماتے تھے۔ یہ کنواں میدان عنبریہ سے سو میٹر کے فاصلے پر ریلوے سٹیشن کے جنوب مشرق میں واقع تھا۔ شارع عنبریہ کی تعمیر کے وقت یہ کنواں بند کر دیا گیا۔ اس کا پانی میٹھا تھا اور حضور سیدِ عالم و عالمین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے لایا جاتا تھا۔

بئرِ ناقہ

وادیٔ ربدان میں موجود بئرِ ناقہ جو
اب بند کیا جا چکا ہے۔

بئرِ ناقہ کا شفا بخش پیا ہے پانی
جس کی رکھتا ہی رہا چشمۂ حیواں خواہش

۱۹۹۲

۱۹۹۲

۱۹۹۲

بئرِ ناقہ کو جانے والی سڑک

۱۹۹۱

۱۹۹۳

بئرِ ناقہ کے قریب نماز کی جگہ

بئرِ روحاء
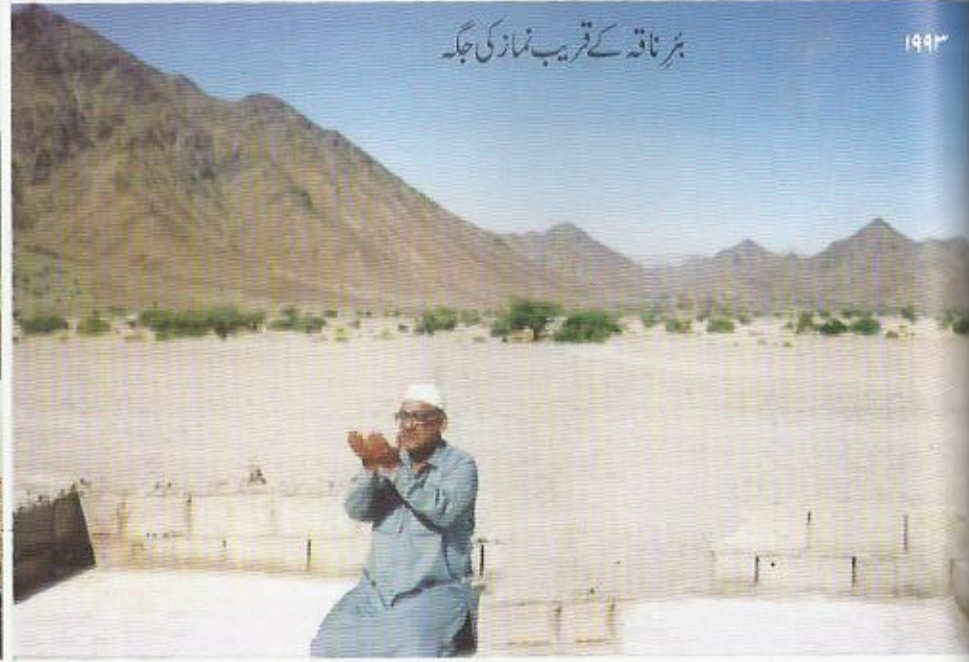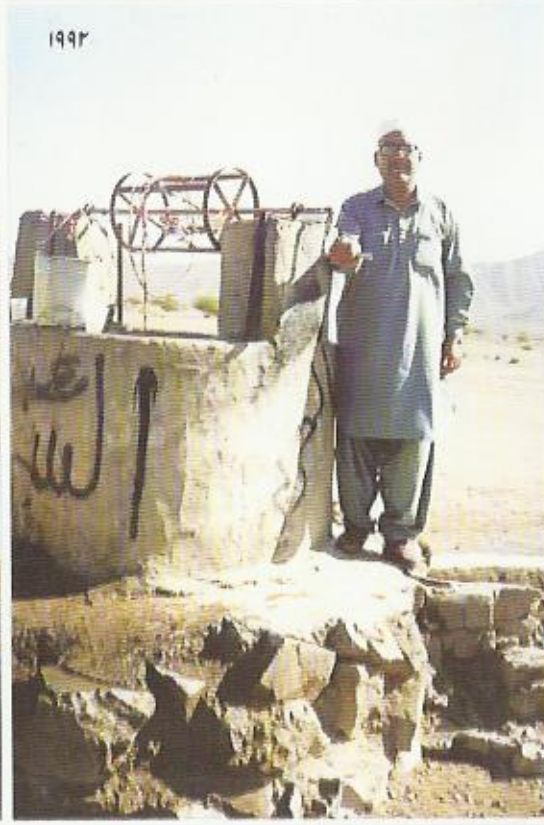
ینبوع کو جانے والی سڑک پر ۸۰ کلومیٹر دور واقع کنواں

روایت ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو یہاں کا پانی پئیں گے۔ یعنی یہ کنواں بند نہیں ہو سکے گا۔

بئرِ روحا کو کوئی بند نہ کر پائے گا
پینا ہے حضرتِ عیسیٰؑ کو یہاں کا پانی
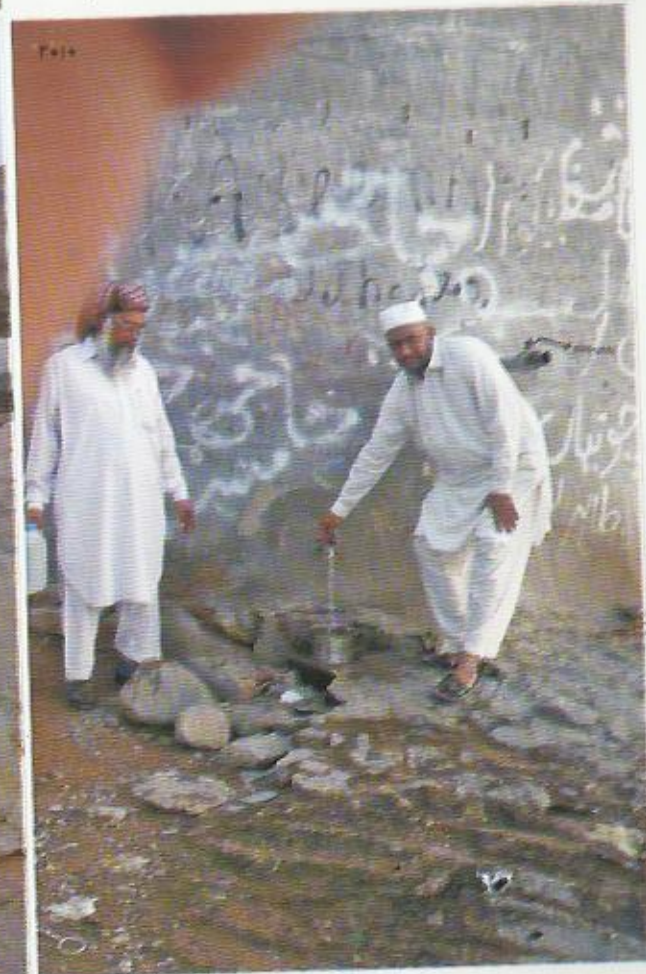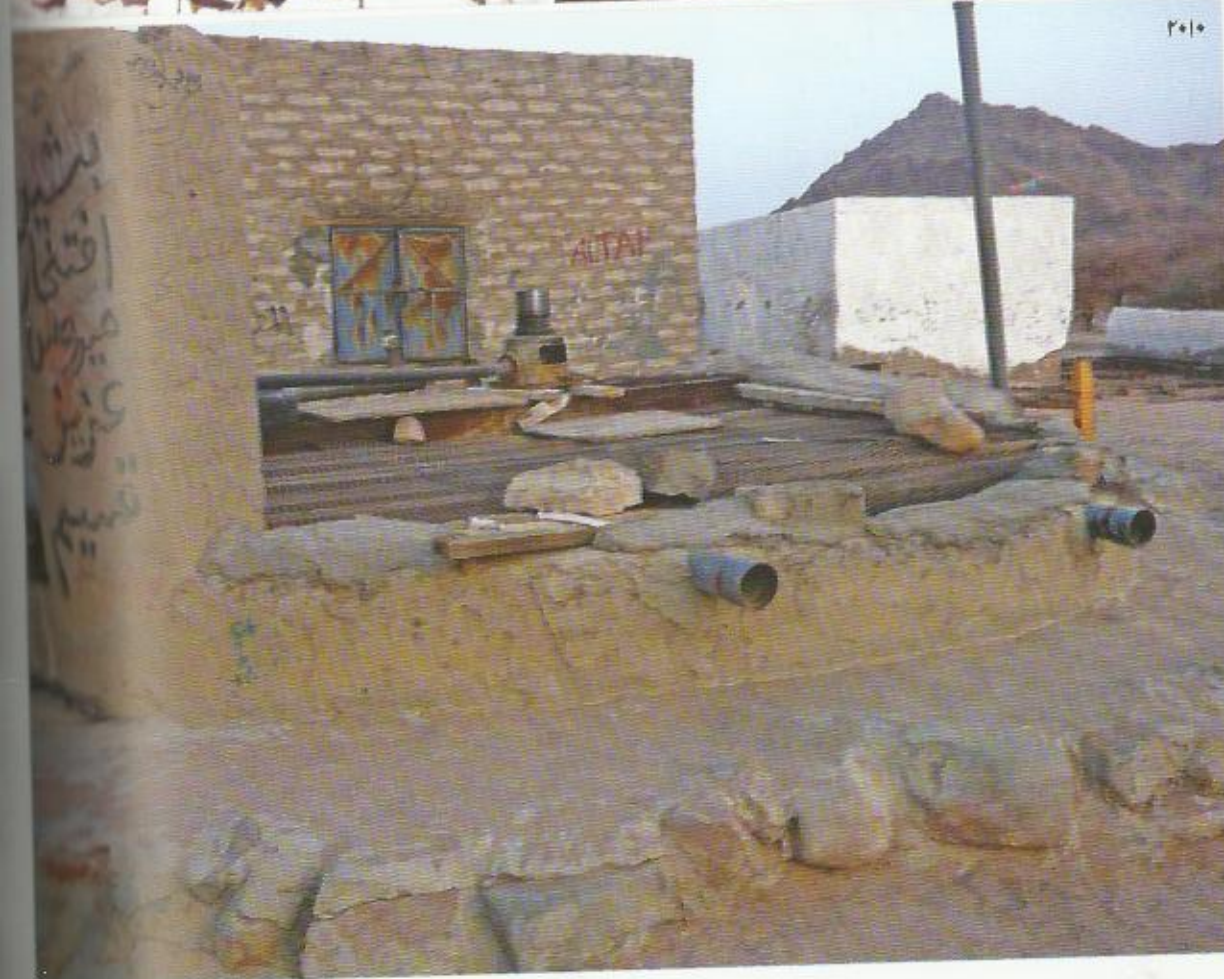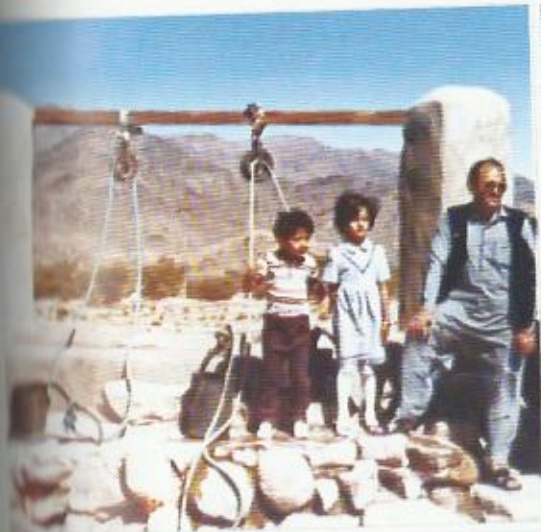
پتھر پر خچر کے کُھر کا نشان

جنت البقیع سے مشرق کی جانب ابراہیم الرفاعی کے باغ میں
مسجد بنی ظفر تھی، جواب نہیں ہے۔ وہاں سے آقائے کائنات
علیہ السلام والصلوٰۃ خچر پر سوار ہوئے تو اس کا کھر پتھر پر نشان
چھوڑ گیا تھا۔ اب یہ زیارت بھی باقی نہیں ہے۔

بئرِ عُروہ

پرانی مکہ مکرمہ روڈ پر
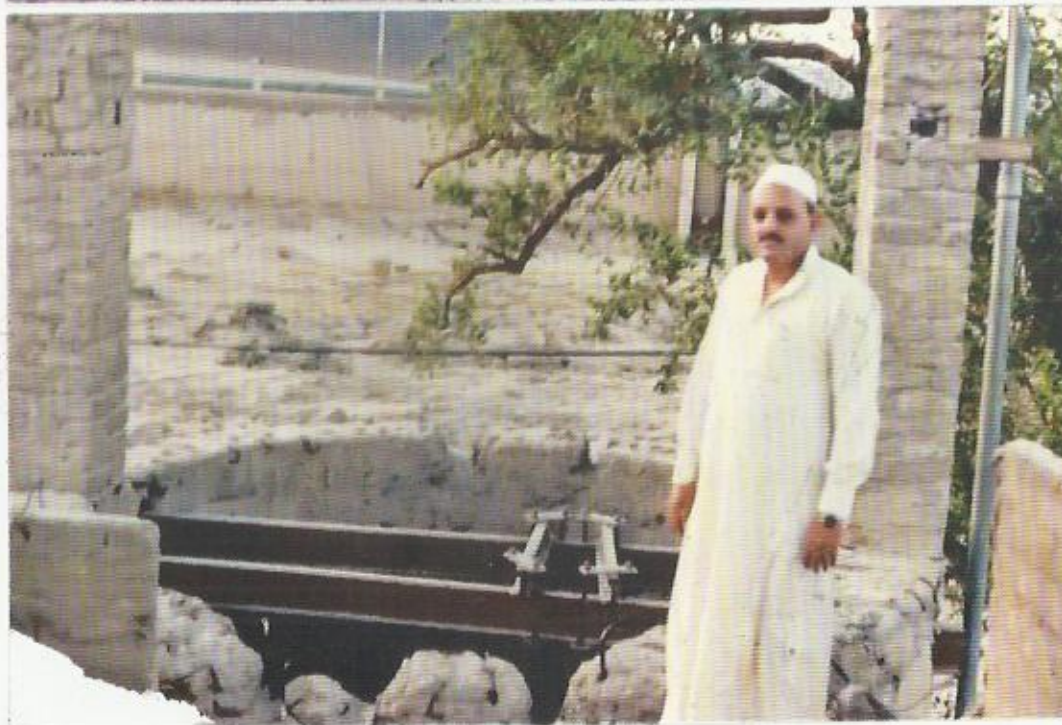
کنوؤں سے پانی نکالنے کے قدیم مناظر

آبِ حیات ڈھونڈنے والو! نہیں کہیں
آبِ مدینہ کے سوا کچھ بھی حیات بخش

کھجوروں کو مداوا ہر مرض، ہر رنج کا پایا
تو آبِ قریۂ سرور ﷺ کو ہم آبِ بقا سمجھے

اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ ؕ یَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ ۚ (الفتح۔۴۸:۱۰)
وہ جو آپ کی بیعت کرتے ہیں وہ تو اللہ ہی سے بیعت کرتے ہیں۔ ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔
اِنَّ الَّذِیْنَ یُبَایِعُوْنَكَ اِنَّمَا یُبَایِعُوْنَ اللّٰهَ
یَدُ اللّٰهِ
فَوْقَ اَیْدِیْهِمْ
کو دستِ خالق و مالک کہا اللہ نے
(صلی اللہ علیہ وسلم) کا جو دستِ توانا فوق ایدیھم رہا

والدینِ حضور ﷺ کی آرام گاہیں

''زقاق طوال/زقاقِ سیدنا عبداللہ'' میں حضور سرورِ کائنات علیہ السلام والصلوٰۃ کے والدِ گرامی کی قبرِ مبارک کا مقام، جواب منہدم کیا جا چکا ہے۔

دیکھ کر حیرت زدہ رہ جائیں گے محشر میں لوگ
شوکت و شان و شکوہ و جاہ عبداللہؓ کی
ایک سو اونٹ ان کی جاں کا فدیہ والد نے دیا
وہ حقیقت سے جو تھے آگاہ عبداللہؓ کی
سن ستتر عیسوی سے لمحۂ موجود تک
ہے بقیعِ پاک میں درگاہ عبداللہؓ کی

اپنے آقا ﷺ کی خوشی کے واسطے محمود کر
آمنہؓ کی گاہ مدحت، گاہ عبداللہؓ کی
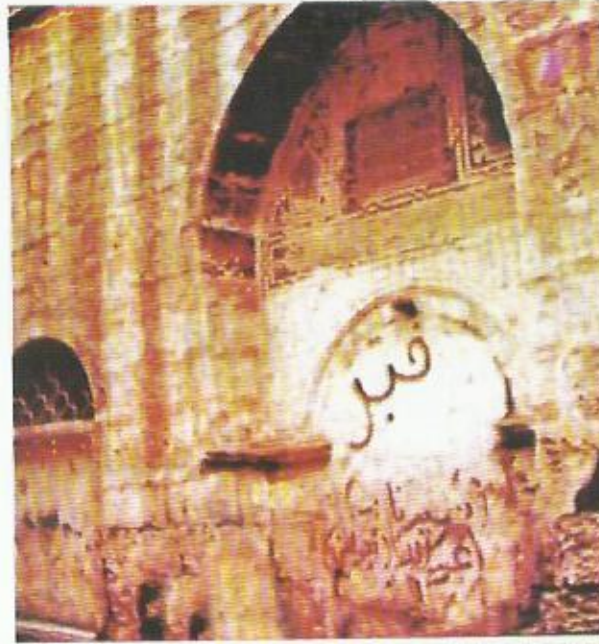
شکرِ رب، ہیں منقبت کی آج سرخی آمنہؓ
والدہ حضرت نبی الانبیاء ﷺ کی آمنہؓ
ہر طرف ہے ان کی ذاتِ پاک کی نورانیت
اُمِ نور و جدۂ نورینؓ، نوری آمنہؓ
داعیٔ امن و اماں بھی، صاحبِ ایمان بھی
وہب زُہری کی جلیل القدر بیٹی آمنہؓ
۹۲ء میں حاضری میری بھی ابواء میں ہوئی
لازماً الطاف فرما مجھ پہ ہوں گی آمنہؓ

میں نے ابواء میں ستارے کو مؤدب دیکھا
اوج پر ہو گا نہ کیوں اخترِ تاباں میرا

۱۹۹۲
سیدہ آمنہؓ کی آرام گاہ۔ ابواء شریف
یہ بھی اب منہدم کی جا چکی ہے۔

یہ مکان سیدنا عبداللہ سلام اللہ علیہ کا تھا۔ اسی مکان میں آپ دفن کیے گئے تھے۔ ۱۹۷۷ء میں آپ کو جنت البقیع میں منتقل کر دیا گیا۔

مصنف نے ۱۹۸۹ میں والدہ اور خالہ صاحبان کے ہمراہ اس گھر اور اس میں موجود کنوئیں کی زیارت کی۔ حضرت فاطمہؓ اس کنوئیں سے حاجیوں کو پانی پلانے کا اہتمام کرتی تھیں۔

تصاویر: ۳ مارچ ۲۰۰۲
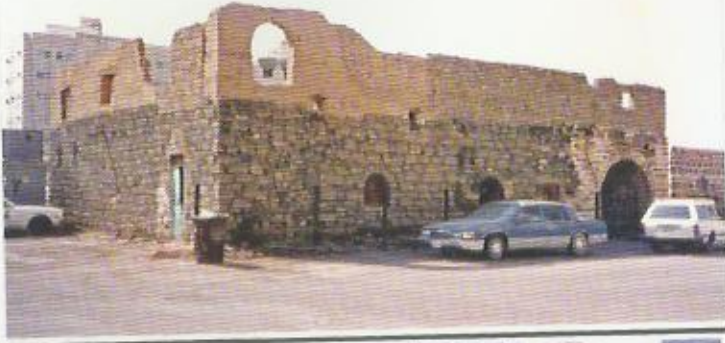
بئر فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت حسینؓ (جس سے حاجیوں کو پانی پلایا جاتا تھا)

منہدم مکان

دارِ ابو ایوب رضی اللہ عنہ انصاری

آقا حضور (ﷺ) کے اس دُنیائے آب وگل میں تشریف لانے سے کوئی ایک ہزار سال پہلے شاہِ یمن سعد ابن کلیکرب (تبع اول حمیری) نے یثرب پر حملہ کیا۔ سارا دن جنگ ہوتی اور شام کو اہلِ یثرب حملہ آور فوج کو کھانا پیش کرتے۔ نہ لڑائی میں کمزوری دکھاتے، نہ مہمان نوازی میں۔ تبع اول نے اس صورتِ حال سے متاثر ہو کر صلح کے لیے سلسلہ جنبانی کی۔ اہلِ یثرب کی طرف سے جو دو آدمی بات چیت میں شریک ہوئے، ان میں سے ایک صاحب سابقہ کتب سماوی کے عالم تھے۔ انھوں نے بادشاہ سے کہا کہ آپ نے جنگ بند کر کے اچھا کیا ہے کیونکہ یہاں آپ کی حکومت تو ہو نہیں سکتی تھی۔ اس نے وجہ پوچھی تو ان صاحب نے کہا کہ پہلی کتابوں کے مطالعے سے یہ حقیقت کھلتی ہے کہ یہاں صرف حضور خاتم النبیین (ﷺ) کی حکومت ہو سکتی ہے اور کسی کی نہیں۔ تبع اول اچھا آدمی تھا، خوش ہوا اور جو تین اشعار کہے، ان میں سے ایک میں ہے کہ اے شخص، تو کتنا اچھا ہے کہ تو نے مجھے اتنی بڑی خوشخبری سنائی ہے۔

تبع اول حمیری بہت سے عالم ساتھ رکھتا تھا۔ اس نے انھیں خبر دی تو وہ کہنے لگے کہ ہم تو یہی معلوم کرنے کے لیے آپ کے ساتھ ساتھ پھرتے ہیں۔ اگر سرکارِ ختمی مرتبت (ﷺ) یہاں آئیں گے تو ہم یہیں رہنا چاہتے ہیں۔ بادشاہ نے ان علما کے لیے گھر بنا دیے۔ ایک بڑا گھر حضور (ﷺ) کے لیے بنوایا اور بڑے عالم کو اس میں ٹھہرایا۔ اسے ایک خط دیا جس میں لکھا کہ آپ مجھے قیامت کے دن بھول نہ جائیے گا، میں آپ کا پہلا اُمتی ہوں۔ وصیت یہ کی کہ یہ خط حضور (ﷺ) تک پہنچنا چاہیے۔ قریباً ایک ہزار سال بعد حضور (ﷺ) نے اعلانِ نبوت فرمایا تو اس عالم کے فرزند، حضرت ابو ایوب انصاریؓ نے ابو یعلی کے ہاتھ وہ خط حضورِ رسولِ اکرم (ﷺ) تک پہنچایا۔ حضور (ﷺ) نے خط پڑھ کر فرمایا۔ "مرحبا بالتبع. مرحبا بالاخ الصالح"۔

پھر جب حضور (ﷺ) قبا سے یثرب کو مدینۂ طیبہ، طابہ بنانے کے لیے چلے تو تمام اہلِ ایمان، سب صحابہؓ آپ کو اپنے ہاں ٹھہرانے کے درخواست گزار تھے مگر آقا حضور (ﷺ) نے فرمایا کہ میری اونٹنی (قصویٰ) مامور ہے، اسے پتا ہے کہ اسے کہاں ٹھہرنا ہے۔ چنانچہ وہ دارِ ابو ایوب انصاریؓ یعنی اس گھر کے سامنے ٹھہری، جو تبع اول حمیری نے کوئی ایک ہزار سال پہلے حضور (ﷺ) کے لیے بنوایا تھا۔

یہ دارِ ابو ایوب انصاریؓ یعنی حضور (ﷺ) کا اپنا گھر ۱۹۸۵ میں ڈھا دیا گیا۔ اب اس کے آثار بھی نہیں رہے۔

مدینہ طیبہ میں حجاج کا جمِ غفیر

(ذی الحجہ ۱۳۲۵ھ)

باغاتِ مدینہ

اس باغ کی طرف نہیں کرتی ہے منہ خزاں
جس شہر میں حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) ہیں، جو باغ ہے وہاں
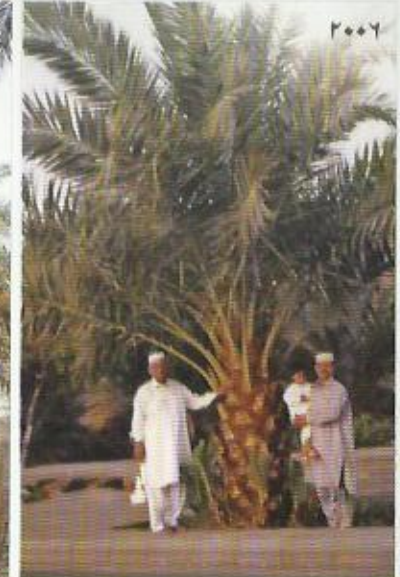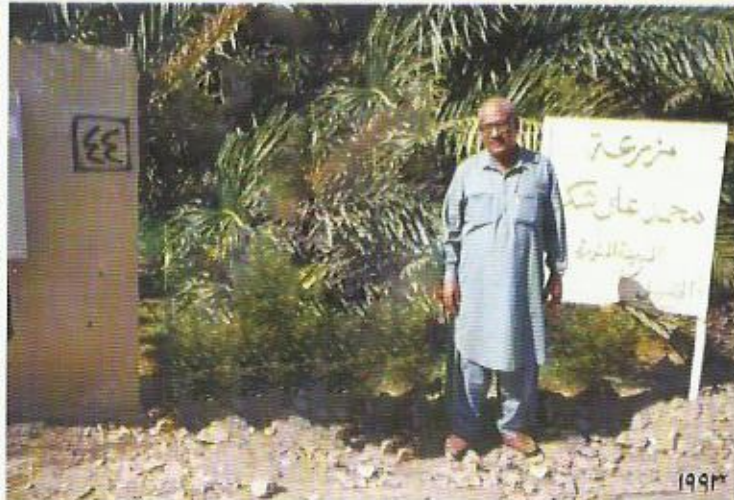
آثارِ باغِ سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ

مقامِ بستانِ سلمان رضی اللہ عنہ کی آخری تصویریں

۱۹۷۴ تک یہاں وہ درخت زندہ تھے اور ان پر کھجوریں لگتی تھیں جو حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے اپنے مقدس ہاتھوں سے لگائے تھے۔

پھر یہ درخت کاٹ کر جلا دیے گئے

اُجڑا دیکھا باغ جو سلمان رضی اللہ عنہ کا تو ہو گئی
ششدر و حیراں پریشاں میری حسِ لامسہ
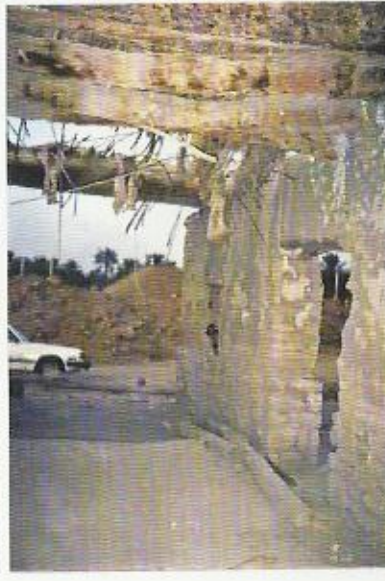
مسجدِ باغِ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی آخری تصاویر: ۱۹۹۳

باغ کی جگہ

قرآن پاک کے شکستہ نسخے نظر آ رہے ہیں

آخری سوکھا ہوا درخت۔ اب وہ بھی نہیں ہے۔
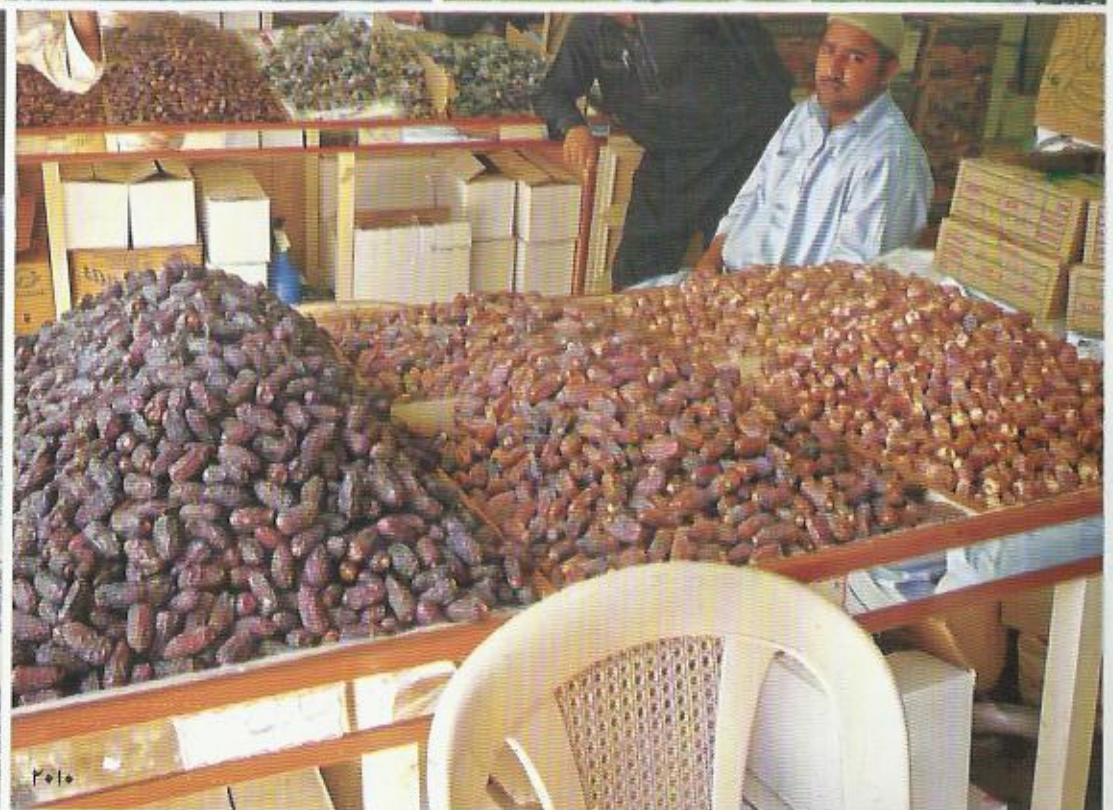
کھجور مارکیٹ

باب مصری اور مسجد غمامہ کے درمیان قدیم کھجور مارکیٹ۔ تصویر ۱۳۸۹

کھجوریں

تصاویر: ۲۰۱۰

جو ہوئیں پیدا جوارِ سرورِ کونین (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں
ان کھجوروں سے لیا ہے آپ لذت نے شرف

کھانے کو تو کھاتے ہیں، جو کھجور مل جائے
رنی اور صفاوی کا طرفہ ذائقہ پایا

ور و نوش اپنی تھی خوش ذائقہ بے حد مدینے میں
کھجوروں کا تھا کھانا اس جگہ پینا تھا زمزم کا

کھجوروں کو مداوا ہر مرض، ہر رنج کا پایا
آبِ قریۂ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو ہم آبِ بقا سمجھے

ں تمورِ طیبہ بھی اکسیر صحت کے لیے
ر آبِ طیبہ کو آبِ بقا ہم نے کہا

مدینہ منوّرہ کے پھل

تصاویر: ۲۰۱۰

کھجوریں واں کی ہوں، تربوز یا کہ ہوں انگور
زمینِ طیبہ کی ہر شے ہے تازگی پہ محیط
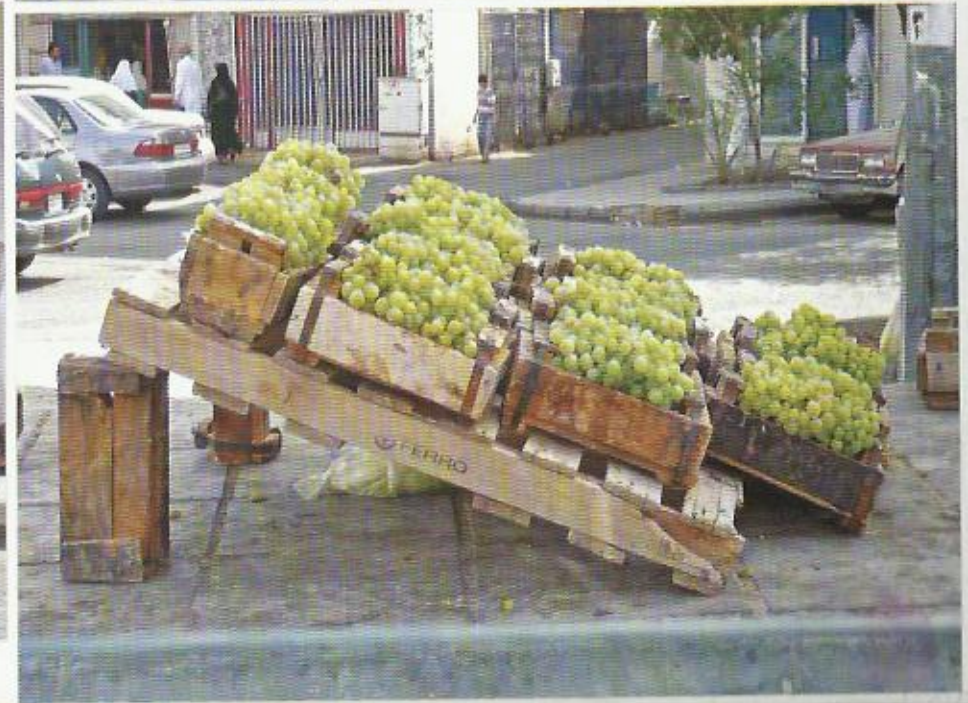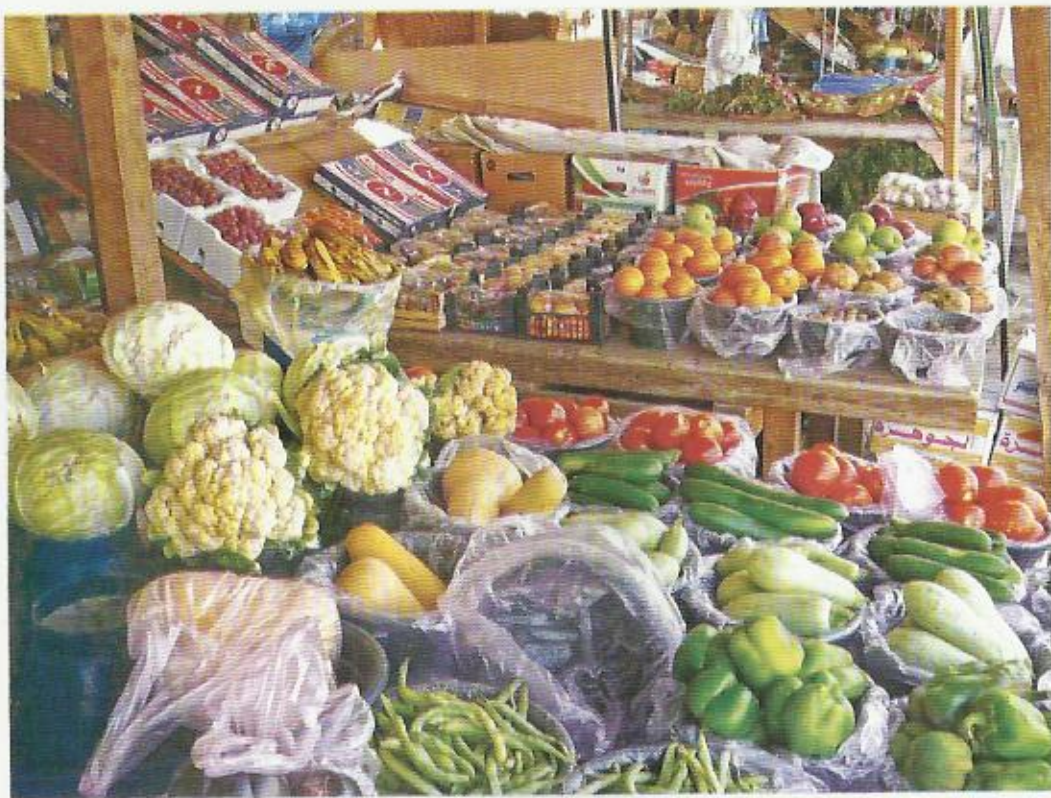
مدینۂ منوّرہ کی سبزیاں

تصاویر: ۲۰۱۰

دُنیا کا سب سے خوشبودار پودینہ

226
وما ارسلنک الا
رحمۃ
للعلمین
وَمَآ اَرۡسَلۡنٰكَ اِلَّا رَحۡمَةً لِّلۡعٰلَمِيۡنَ
(القلم_۶۸:۴)
اور ہم نے آپ کو سارے جہانوں
کے لیے رحمت بنا کر بھیجا
نورِ حق سے مٹ گئیں باطل کی سب تاریکیاں
جب یہاں تشریف لائے رحمہ للعالمین (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم)
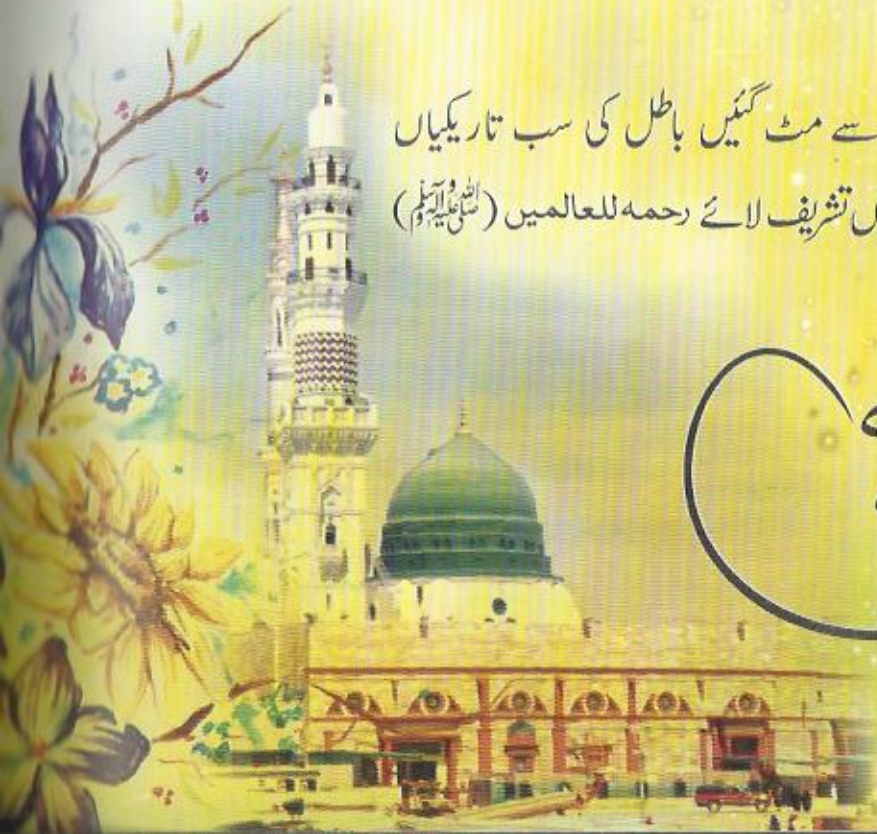
حضور ﷺ کی اونٹنی قصویٰ کے قدم کا نشان

(مدینۂ طیبہ کے ایک باغ میں)

نقشِ قصویٰ کے قدم کا ایک پتھر پر ملا
ہو گئی جس سے فروزاں میری حسِ لامسہ
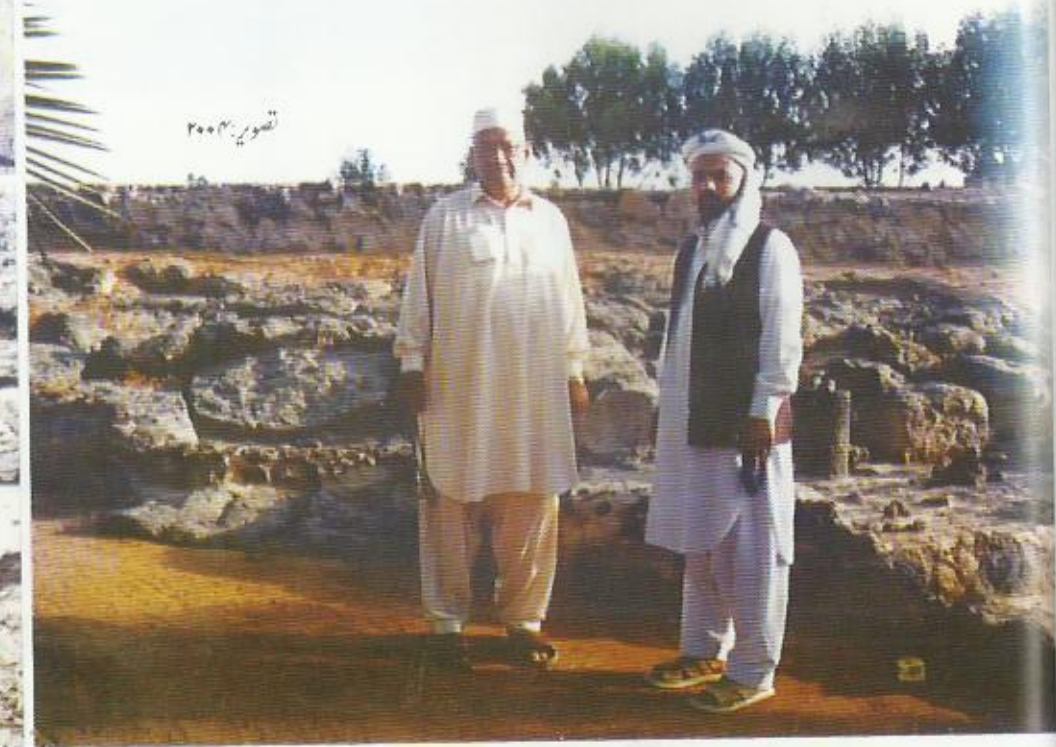
تصویر: ۲۰۰۴

مدینے ﷺ کے کبوتر

پری زاد و پری پیکر یہاں کے سب کبوتر ہیں
اسے کہتے ہیں شہرِ خوشنما' رشک پری خانہ

شہرِ آقا (ﷺ) کے کبوتر ہیں نظر میں میری
کس لیے میرا مقدر ہو ہُما کے تابع
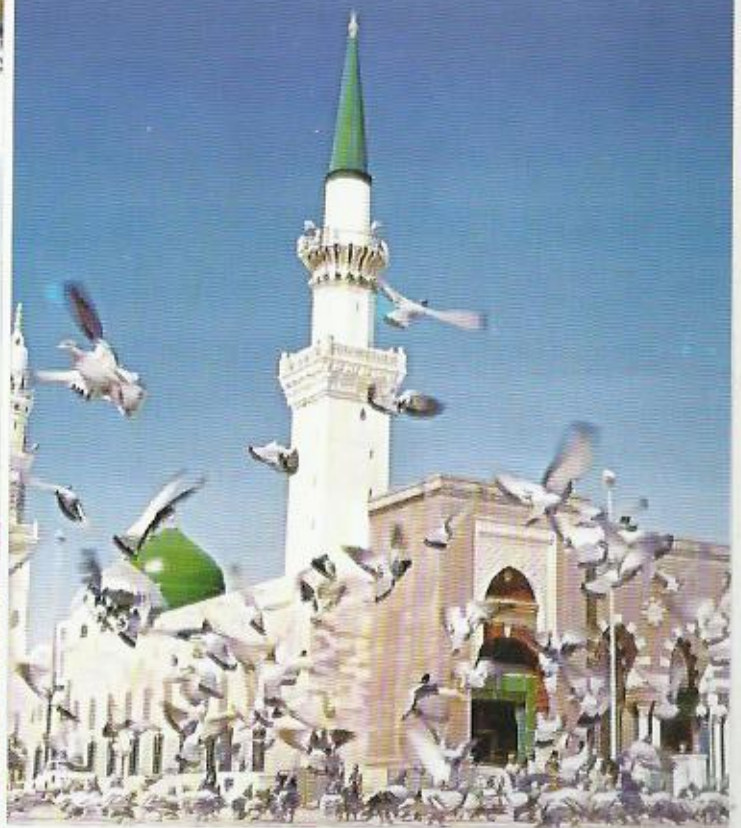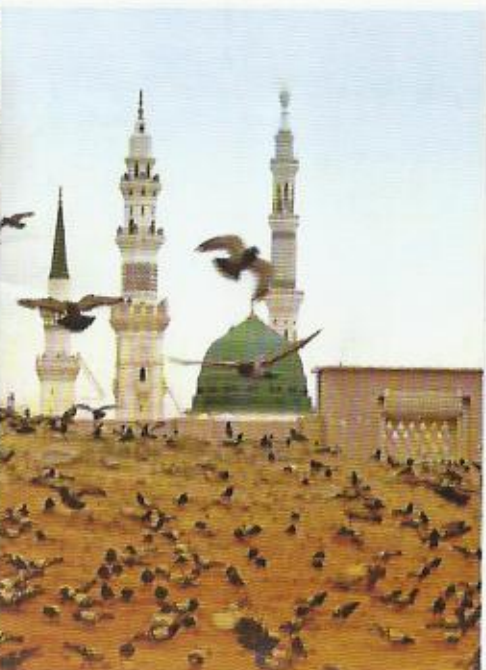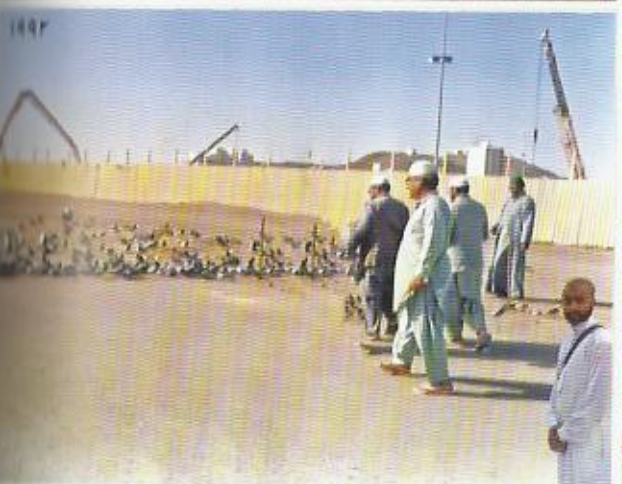
مدینے کے کبوتر

بیٹھا کوئی دیکھا نہیں روضے پہ کبوتر
نظّارہ عجب دیدۂ حیراں کے لیے ہے
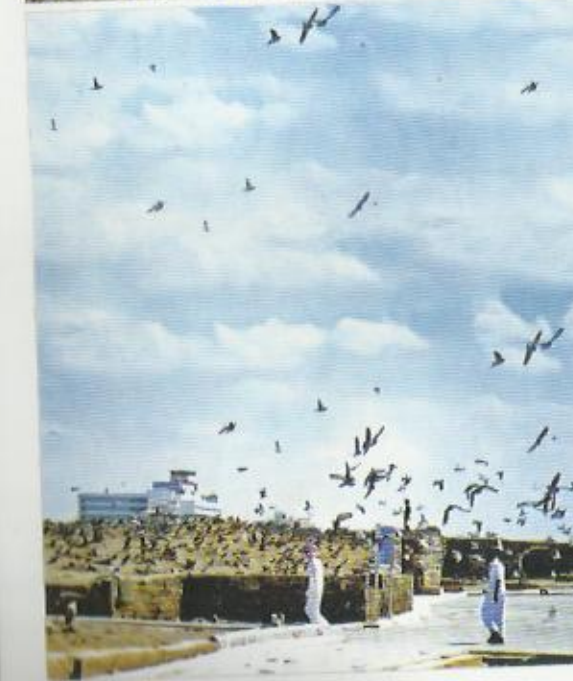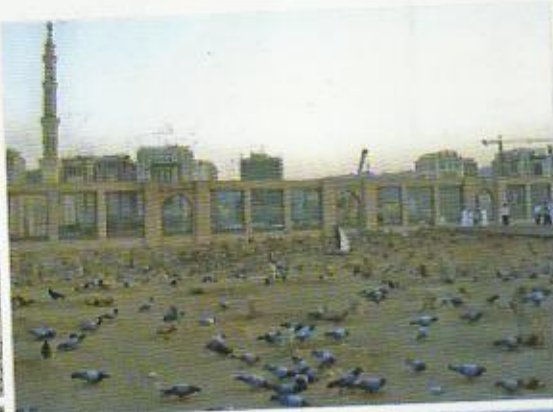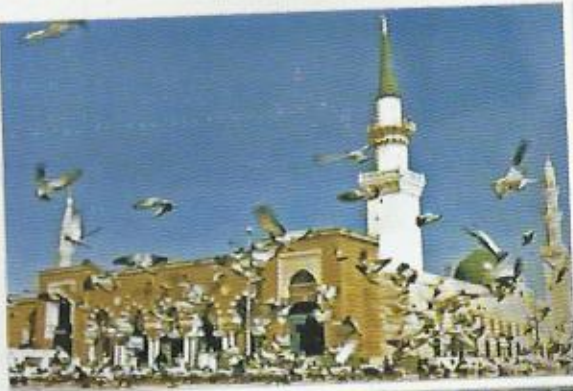
سایہ رکھتا تو ہے ہما کا سا
شہرِ آقا (ﷺ) کا ہر کبوتر بھی

رسولِ محترم (ﷺ) کے ذکرِ خوش میں چہچہاتا ہوں
یہی سیکھا ہے میری فکر نے طیبہ کے طائر سے

شہرِ نبی (ﷺ) میں ان کو میں نے جو دانہ ڈالا
یادوں میں ہر کبوتر اب تک ٹھمک رہا ہے

پا لیا میں نے کہ ہر ذی روح خوش طیبہ میں ہے
ناز میں اٹکھیلیاں کرتے کبوتر دیکھ کر
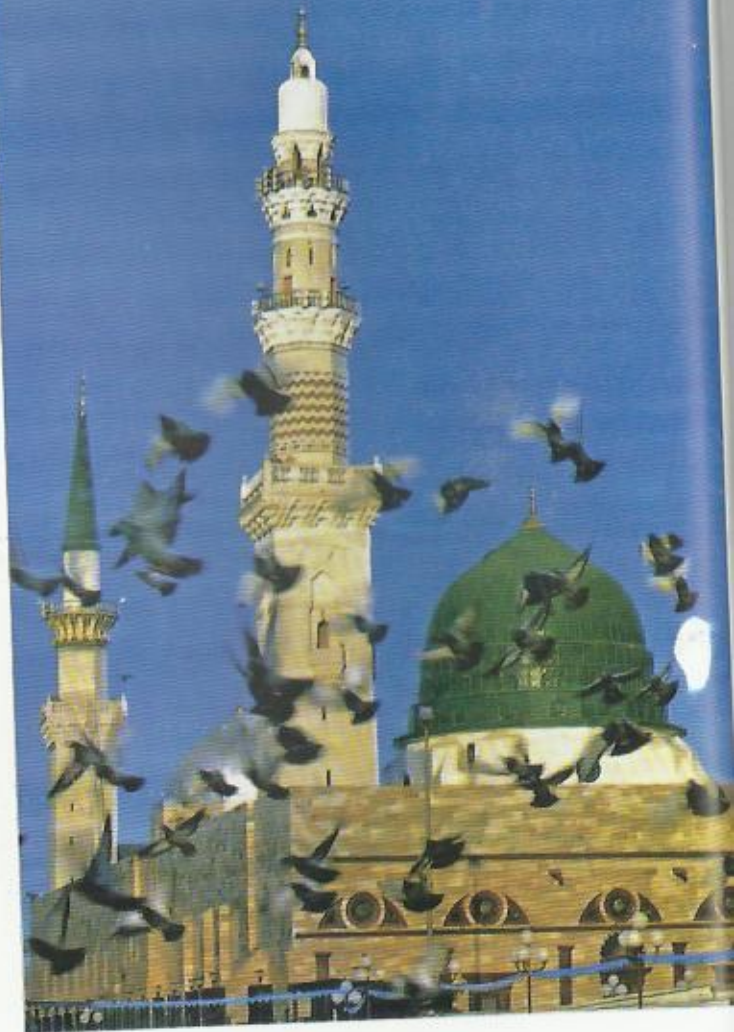
شہرِ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ایک قدیم اور ایک جدید ہوٹل
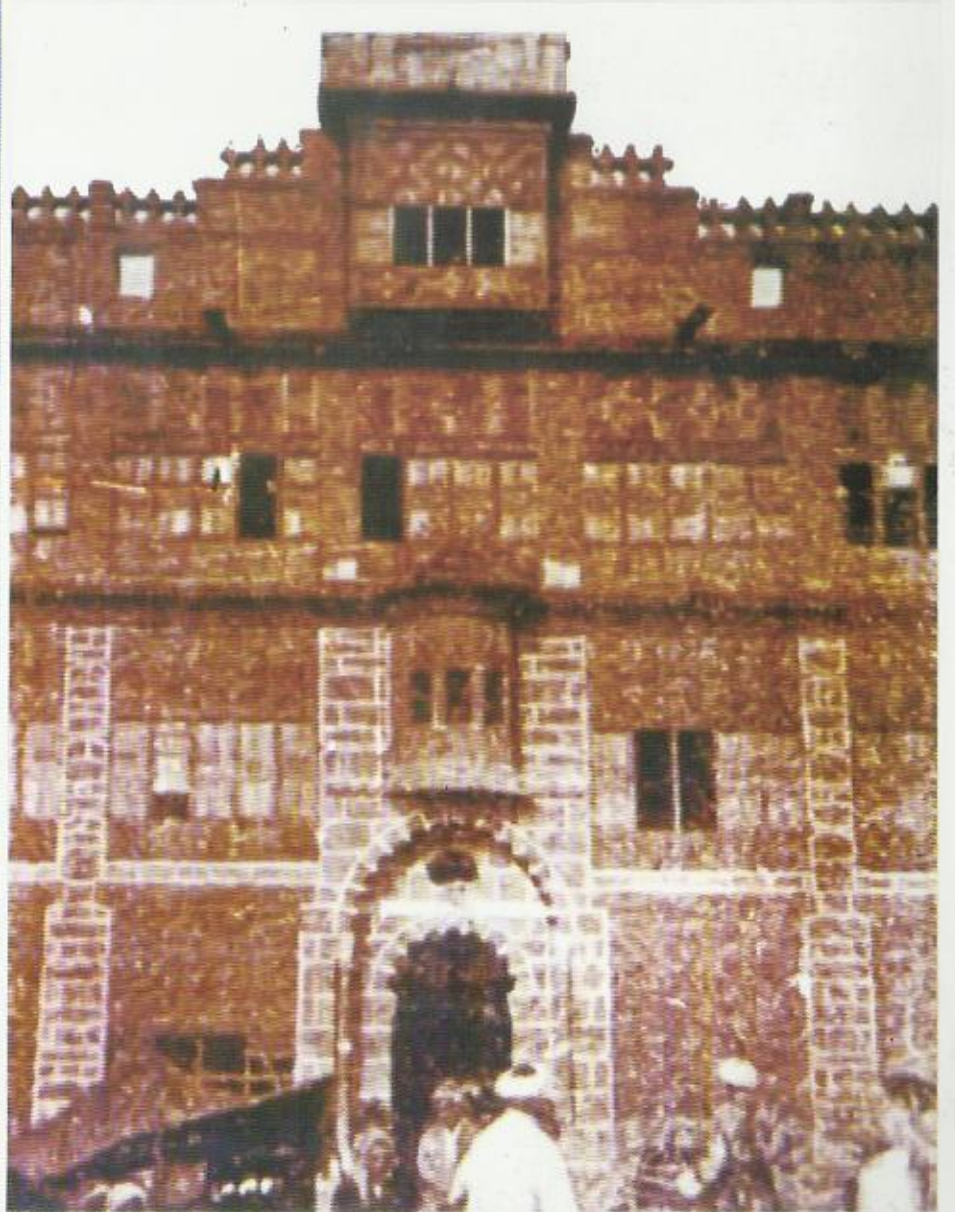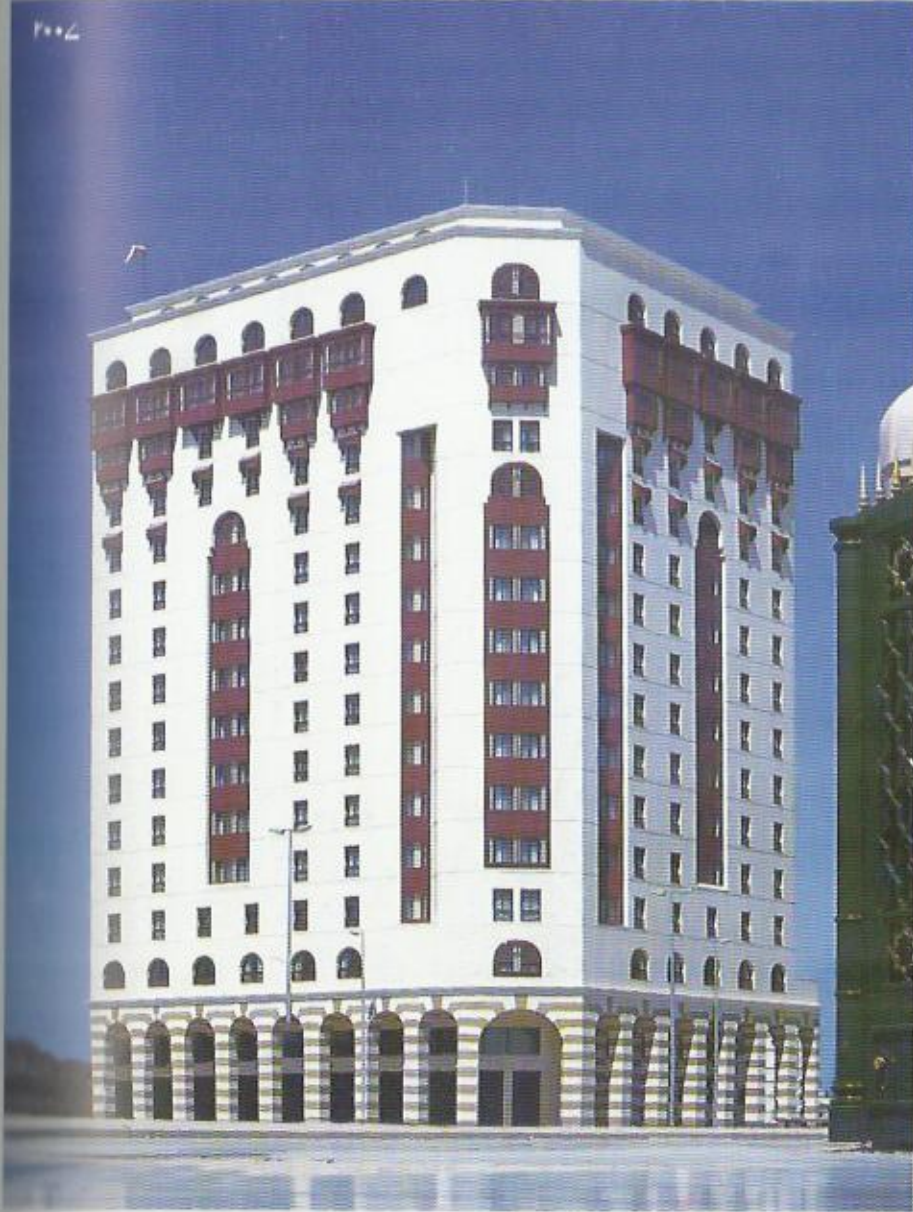
قصر الدخیل اور ملحقہ عمارت

العوالی کے آغاز میں واقع ہے۔

۲۰۱۰

مقامِ خاکِ شفا

وادیٔ بطحان میں شارع قربان پر ''صعیب'' نام کی جگہ پر سفید مٹی کا میدان تھا جہاں کی مٹی حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے زخمی اور بیمار صحابہؓ کو لگوائی اور وہ صحت یاب ہوئے۔ اب وہاں نالا سا بنا دیا گیا ہے۔

ستمبر ۲۰۰۵ کی تصویر

خاکِ مدینہ

حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) نے فرمایا کہ اس مٹی میں ہر بیماری کی شفا ہے۔

چُھٹے امراض سے ہو بے علاقہ ہر علالت سے
غبارِ طیبۂ اقدس کو جو خاکِ شفا سمجھے

حق شناس و حق نشان و حق نگر طیبہ کی خاک
میرا ایماں ہے کہ ہے وحدت اثر طیبہ کی خاک

سمجھ عطا جو کرے کبریا تمھیں محمود
تو خاکِ شہرِ پیمبر (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کو کیمیا سمجھو

جھکتا ہے آفتاب سرِ شام بے گماں
طیبہ کی خاکِ نور فگن کے سلام کو

نبی (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کے شہر کی مٹی پہ پاؤں رکھ سکتا
جسارت اتنی بھی تخیل کے فرس میں نہیں

اگر نہ گردِ مدینہ کا احترام کیا
تو ہو گی یہ تری تقصیر اور کیا ہو گی

مخلوقِ کائنات میں اشرف اسے کہو
نسبت ہے خاکِ طیبہ سے جس مشتِ خاک کو

مُردنی اُس پہ رہی تا دمِ مُردن چھائی
گردِ طیبہ کا ہوا نور نہ جس چہرے پہ

حرفِ غلط ہوں روح و بدن کے سبھی مرض
حاصل درِ حضور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی خاکِ شفا تو ہو

اوجِ سما سے بڑھ گئیں سر کی بلندیاں
گردِ مدینہ سے جو مرے بال اٹ گئے

ضیاؤں کا منبع ہے گردِ مدینہ
یہ وجدان کی روشنی کہہ رہی ہے

کھینچتی ہے قربت اور اپنائیت اس کی مجھے
رفعتِ عرش اُس طرف ہے اور اِدھر طیبہ کی خاک

روشنی خاکِ شہرِ سرور و سرکار (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کا
مانتے ہیں ماہ و نجم و مہرِ انور اقتدار

چاہو تو خاک چھان کے دیکھو جہان کی
خاکِ مدینہ کی نہیں کوئی کہیں مثال

چہرہ میرا بے سبب تو روشن و تاباں نہیں
خاک لے آیا ہوں طیبہ کی میں پیشانی کے ساتھ

کرم فرمائے یہ مٹی تو میری نعش کو ڈھک لے
توقع ہے یہی خاکِ کرم آثارِ طیبہ سے

شہرِ سرور (صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) میں مؤدب رکھنا اپنے آپ کو
خاکِ طیبہ پہ قدمؔ حضرت! سمجھ کر سوچ کر

سوائے خاکِ شفاءِ مدینہ کیسی شفا؟
سوائے آبِ مدینہ نہیں ہے آب؟
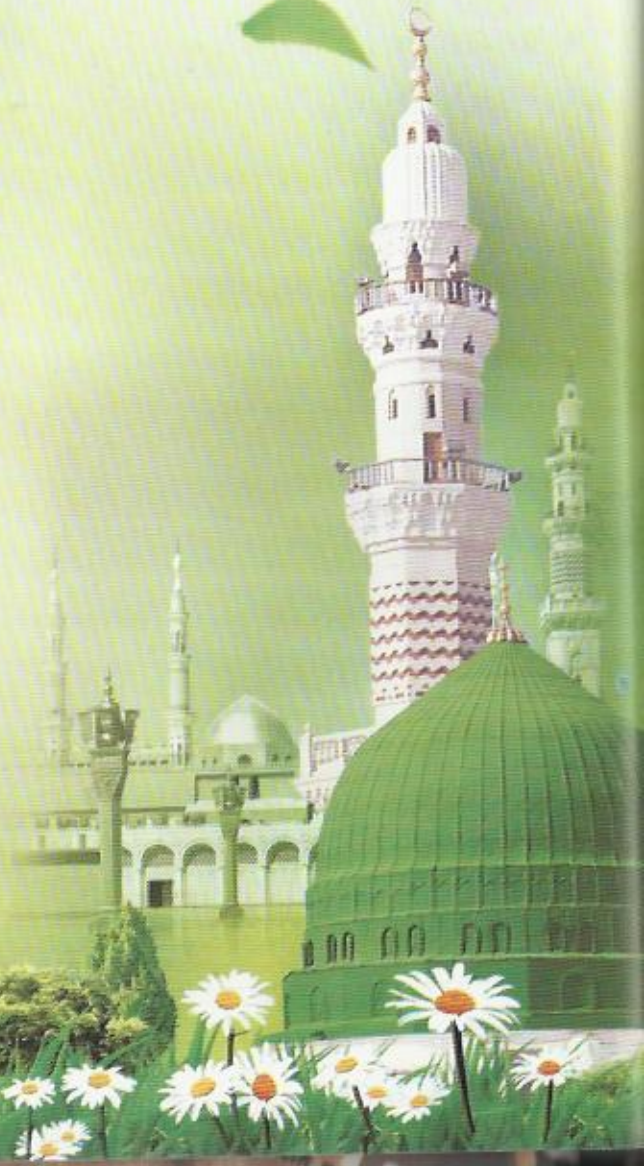
وَادیٔ الخیف

(مدینہ کریمہ سے بدر کو جاتے ہوئے دائیں جانب)

تصاویر: ۱۹۹۸

مزار سیدنا علی عریض

امام جعفر صادقؓ کے پوتے سیدنا علی عریض کا مزار اور
مدرسہ ابوہریرۃؓ جو اب منہدم کیے جا چکے ہیں۔

آثارِ رُباطِ زُبیدہؒ

یہ آثار ہیں اُس سرائے کے جو خلیفہ ہارون الرشید کی بیوی زبیدہ نے حضرت امیر حمزہؓ کے مزار کے قریب تعمیر کروائی تھی۔

آثارِ قصرِ عُروہ بن زُبیر

(وادیٔ عقیق کے کنارے پر)

تصاویر: مارچ ۲۰۰۳
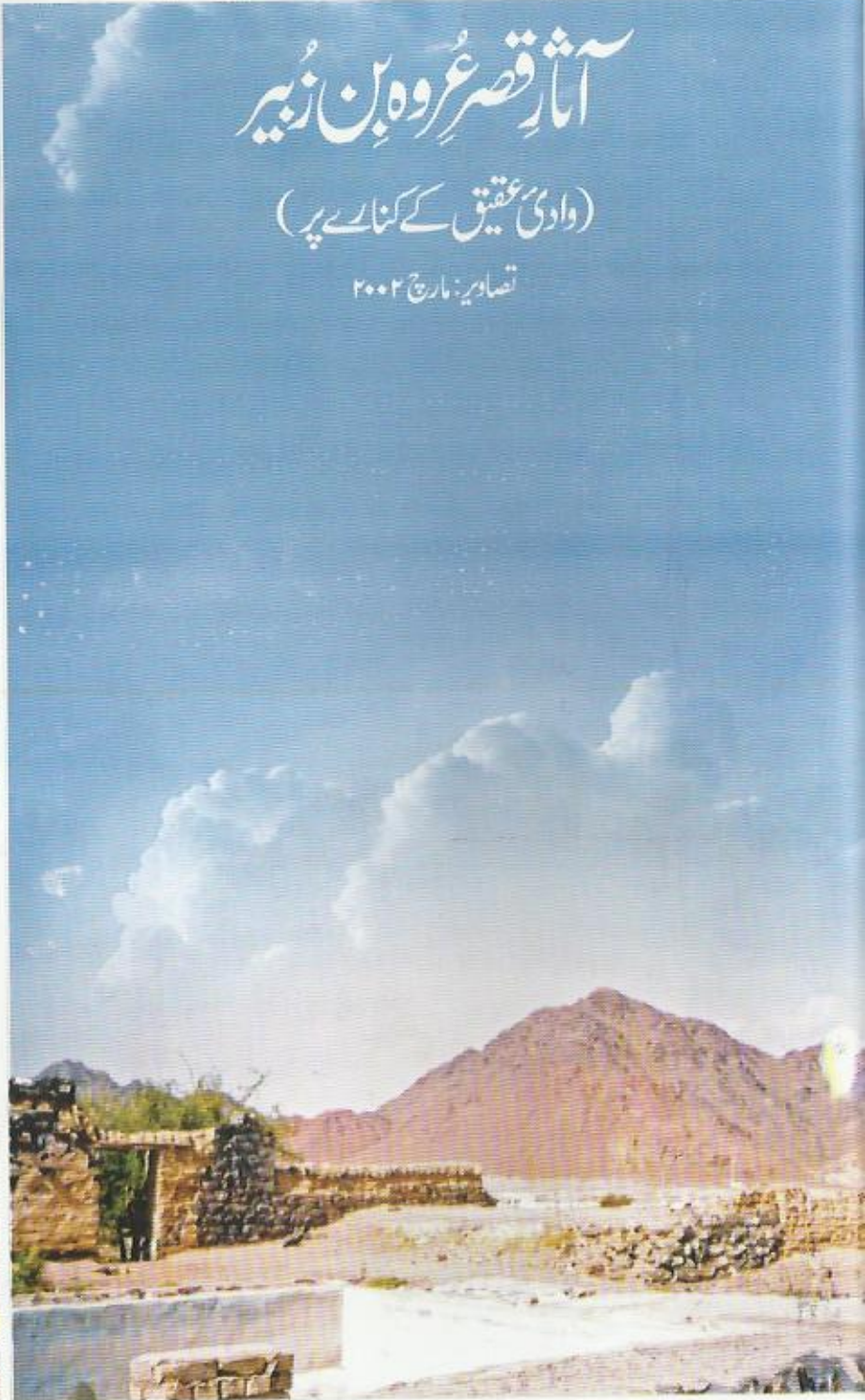
قلعہ کعبؓ بن اشرف (یہودی) کے آثار

اسلام اور حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا سخت دشمن تھا۔
اسے اس کے بھانجے حضرت محمد بن مسلمہؓ نے قتل کیا تھا۔

وادی بطحان

(سد وادی بطحان)

آقا حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے فرمایا۔
''بطحان جنت کی زمینوں میں سے ایک ہے''۔

بطحان ڈیم

تصویر: فروری ۲۰۰۲
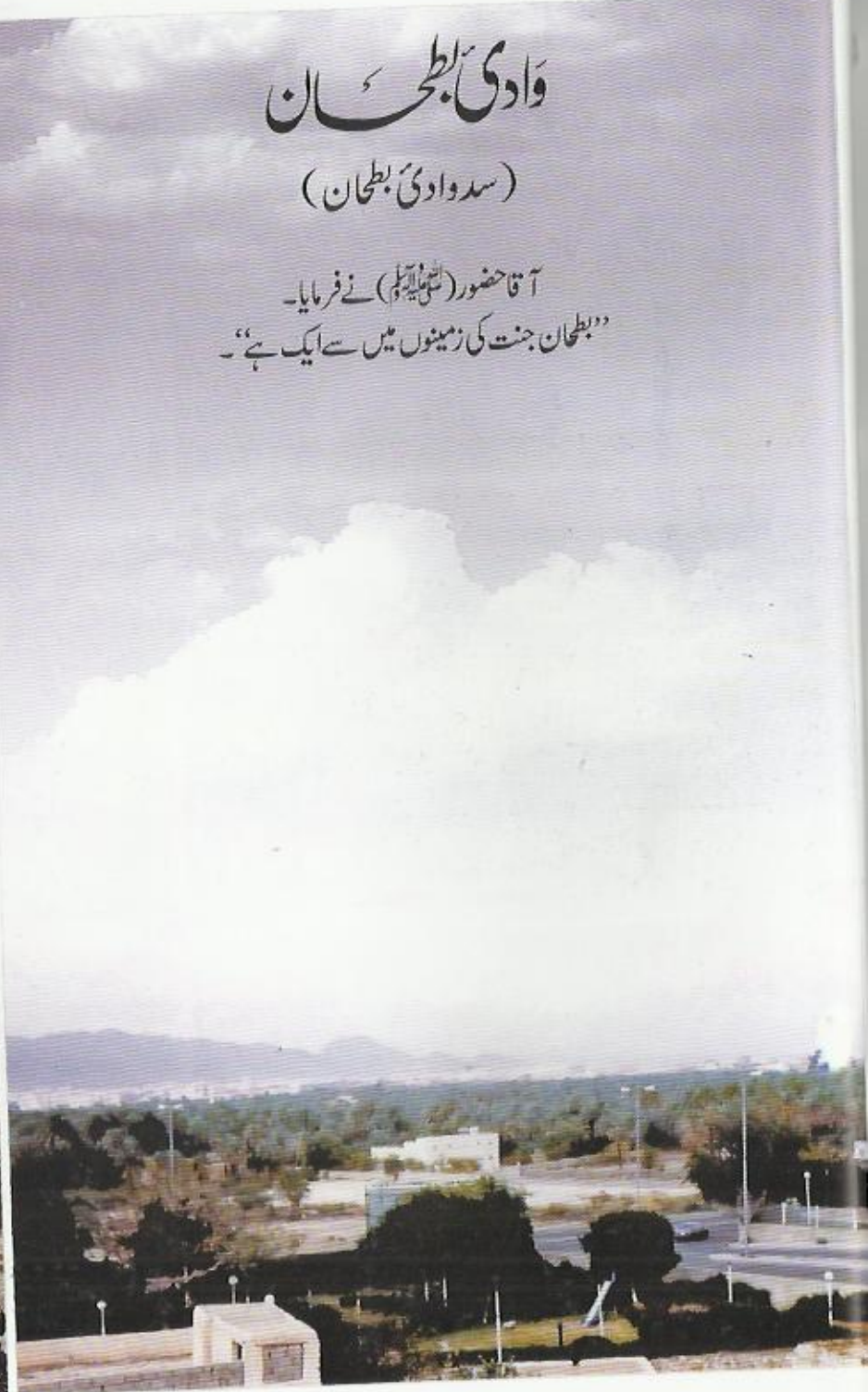
حجاز ریلوے

سلطان عبدالمجید ثانی کا کارنامہ (۱۳۲۶ھ)

یہ ریلوے مدینہ منورہ کو شام، ترکی اور یمن سے جا ملاتی تھی۔
اس زمانے میں یہ دنیا کا سب سے بڑا پراجیکٹ تھا۔
(اب مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ اور جدہ کے درمیان ریلوے لائن
کا منصوبہ زیرِ عمل ہے جو تین برسوں میں مکمل ہوگا)

۲۰۰۱
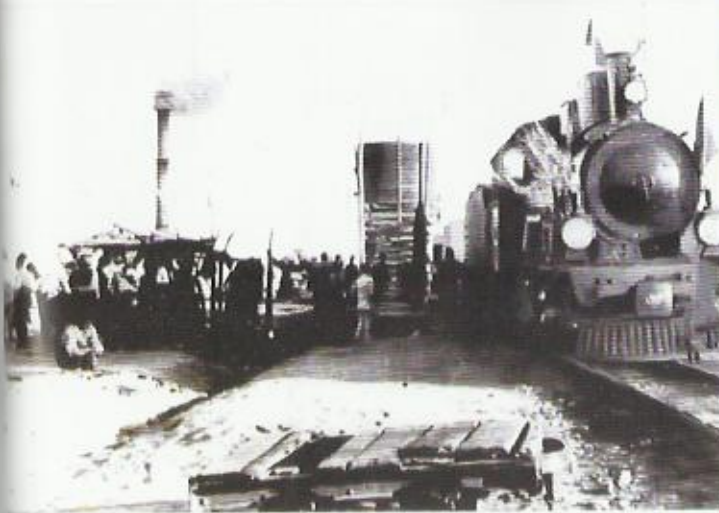
حجاز ریلوے کا افتتاح۔ ۱۹۰۸
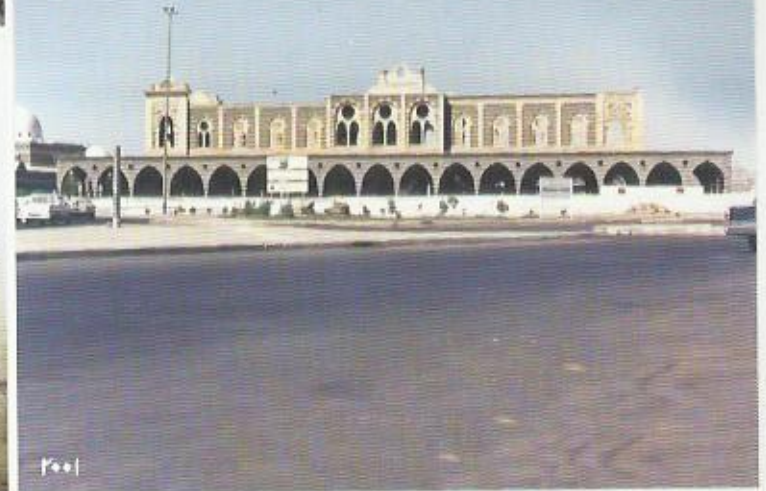
افتتاح کے بعد دعا

حجاز ریلوے

ریلوے سٹیشن یارڈ۔۳ مارچ ۲۰۰۲

مدینہ یونیورسٹی

اسلامیات اور عربی زبان کی تعلیم کے ذریعے طلبہ کو عالم و فاضل بنانے کے مقصد سے ۱۹۶۱ میں یونیورسٹی (جامعہ اسلامیہ) نے باقاعدہ کام شروع کیا۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوَىٰ ۝ إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ ۝

(النجم۔ ۵۳: ۳، ۴)

اور وہ کوئی بات اپنی خواہش سے نہیں کرتے
وہ تو نہیں مگر وحی جو انھیں کی جاتی ہے

إِنْ هُوَ إِلَّا وَحْيٌ يُوحَىٰ

اور بھی اس کا سبب کوئی نظر آیا تمھیں
قربتوں ہی کا اگر سامان ما ینطق نہیں

ایئرپورٹ

ARABIAN

قرآن پرنٹنگ پریس
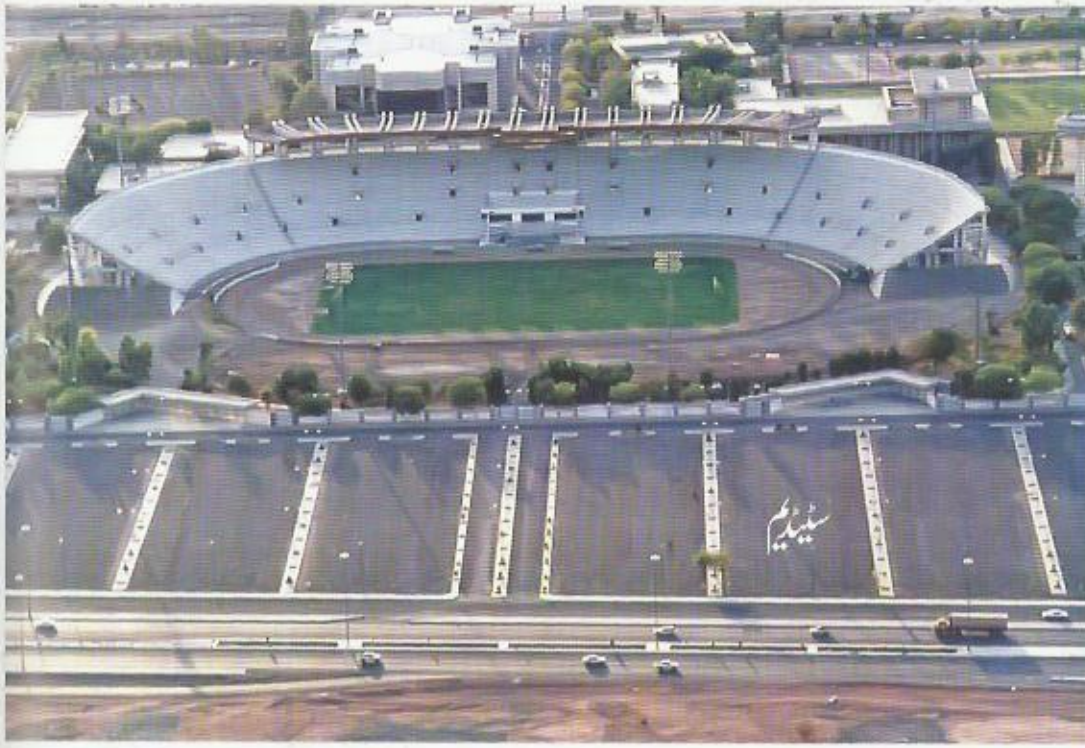
مدینہ منوّرہ کا رنگ روڈ
مدینہ منوّرہ کا سٹیڈیم
قُبا کے قریب پانی کی ٹینکی

ٹینکی

- دفاتر بلدیہ
- ائیر کنڈیشنگ پلانٹ
- مانیٹرنگ روم

مسجدِ نبوی (ﷺ) میں لگے ہوئے کیمروں کا مانیٹرنگ روم

ائیر کنڈیشننگ پلانٹ سے مسجدِ نبوی (ﷺ) کو جانے والی سات کلومیٹر لمبی سرنگ
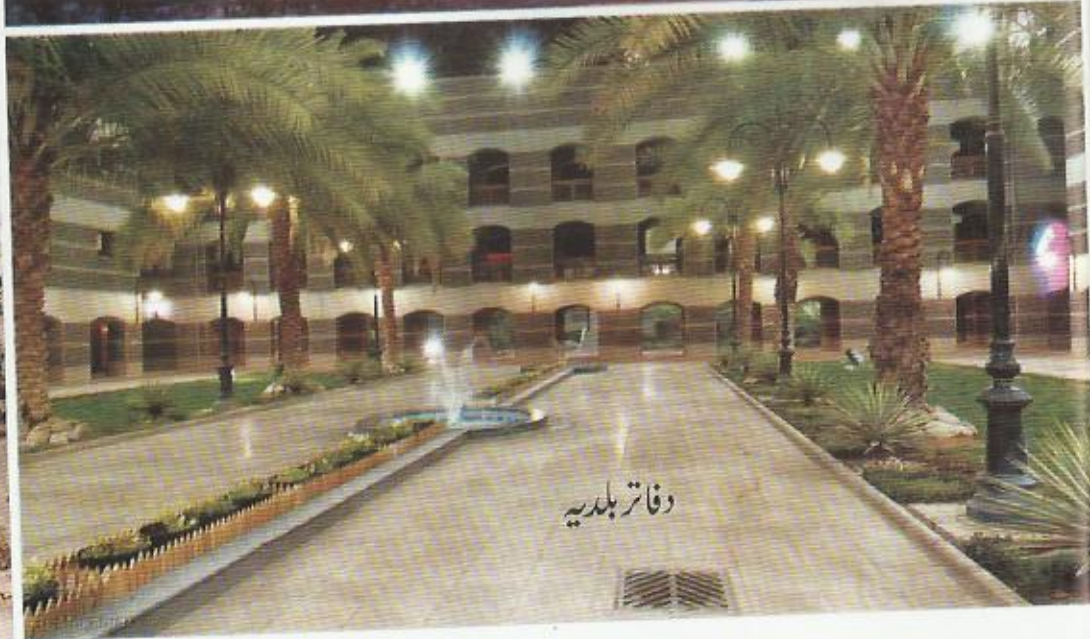
دفاتر بلدیہ

وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
(النساء ۴:۸۰)
جس نے رسول (ﷺ) کی اطاعت کی
اس نے اللہ کی اطاعت کی
وَمَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ
فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ
«من یطعِ الرسول» نے سب کو بتا دیا
ہے ہر مطیع آپ (ﷺ) کا طاعت گزارِ ذات

’’آثارِ مدینہ‘‘ کے مولف: راجا رشید محمود

(ماہنامہ ’’نعت‘‘ لاہور کے ایڈیٹر اور پبلشر) کا اعزاز یہ ہے کہ انھوں نے دُنیا میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا ہے۔

نامور صاحب علم، قلمکار راجا غلام محمد رحمۃ اللہ علیہ (صدر ادارۂ ابطالِ باطل/ مصنف ’’امتیازِ حق‘‘) کے اکلوتے فرزند رشید احمد (جو علمی اور قلمی دُنیا میں ’’راجا رشید محمود‘‘ ہیں) ۲۳۔ اگست ۱۹۳۹ کو ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں پیدا ہوئے۔ اجداد کھبولہ (اب ضلع چکوال) کے رہنے والے تھے۔ راجا صاحب نے آٹھویں تک میانی ضلع سرگودھا کے مڈل سکول میں باقاعدہ تعلیم حاصل کی۔ بعد میں ۱۹۵۶ میں پرائیویٹ طور پر میٹرک، ۱۹۶۲ میں فاضلِ اُردو (پنجاب میں تیسری پوزیشن) ۱۹۶۳ میں ایف اے، ۱۹۶۴ میں بی اے اور ۱۹۶۶ میں ایم اے اردو کیا (پنجاب یونیورسٹی میں پانچویں پوزیشن)۔ ۱۹۶۳ میں سرٹیفکیٹ ان لائبریری سائنس کے امتحان میں اول پوزیشن حاصل کی اور ریکارڈ قائم کیا۔

راجا صاحب کی بڑی بیٹی شہناز کوثر کی ۷، بیٹے اظہر محمود کی ۸، چھوٹے بیٹے راجا اختر محمود کی تین کتابیں شائع ہوئیں۔ شہناز کوثر کو ۶، اظہر محمود کو ۲ اور راجا اختر محمود کو ایک صدارتی ایوارڈ ملا۔

راجا رشید محمود کی اب تک ۲۶۵ کاوشیں (۸۷،۱۳۰ صفحات پر) چھپ چکی ہیں۔

اعزازات

۱۔ اللہ تعالیٰ کے کرم اور حضور پرنور (ﷺ) کی عنایت سے حمد و نعت گوئی کی سعادت۔

۲۔ والدِ ماجد راجا غلام محمد رحمہ اللہ تعالیٰ اور والدہ ماجدہ نور فاطمہ رحمہا اللہ تعالیٰ کی تربیت اور توجہات

۳۔ قومی سیرت کانفرنس (۱۹۸۸) میں پنجابی مجموعۂ نعت ’’نعتاں دی ڈالی‘‘ پر صدارتی ایوارڈ۔ بدست غلام اسحاق خاں (صدر مملکت)

۴۔ قومی سیرت کانفرنس (۱۹۹۷/ ۱۴۱۸ھ) میں نعت کے موضوع پر گرانقدر تحقیقی کام کرنے پر خصوصی صدارتی ایوارڈ، بدست محمد نواز شریف (وزیراعظم)۔ تحقیقِ نعت پر صرف ایک یہی ایوارڈ آج تک دیا گیا ہے۔

۵۔ ۸ جولائی ۱۹۹۹ کو صوبائی سیرت کانفرنس میں سیرت ایوارڈ

۶۔ ۱۴ مئی ۲۰۰۳ کو صوبائی سیرت کانفرنس میں مجموعۂ نعت ’’عرفانِ نعت‘‘ پر صوبائی نعت ایوارڈ

۷۔ ۱۹۸۵ میں مرکزی مجلسِ حسان، قصور کی سالانہ محفلِ نعت میں نعت ایوارڈ

۸۔ ۱۹۹۲ میں پاکستان نعت اکیڈمی، کراچی کی طرف سے فروغِ نعت کی منفرد اور نمایاں خدمات پر سلور جوبلی ایوارڈ

۹۔ ۱۹۹۳ میں روزنامہ جنگ اور ہمدرد کتب خانہ کی طرف سے اشاعت نعت پر اور ۱۹۹۴ میں تحقیق نعت پر نعت ایوارڈ

۱۰۔ روزنامہ جنگ اور الہجویری کالجز کی طرف سے ۱۹۹۵ کا نعت ایوارڈ

۱۱۔ ۳۱ مارچ ۱۹۹۶ کو فلیٹیز ہوٹل میں ’’نشانِ سپاس‘‘ بدست چودھری رفیق احمد باجوہ ایڈووکیٹ

۱۲۔ ۷ جولائی ۱۹۹۸ کو جامع مسجد عکسِ گنبدِ خضرا، شارع قائدِاعظم لاہور میں ’حرفِ سپاس‘۔ بدست جسٹس میاں محبوب احمد، چیف جسٹس شریعت کورٹ پاکستان

۱۳۔ ۲۲ نومبر ۱۹۹۸ کو شاہ جیلاں ’’قراءت و نعت کونسل کی طرف سے داتا دربار میں تاجپوشی

۱۴۔ ۱۹۹۱ میں اردو قاعدہ کی ایڈیٹنگ پر وفاقی وزارتِ تعلیم حکومت پاکستان سے نقد انعام اور خصوصی ایوارڈ

۱۵۔ ۱۷۔ اکتوبر ۱۹۷۰ کو انجمن ترقی اردو کی خصوصی تقریب میں قومی زبان کے لیے نمایاں خدمات انجام دینے پر ’’نشانِ سپاس‘‘

۱۶۔ نومبر ۲۰۰۵ میں بزمِ نعت واربرٹن کی طرف سے ’’حفیظ تائب نعت ایوارڈ‘‘۔

۱۷۔ ۱۱ رمضان المبارک (۱۹۹۳) کو الحمرا ہال میں میر خلیل الرحمٰن فاؤنڈیشن کی طرف سے عمرے کا ٹکٹ

۱۸۔ ۲۰۰۲ میں دُنیا کا پہلا ’نعت سیمینار‘‘ کرایا۔

۱۹۔ ماہنامہ ’’نعت‘‘ کے جون ۲۰۱۱ تک ۲۹۰۰۰ سے زائد صفحات شائع کیے۔

۵۵ مطبوعہ نعتیہ کاوشیں (اُردو)

۱۔ ورفعنا لک ذکرک۔ ۷۷، ۱۹۷۷، ۱۹۸۱، ۱۹۹۳ (۱۳۶ صفحات)۔ ۲ حمدیں، ۳۷ نعتیں۔ ۱۴ مناقب

۲۔ حدیثِ شوق۔ ۱۹۸۲، ۱۹۸۴، ۱۹۸۶ (۱۷۶ صفحات) ۸۷ نعتیں

۳۔ منشورِ نعت۔ ۱۹۸۸ (۱۷۶ صفحات) دُنیائے نعت میں فردیات کا پہلا مجموعہ۔ اُردو اور پنجابی فردیات۔ ۵۰۰۔ اُردو اشعار

۴۔ سیرتِ منظوم۔ ۱۹۹۲ (۱۲۸ صفحات)۔ ۱۰۱ قطعات۔ نعت کی دُنیا میں قطعات کی صورت میں پہلی منظوم سیرت

۵۔ ۹۲۔ ۱۹۹۳۔ (۱۱۲ صفحات)

۶۔ شہرِ کرم۔ ۱۹۹۶ (۱۹۲ صفحات)۔ نعت کی دُنیا میں پہلا مجموعۂ نعت جس کے ہر شعر میں مدینۃ النبی (ﷺ) کا ذکر ہے۔ ۹۲+۱ نعتیں۔ ۱۴۳ فردیات۔ ۱۷۸ متفرق اشعار۔ ۹۷ قطعات

۷۔ مدیحِ سرکار (ﷺ)۔ ۱۹۹۷ (۱۲۴ صفحات)۔ ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات

۸۔ قطعاتِ نعت۔ ۱۹۹۸ (۱۱۰ صفحات) ۲۷ نعتیہ موضوعات پر ۳۹۶ قطعات

۹۔ حیّ علی الصلوٰۃ۔ ۱۹۹۸ (۱۵۴ صفحات)۔ دُنیائے نعت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں درودِ پاک کا ذکر ہے۔ ایک حمد + ۶۳ نعتیں + ۶۳ فردیات

۱۰۔ مخمساتِ نعت۔ ۱۹۹۹ (۱۱۲ صفحات)۔ دُنیائے نعت میں مخمسات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۰ خمسے

۱۱۔ تضامینِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۴۴ صفحات)۔ علامہ محمد اقبالؒ کے اشعارِ نعت پر تضمینیں۔ اولیت کے پرچم کے ساتھ۔ حضورِ اکرم (ﷺ) کے اسمِ گرامی ''احمد'' (ﷺ) کے ۵۳ اعداد کی نسبت سے ۵۳ تضامین۔

۱۲۔ فردیاتِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۰۸ صفحات)۔ دُنیائے نعت میں اُردو نعتیہ فردیات کا پہلا مجموعہ۔ ۵۸۰ فردیات

۱۳۔ کتابِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات) ۵۳ نعتیں

۱۴۔ حرفِ نعت۔ ۲۰۰۰ (۱۱۲ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۱۵۔ نعت۔ ۲۰۰۱ (۱۱۲ صفحات)۔ اپنی نوعیت کا پہلا مجموعہ جس کے ہر شعر میں نعت کا ذکر ہے۔ ۵۳ نعتیں

۱۶۔ سلامِ ارادت۔ ۲۰۰۱ (۱۰۴ صفحات)۔ غزل کی ہیئت میں ۹۲ سلام۔ اولیت کا اعزاز لیے

۱۷۔ اشعارِ نعت۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)۔ شاعرِ نعت کا دوسرا مجموعۂ فردیات۔ ۵۴۰ ابیات

۱۸۔ اوراقِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۱۹۔ مدحتِ سرور (ﷺ)۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۲۰۔ عرفانِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۱۸۴ صفحات)۔ ۶۳ نعتیں۔ منفرد اعزاز۔ ہر نعت قرآنِ مجید کی کسی آیت کے حوالے سے۔ (صوبائی سیرت کانفرنس ۱۴۲۴ھ میں اس کتاب کو صوبائی نعت ایوارڈ دیا گیا)

۲۱۔ دیارِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۱۰۴) صفحات۔ ۵۳ نعتیں۔ شاعرِ نعت نے اس مجموعے کی سب نعتیں میر تقی میر کی زمینوں میں کہی ہیں۔

۲۲۔ تسبیحِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۱۵۲ صفحات)۔ ۱۰۱ نعتیں

۲۳۔ صباحِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۸۰ صفحات)۔ ۵۳ نعتیں

۲۴۔ احرامِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۹۶ صفحات)۔ ۶۳ نعتیں

۲۵۔ شعاعِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۱۰۴ صفحات)۔ ۹۲ نعتیں

۲۶۔ دیوانِ نعت۔ ۲۰۰۳ (۸۰ صفحات)۔ ردیف وار ۶۳ نعتیں

۲۷۔ منتشراتِ نعت۔ ۲۰۰۳(۸۰صفحات)۔اُردو فردیات کا تیسرا مجموعہ۔۵۴۶فردیات

۲۸۔ منظومات۔ ۱۹۹۵(۱۶۰صفحات)۔۱۹نعتیں۔۵۶مناقب۔۴۴نظمیں

۲۹۔ تجلیاتِ نعت۔ ۲۰۰۴(۸۸صفحات)حیدر علی آتش کی زمینوں میں ایک حمد،۵۳نعتیں

۳۰۔ وارداتِ نعت۔ ۲۰۰۴(۹۶صفحات)۔۶۳نعتیں

۳۱۔ بیانِ نعت۔ ۲۰۰۴(۸۸صفحات)۔۵۳نعتیں

۳۲۔ مینائے نعت۔ ۲۰۰۴(۸۸صفحات)۔غزلیاتِ امیر مینائی کی زمینوں میں ۵۳نعتیں

۳۳۔ حمد میں نعت۔ ۲۰۰۵(۱۲۰صفحات)۔۶۶حمدیں/نعتیں۔ہر شعر میں حمد بھی نعت بھی

۳۴۔ التفاتِ نعت۔ ۲۰۰۵(۷۲صفحات)۔۵۳نعتیں

۳۵۔ عنایتِ نعت۔ ۲۰۰۵(۸۸صفحات)۔ایک حمد،۵۳نعتیں

۳۶۔ مرقعِ نعت۔ ۲۰۰۵(۹۶صفحات)۔امام بخش ناسخ کی زمینوں میں ۶۳نعتیں

۳۷۔ نیازِ نعت۔ ۲۰۰۵(۸۸صفحات)۔ایک حمد و نعت،۵۳نعتیں

۳۸۔ بستانِ نعت۔ ۲۰۰۶(۸۴صفحات)۔۵۳نعتیں

۳۹۔ سرودِ نعت۔ ۲۰۰۶(۱۰۴صفحات)ایک حمد،۵۳نعتیں

۴۰۔ تابشِ نعت۔ ۲۰۰۶(۸۶صفحات)ایک حمد،۵۳نعتیں

۴۱۔ صدائے نعت۔ ۲۰۰۶(۹۲صفحات)۔ایک حمد،۵۳نعتیں

۴۲۔ منہاجِ نعت۔ ۲۰۰۷(۱۰۶صفحات)۔ایک حمد و نعت،۶۳نعتیں

۴۳۔ متاعِ نعت۔ ۲۰۰۷(۸۸صفحات)۔۵۳نعتیں

۴۴۔ قندیلِ نعت۔ ۲۰۰۸(۸۲صفحات)۔۵۳نعتیں

۴۵۔ ذوقِ مدحت۔ ۲۰۰۸(۸۶صفحات)۔۵۳نعتیں

۴۶۔ فانوسِ نعت۔ ۲۰۰۸(۸۸صفحات۔۵۳نعتیں

۴۷۔ مشعلِ نعت۔ ۲۰۰۹(۹۶صفحات)۔۵۳نعتیں

۴۸۔ کہکشانِ نعت۔ ۲۰۰۹(۱۰۴صفحات)۹۲نعتیں

۴۹۔ اہتزازِ نعت۔ ۲۰۰۹(۹۲صفحات)۔۵۳نعتیں

۵۰۔ نعتِ زریں۔ ۲۰۱۰(۸۰صفحات)۔۵۳نعتیں

۵۱۔ کلامِ نعت۔ ۲۰۱۰(۹۶صفحات)۔۵۳نعتیں

۵۲۔ دفترِ نعت۔ ۲۰۱۰(۸۲صفحات)۔۶۳نعتیں

۵۳۔ مدحِ احمد(ﷺ)۔ ۲۰۱۰(۸۰صفحات)۔۵۳نعتیں

۵۴۔ کاوشِ نعت۔ ۲۰۱۱(۸۰صفحات)۔۵۳نعتیں

۵۵۔ لقائے نعت۔۲۰۱۱(۸۸صفحات)۔۵۳نعتیں

ان ۵۵۔اُردو مجموعہ ہائے نعت میں موجود کاوشیں

حمدیں:۶ حمد و نعت:۲ قطعات:۵۸۹

غزل کی ہیئت میں نعتیں:۲۸۰۹(ان میں موجود اشعار:۲۹۷۸۹)

فردیات:۲۶۴۱ مخمسات:۶۶ تضمینیں:۵۳

نظمیں:۱۳ مثلث:۳(۲۷بند) مسدس:۵(۱۸بند)

مربع:۱(۷بند)

۵۵مجموعہ ہائے نعت کے صفحات: ۵۹۱۲

۱۔ پاکستان میں نعت۔ ۱۹۹۴ (۲۲۴ صفحات)

۲۔ خواتین کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۵۔ ۲۲۹ نعت گو خواتین کا تذکرہ (۳۶۴ صفحات)

۳۔ غیر مسلموں کی نعت گوئی۔ ۱۹۹۴۔ (۴۰۲ صفحات)۔ ۱۸۹ ہندوؤں، ۱۶ سکھوں، ۴ عیسائیوں اور ۷ میرزائیوں کی نعت گوئی کا تذکرہ اور محاکمہ و تجزیہ

۴۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد اول۔ ۱۹۹۶ (۴۰۸ صفحات)

۵۔ اُردو نعتیہ شاعری کا انسائیکلوپیڈیا۔ جلد دوم۔ ۱۹۹۶ (۴۰۰ صفحات)

۶۔ نعت کیا ہے؟۔ ۱۹۹۷ (۱۱۲ صفحات)

۷۔ اقبال و احمد رضا: مدحت گرانِ پیغمبر (ﷺ)۔ ۱۹۷۷، ۱۹۷۹، ۱۹۸۲، ۱۹۸۷ (۱۱۲ صفحات)۔ دو نعت گوؤں کے مشترکہ معتقدات (کلکتہ سے بھی چھپی)

۸۔ انتخابِ نعت۔ ۱۹۹۵ (۱۱۲ صفحات)۔ ۱۹۴۷ سے ۱۹۹۴ تک کے دوران میں شائع ہونے والے منتخباتِ نعت کا سن وار تذکرہ، جائزہ اور محاکمہ

۹۔ مقدمہ "نعت کائنات"۔ ۱۹۹۳۔ جنگ پبلشرز کے مطبوعہ بڑے سائز کے چہار رنگا ۸۱۶ صفحات پر مشتمل انتخابِ نعت کا مقدمہ۔ جو ساڑھے تین ہزار سے زاید سطور پر ایک تحقیقی مقالہ ہے جس میں ۹۵۸ حواشی و تعلیقات ہیں۔

۱۰۔ مولانا خیر الدین خیوری اور ان کی نعت گوئی۔ ۲۰۰۵ (۱۲۰ صفحات)۔ ابوالکلام آزاد کے والد کی زندگی، کارناموں اور نعت گوئی پر پہلا مبسوط کام

۱۱۔ شاعرانِ نعت۔ ۲۰۰۲ (۹۶ صفحات)۔ قدسی، کفایت علی کافی، امیر مینائی، احمد رضا خاں بریلوی، اکبر وارثی میرٹھی، حیات وارثی لکھنوی، دلورام کوثری اور لالہ بچھمی نرائن سخا کی نعت گوئی پر مقالات

۱۲۔ مدحت سرایانِ حضور (ﷺ)۔ ۲۰۰۹ (۱۰۴ صفحات)۔ علامہ محمد اقبال، حسن رضا خاں بریلوی، حافظ پیلی بھیتی، غریب سہارنپوری، محسن کاکوروی، ضیاء القادری بدایونی اور حفیظ جالندھری کی نعت گوئی پر مضامین

۱۳۔ نعت میں ذکرِ میلادِ سرکار (ﷺ)۔ ۲۰۰۴ (۱۰۶ صفحات)۔ نورِ سرکار (ﷺ) کا ظہور، قصیدہ ہائے نور، حضور (ﷺ) لباسِ بشریت میں، ربیع الاول، ۱۲ ربیع الاول، حضور (ﷺ) کی آمد آمد کا ذکر، صبحِ ولادت، میلادیہ مثلث، میلادیہ مثنویاں، میلادیہ خمسیں، آزاد نظمیں، میلادیہ نعتیں، میلادیہ نعتوں اور نظموں کا حوالہ، جشنِ ولادت، عیدِ میلاد النبی (ﷺ)، محافلِ میلادِ سرکار (ﷺ)، غیر مسلموں کی نظر میں، کے عنوانات۔ کتاب ۵۲۲ حواشی اور تعلیقات کی حامل ہے۔

۲۷۱۸ صفحات

مطبوعہ پنجابی مجموعہ ہائے نعت

۱۔ نعتاں دی ڈالی۔ ۱۹۸۷ (۱۴۴ صفحات)۔ ۱۹۸۸ کی سیرت کانفرنس منعقدہ اسلام آباد میں غلام اسحٰق خاں (صدرِ مملکت) نے صدارتی ایوارڈ دیا۔ پنجابی نعت کی کسی کتاب پر یہ پہلا صدارتی ایوارڈ تھا۔ کتاب کی خصوصیت یہ ہے کہ اس میں حضورِ پرُنور (ﷺ) کے لیے "تو"، "تم"، "تیرا"، "تمہارا" کا خطاب نہیں ہے۔

۲۔ حق دی تائید۔ ۱۹۵۶ (۸ صفحات)۔ شاعرِ نعت کا پہلا مختصر پنجابی مجموعۂ نعت

۳۔ ساڈے آقا سائیں (ﷺ)۔ ۲۰۰۱ (۹۶ صفحات)۔ پنجابی ادب میں پہلا مجموعۂ فردیات

۲۴۸ صفحات

مطبوعہ مجموعہ ہائے حمد (اردو)

۱۔ تجوید تحیت۔ ۲۰۰۷ (۱۲۴ صفحات)۔ لفظ "اللہ" کے اعداد کی نسبت سے ۶۶ حمدیں

۲۔ خدائے شہِ زمن۔ ۲۰۰۸ (۱۱۲ صفحات)۔ ۶۶ حمدیں

۳۔ تحمید رحمان۔ ۲۰۱۰ (۱۱۲ صفحات)۔ ۶۶ حمدیں

۴۔ "حمد میں نعت" کا ذکر مجموعہ ہائے نعت میں ہو چکا ہے۔ ۲۰۰۵ (۱۲۰ صفحات)

۵۔ پانچواں مجموعۂ حمد زیرِ تدوین ہے۔

شاعرِ نعت کے مطبوعہ منتخباتِ حمد

۱۔ حمدِ باری تعالیٰ۔ ماہنامہ "نعت" لاہور کا پہلا شمارہ۔ ۱۹۸۸ (۱۱۲ صفحات)۔ ۲۷ حمدیں اور نثر میں حمد کے موضوع پر سات مضامین

۲۔ حمدِ خالق۔ ۲۰۰۳ (۲۳۲ صفحات)۔ ۱۴۱ شعرا کی ایسی حمدیں حوالے کے ساتھ شامل ہیں جو پہلے سے موجود کسی اہم انتخاب میں شامل نہیں تھیں۔ ۲۰ صفحات کے مقدمے میں اس وقت تک سامنے آنے والی حمدیہ کاوشوں کا محاکمہ ہے۔

۳۔ نقوش۔ قرآن نمبر، جلد چہارم میں "اردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب"۔ اس میں ۸۷ مرحوم اور ۱۳ زندہ شعرا کا حمدیہ کلام ہے۔ یہ حصہ صفحہ ۱۴ سے ۶۷ تک ہے۔ پروفیسر حفیظ تائب نے لکھا: "اردو میں حمدیہ شاعری کا انتخاب، حمد و نعت کے بڑے سکالر اور ماہنامہ "نعت" کے مدیر راجا رشید محمود نے کیا ہے اور اس میں محمد قلی قطب شاہ سے لے کر حافظ لدھیانوی تک، قریب قریب ہر اہم شاعر کا حمدیہ کلام آ گیا ہے"۔ (روزنامہ "نوائے وقت"۔ ۱۹ جنوری ۲۰۰۲۔ مضمون "حمد و نعت کی بہاریں")

= ۴۰۴ صفحات

تدوین نعت (مطبوعہ کاوشیں)

مدحِ رسول ﷺ — نعتِ خاتم المرسلین ﷺ — نعتِ کائنات
نعتِ حافظ — قلزمِ رحمت — مدحِ سرورِ کونین ﷺ
سخنِ نعت — لاکھوں سلام (دو حصے) — طرحی نعتیں (۲۵ حصے)
نعت کیا ہے؟ (چار حصے) — نعت ہی نعت (سولہ حصے) — کلامِ ضیا (دو حصے)
غیر مسلموں کی نعت (چار حصے) — سلامِ ضیا (دو حصے) — آزاد بیکانیری کی نعت
حسن بریلوی کی نعت — غریب سہارنپوری کی نعت — علامہ اقبالؒ کی نعت
بہزاد لکھنوی کی نعت — اختر الحامدی کی نعت — محمد حسین فقیری کی نعت
شیدا بریلوی اور جمیل نظر کی نعت — کافی کی نعت — لطف بریلوی کی نعت
جوہر میرٹھی کی نعت — عابد بریلوی کی نعت — نعتِ قدسی
عربی نعت — وارثیوں کی نعت — نعتیہ مسدس
آزاد نعتیہ نظم — نعتیہ رباعیات — نعتیہ تضمینیں
نورعلیٰ نور — استغاثے — موجِ نور
رسول نمبروں کا تعارف (چار حصے) — فیضانِ رضا — حضورؐ کیلئے لفظ ''آپ'' کا استعمال
مسرور کیفی کی نعت — حدیثِ حمد و نعت

صفحات = ۱۲۷۱۶

تدوین مناقب

مناقبِ سید ہجویرؒ — مناقبِ داتا گنج بخشؒ — مناقبِ خواجہ غریب نوازؒ
مناقبِ غوث اعظمؒ — مناقبِ سید ہجویرؒ داتا گنج بخشؒ — مناقب بہاء الدین زکریا ملتانیؒ
نذرِ داتاؒ — سلطان جیؒ کی مدحت میں

صفحات = ۱۱۹۶ صفحات

سیرت رسول خیر ﷺ

نزولِ وحی — شعب ابی طالب — حضور ﷺ کی عاداتِ کریمہ
تسخیر عالمین اور رحمت للعالمین ﷺ — حضور ﷺ اور بچے — میرے سرکار ﷺ
درود و سلام — میلاد النبی ﷺ — میلادِ مصطفیٰ ﷺ
مدینۃ النبی ﷺ — عظمتِ تاجدارِ ختم نبوت ﷺ — جہاتِ سیرتِ حضور ﷺ

صفحات = ۱۹۸۸

اسلامیات

احادیث اور معاشرہ — ماں باپ کے حقوق — حمد و نعت
قادیانی: ایک تعارف — قرطاسِ محبت — نظامِ مصطفیٰ ﷺ کے چند پہلو
ختم نبوت اور سارقِ ختم نبوت

صفحات = ۷۳۲

تراجم (انگریزی اور عربی سے)

الخصائص الکبریٰ از امام سیوطیؒ — فتوح الغیب از غوث اعظمؒ — تعبیر الرؤیا منسوب بہ امام سیرینؒ
نظریہ پاکستان اور نصابی کتب — صفحات = ۱۹۶۴

نصابیات

نصابی کتب: تدوین سے طباعت تک — نصابی کتب: آرا و افکار = ۷۶ صفحات
۱۹۸۷ء ''درسی کتاب'' برائے جماعت اول کے مصنفِ اول — ۱۹۸۸ء۔ درسی کتاب برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول
موجودہ ''میری کتاب'' برائے جماعت دوم کے مصنفِ اول — موجودہ ''اُردو کی ساتویں کتاب'' کے ایڈیٹر
۱۹۶۸ء سے ۱۹۹۵ء تک اُردو کی نصابی کتب کے ایڈیٹر

بچوں کے لیے نظمیں

راج دُلارے = ۹۶ صفحات

تاریخ / پاکستانیات

تحریکِ ہجرت ۱۹۲۰ء — اقبالؒ، قائدِ اعظمؒ اور پاکستان — قائدِ اعظمؒ: افکار و کردار

صفحات = ۷۸۴

سفر نامے

سفرِ سعادت، منزلِ محبت — دیارِ نور — سرزمینِ محبت
نعت کے سائے میں = ۵۲۰ صفحات

شاعرِ نعت: راجا رشید محمود کی ادبی خدمات کی تحسین

۱۔ ''شاعرِ نعت راجا رشید محمود''۔ تحقیق: ڈاکٹر سید محمد سلطان شاہ، چیئرمین شعبہ عربی و اسلامیات، جی سی یونیورسٹی لاہور۔ ۲۰۰۴ (۵۳۶)

ڈاکٹر صاحب موصوف نے راجا صاحب کے پہلے ۱۸ اُردو مجموعہ ہائے نعت کا تفصیلی تجزیہ کرتے ہوئے مضامین و موضوعات اور زبان و بیان کی جزئیات کے ۸۸ عنوانات کے تحت تحقیق کا حق ادا کیا ہے۔

۲۔ جی سی یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کے ریسرچ سکالر نصیر احمد نے ''راجا رشید محمود کی ادبی خدمات'' کے عنوان سے ۲۰۰۷ میں مقالہ لکھ کر ایم فل کیا۔ یہ مقالہ ۴۱۷ صفحات پر مشتمل ہے اور ڈاکٹر محمد ہارون قادر کی نگرانی میں لکھا گیا۔ مقالہ کے پانچ ابواب ''سیرت و سوانح''۔ راجا رشید محمود بطور شاعر۔ راجا رشید محمود بطور نثر نگار۔ راجا رشید محمود بحیثیت محقق و مدون اور راجا رشید محمود کا مقام و مرتبہ ہیں۔

۳۔ ''محاوراتِ نعت''۔ تحقیق: شہناز کوثر۔ ۲۰۱۰ (۹۶ صفحات)۔ ریسرچ سکالر نے (جو راجا صاحب کی بیٹی ہیں، ۱۶ کتابوں کی مصنفہ ہیں جن میں سے چھے کتابوں پر صدارتی ایوارڈ پا چکی ہیں) اپنے عبقری والد کے پچاس اُردو مجموعہ ہائے نعت کے ۳۰۷، اشعار میں اڑھائی سو سے زیادہ محاورات کی نشاندہی کی ہے۔

۴۔ ''نعوتِ محمود پر کلامِ معبود کے اثرات'' شہناز کوثر کی دوسری کاوش ہے۔ ۲۰۱۰ (۱۹۲ صفحات)۔ اس میں سوا سو کے قریب قرآنی آیات کی اشعارِ محمود پر تابانیوں کا باحوالہ تذکرہ ہے۔ ان ۵۳ نعتیہ مجموعے پیشِ نظر ہیں۔ آخری ۴۶ صفحات پر ''قرآنی الفاظ یا ان کے مادوں کے اشتقاقی الفاظ کا نعوتِ محمود کی ردائف میں استعمال'' دکھایا گیا ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ کلام اللہ کی جتنی آیات اور جتنے الوہی فرمودات راجا صاحب کے کلام میں ہیں، کسی اور شاعر کے کلام میں اس کا عشرِ عشیر بھی نہیں۔

۵۔ راجا صاحب اور ماہنامہ ''نعت'' جڑواں ہیں۔ ماہنامہ ''نعت'' کا آغاز جنوری ۱۹۸۸ سے ہوا اور بفضلہٖ تعالیٰ تاحال اس کی باقاعدہ اشاعت جاری ہے۔ جی سی یونیورسٹی، لاہور کی ایم اے اُردو کی طالبہ نے اس جریدے کا وضاحتی اشاریہ مرتب کر کے ۸۵ فی صد نمبر حاصل کیے۔

۶۔ ''نعت کے حوالے سے پاکستان کی شناخت: راجا رشید محمود (جنھوں نے دُنیائے اسلام میں نعت کے موضوع پر سب سے زیادہ کام کیا)''۔ تحریر: اظہر محمود۔ ۲۰۰۷ (۴۸ صفحات)۔ ادارہ پاکستان شناسی، لاہور نے ''آثارِ مدینہ'' میں راجا صاحب کے معاون، ان کے فرزندِ اکبر کی یہ تحریر شائع کی۔ اظہر محمود کی اس کے علاوہ سات مزید تصانیف شائع ہوئیں جن میں دو کتابوں پر فاروق احمد لغاری اور رفیق احمد تارڑ (صدورِ مملکت) نے انھیں صدارتی ایوارڈ دیے۔

۷۔ راجا رشید محمود کی نعت نگاری پر ڈاکٹر سید عبداللہ، پروفیسر محمد منور، پروفیسر حفیظ تائب، علامہ اختر الحامدی، قاضی عبدالنبی کوکب، چودھری رفیق احمد باجوہ، گوہر ملسیانی، خواجہ رضی حیدر، پروفیسر محمد منور بھٹی، پروفیسر محمد حسین آسی، ڈاکٹر محمد سلطان شاہ، ڈاکٹر پروفیسر افضال احمد انور، پروفیسر اشتیاق طالب، پروفیسر محمد اکرم رضا، پروفیسر خالد بزمی، پروفیسر محمد اقبال جاوید، راز کاشمیری، ریاض حسین چودھری، پروفیسر انور جمال، ڈاکٹر آفتاب احمد نقوی شہید، پروفیسر منصور احمد خالد، ڈاکٹر خواجہ محمد زکریا، پروفیسر منیر قصوری، ڈاکٹر پروفیسر عصمت اللہ زاہد، ڈاکٹر پروفیسر سید اختر جعفری، صاحبزادہ محمد محب اللہ نوری، پروفیسر خلیل احمد نوری، پروفیسر غلام غوث چیمہ، سید رفیق عزیزی، طاہر سلطانی اور دوسرے صاحبانِ علم و دانش کے مقالات مختلف جرائد و رسائل میں اشاعت پذیر ہوئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فبای آلاء ربکما تکذبٰن
اور تم اپنے رب کی کون کون سی نعمتوں کو جھٹلاؤ گے۔ (القرآن)